سفرِ حج

کی مشکلات اور انکا ممکن حل

تالیف : قمرالدین ایس۔خان

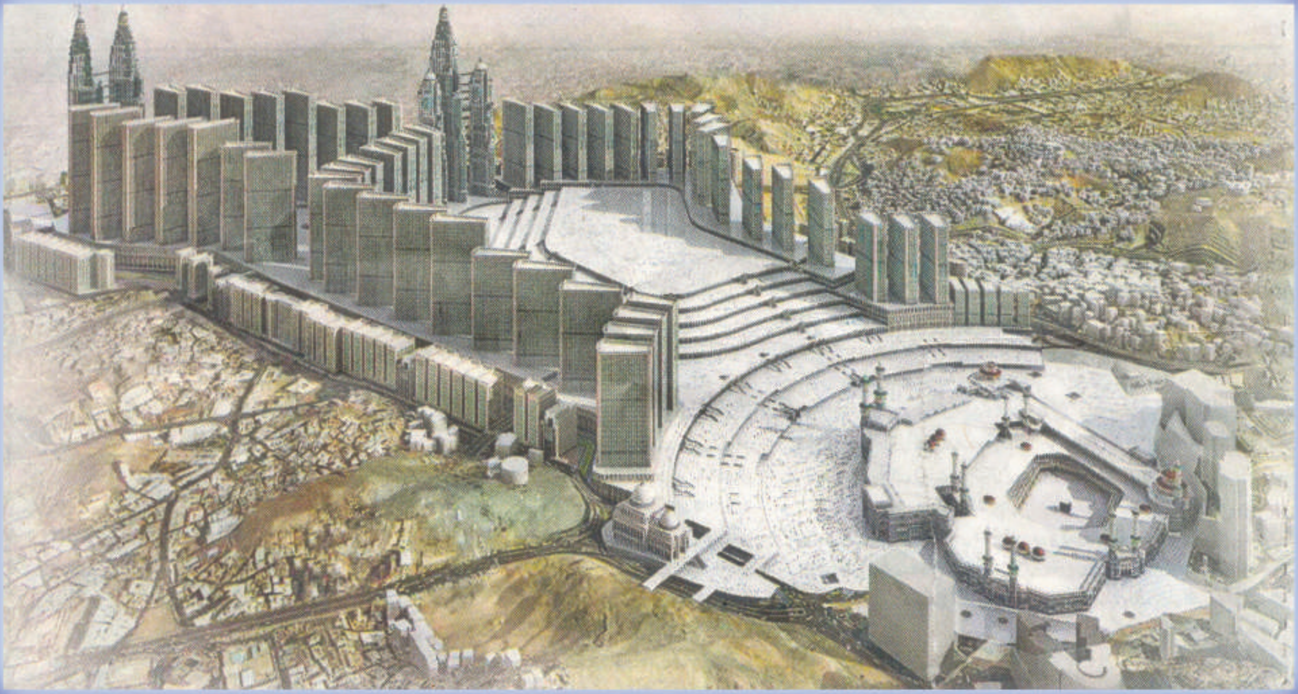

تنویر پبلیکیشنز، ممبئی

☆ کتاب کا نام : سفرِ حج کی مشکلات اور انکا ممکن حل

☆ چھپائی کے حقوق عام ہیں۔ یعنی اس کتاب کو کوئی بھی شخص یا ادارہ کتابی شکل میں یا انٹرنیٹ پر شائع کرسکتا ہے یا اس کا ترجمہ کرواسکتا ہے۔ اسے عام کرنے کی پوری اجازت ہے۔ بس اس ناچیز کو اپنی مخصوص دعاؤں میں ضرور بضرور یاد رکھیں۔

☆ مصنف اور اشاعت:

کیو۔ ایس۔ خان۔ B. E.(Mech.)

ہائیڈرو الیکٹرک مشینری

اے/12، رام رحیم ادیوگ نگر، بس اسٹاپ لین،

ایل۔ بی۔ ایس۔ مارگ، سوناپور، بھانڈوپ (ویسٹ)

ممبئی۔400078 (انڈیا)

ٹیلیفون: 022-25965930, 2596 4075

موبائل: 09320064026

فیکس : 0091-22-25961682

ای۔میل : hydelect@vsnl.com

اگر آپ اس کتاب میں کوئی غلطی پاتے ہیں۔ برائے مہربانی ہماری اصلاح کریں تا کہ انشاءاللہ ہم اسے اگلے شمارے میں درست کرسکیں۔

☆ پرنٹر :

القلم پبلکیشنز

244، گلی گڑیا، جامع مسجد، بازار مٹیا محل، دہلی۔110006

ٹیلی فون :011-23261481/23528638

☆ دوسری اشاعت : 2009

مسائل و معلومات حج و عمرہ (محمد معین الدین احمد)

عازم حج و عمرہ کے لئے مسائل حج و عمرہ سے واقفیت ضروری ہے۔ جبکہ آج کل زیادہ تر حضرات ان احکام و مسائل کو سیکھے اور جانے بغیر حج و عمرہ کے لئے چلے جاتے ہیں۔ اور ارکان کی ادائیگی میں بہت سی زبردست غلطیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جن میں بہت سے اعمال نہ صرف مکروہ بلکہ حرام ہوتے ہیں۔ ان افعال کے مرتکب ایسے اشخاص بھی ہوتے ہیں جو متعدد بار حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرچکے ہیں۔ ظاہر ہے ان غلط افعال کے ارتکاب کی وجہ غفلت اور مسائل سے ناواقفیت ہے۔

اس قسم کی غلطیوں سے بچانے کے لئے جدید طرز پر زیر نظر کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ جس میں مختصر مگر جامع انداز میں ان تمام مسائل کو بیان کردیا گیا ہے جن سے ایک عام عازم حج کے لئے واقف ہونا ضروری ہے۔ اس کتاب میں فقہ حنفی کی بہت سی ایسی باتیں بھی شامل کی گئی ہیں جو اردو زبان میں لکھی ہوئی فقہ اور مسائل حج کی کتابوں میں عام طور نہیں ملتیں۔

خوش خط کتابت، عمدہ کاغذ اور بہترین طباعت سے مزین خوشنما ٹائٹل۔ ہدیہ اردو : 18.00 ہدیہ ہندی : 25.00

القلم پبلیکیشنز: 344 گلی گڑھیا، بازار مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی۔6 فون: 2326 1481, 2324 1481

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	4
۲	حج کے دوران ملنے والے شناختی کارڈ اور اُنکی اہمیت	5
۳	سامانِ سفر	7
۴	حج کے دوران راستہ بھولنے اور کھو جانے کا مسئلہ	11
۵	ہوائی سفر	13
۶	حج کے خاص دنوں میں سواری کا مسئلہ	14
۷	حرم شریف اور منیٰ کے قیام میں پردہ کا مسئلہ	17
۸	منیٰ کے قیام میں نماز باجماعت کا مسئلہ	18
۹	مسلک کا مسئلہ	19
۱۰	قربانی میں دھوکہ	21
۱۱	جمرات اور جان کا خطرہ	22
۱۲	احرام کا بیان	24
۱۳	عورتوں کے مخصوص مسائل	26
۱۴	حیض ونفاس کے مسائل	27
۱۵	حالتِ احرام میں ممنوع کام اور انکا کفارہ	29
۱۶	حرمین شریفین کے چند مشہور مقامات	30
۱۷	حرم شریف، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کا قریبی نقشہ	32-33
۱۸	فلسفہ حج، میقات اور حرم کے احترام کا بیان	34
۱۹	تاریخ مکّہ مکرمہ اور کعبہ شریف	35
۲۰	طواف کا بیان	36
۲۱	ارکانِ عمرہ اور حج کا بیان	37

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۲	سفرِ حج پر نکلنے سے پہلے کی تیاریاں	38
۲۳	سفرِ حج پر نکلنے سے پہلے نیت کا بیان	38
۲۴	سفرِ حج کا آغاز	39
۲۵	ہوائی سفر اور مکّہ مکرمہ میں آمد	41
۲۶	مسجدِ حرم کی تفصیل	42
۲۷	خانہ کعبہ اور مطاف کی تفصیل	43
۲۸	عمرہ کیسے کریں	44
۲۹	ایامِ حج کے چھ خاص دن	48
۳۰	آسان حج	49
۳۱	مسجدِ نبوی کا نقشہ	52
۳۲	دربارِ رسالت میں حاضری کی فضیلت	53
۳۳	دربارِ رسالت کی پہلی حاضری	53
۳۴	روضۂ نبوی کا نقشہ	55
۳۵	روضۂ مبارک کی تفصیل	56
۳۶	حجرہ عائشہؓ اور ریاض الجنۃ کی تفصیل	59
۳۷	جنۃ البقیع کا ایک نایاب نقشہ	60
۳۸	عرفات میں مانگنے والی دعائیں اور وظیفے	61
۳۹	حج سے متعلق چند مشہور غلطیاں	62
۴۰	۱۸۶۸ء کا ایک بحری سفرِ حج	63
۴۱	خانہ کعبہ، مسجد حرام اور مسعیٰ کا نقشہ	64

پیش لفظ

سفر خواہ کوئی بھی ہو وہ تکلیف کا باعث اور مشقت کا طالب ہے۔ امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ حج کے سفر میں آدمی جو کچھ خرچ کرے اس کو نہایت خوش دلی سے کرے اور جو نقصان جانی یا مالی پہنچے اس کو زیب خاطر سے برداشت کرے یہ اس کے حج کے قبول ہونے کی علامت ہے۔ حج کے راستہ میں تکلیف اٹھانا جہاد میں تکلیف اٹھانے کے برابر ہے اس لئے جو مشقت اٹھائے گا یا نقصان برداشت کرے گا اللہ کے یہاں اس کا بڑا اجر ہے وہ ضائع نہیں ہوگا۔

حدیث میں آتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔

حُضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا ''اے عائشہؓ! تیرے حج کا اجر تیری مشقت کے مطابق ہوگا''۔

فریضۂ حج ادا کرنے میں جسے جتنی تکلیف ہوتی ہے اُسے اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔ اسی لئے لوگ حج کی ہر مُشکل کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتے ہیں اور اُف تک نہیں کرتے۔ اور نہ ہی کسی سے اپنی تکلیف کا ذکر کرتے ہیں۔ لوگ حج کی تکلیفیں کسی سے اس لئے بھی بیان نہیں کرتے کہ کم ہمت والے حج کرنے سے گھبرانے نہ لگیں۔

حج سے پہلے میں نے حج کی جو تربیت حاصل کی اُس میں تمام عُلماء کرام نے صرف اس بات پر زور دیا کہ فریضۂ حج کس طرح ادا کیا جائے، کسی نے یہ نہ بتایا کہ وہاں کے چالیس دن کے قیام میں جو تکلیفیں پیش آئیں گی ان سے کیسے نمٹا جائے۔ میں نے حج کے اُن چالیس دنوں میں محسوس کیا کہ بہت ساری پریشانیاں صرف ہمارے انجان ہونیکی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اس سے ہمارا بہت سارا قیمتی وقت جو کہ عبادت میں گزارا جاسکتا تھا ضائع ہوجاتا ہے۔ اس لئے میں نے یہ کتاب لکھنے کی جسارت کی۔ اس کتاب کے ذریعہ میں حاجی صاحبان کو آنے والی مُشکلوں سے آگاہ کرنے اور اُن کے ممکن حل کے بارے میں ضروری معلومات، ہدایات اور مشورے دینا چاہتا ہوں۔

اگر حاجی صاحبان ان مشوروں پر عمل کریں گے تو امید ہے کہ بہت سی پریشانیوں سے بچ کر اپنا زیادہ وقت اور قُوت خُدا کی عبادت میں لگا سکتے ہیں۔

اگر آپ اس کتاب سے فیضیاب ہوں تو اپنی دعاؤں میں اس گنہ گار قمرالدین خان کو ضرور یاد رکھیں۔ یہ کتاب محض دورانِ حج پیش آنے والی مشکلات سے محفوظ رہنے کیلئے ضابطۂ تحریر میں لائی گئی ہے۔ گو کہ اس میں چند دعائیں اور نقشہ جات بھی شامل کئے گئے ہیں تا ہم مناسک حج کی مکمل معلومات کیلئے مختلف اداروں کی جانب سے جو مجالس منعقد کی جاتی ہیں اُن میں شریک ہوکر زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرلیں تا کہ آپ خوب بہتر طریقے پر حج جیسی مہتم بالشان عبادت کا حق ادا کرسکیں اللہ رب العزت سے دعاء ہے کہ آپ کو حج مقبول و مبرور کی سعادت نصیب فرمائے (آمین)۔

والسلام
فقط طالب الدعاء
قمرالدین۔ ایس۔ خان

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

زیر نظر کتاب ہمارے محترم دوست الحاج قمرالدین صاحب نے خیرُ النّاسِ من ینفع النّاس (بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے کام آئے) کے مقولہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے حج کے تجربات سے حجاج کرام کو آگاہ کرنے کے لئے خالصتاً لوجہ اللہ تحریر کی ہے امید ہے کہ حجاج کرام اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ زھد و عبادت میں صرف کریں گے۔ یہ کتاب آنمحترم کے تجربات کی ہی نہیں بلکہ انکے سوز و گداز قوم و ملّت کی دلی ہمدردی کی آئینہ دار ہے۔ ساتھ ہی ساتھ موصوف کے زورِ قلم کا اعتراف بھی کرواتی ہے۔ یہ کتاب آنجناب کے تصنیفی میدان میں نو آموزی کے باوجود ہر جگہ کہنہ مشق مصنف کی جھلک دکھاتی ہے الفاظ کا حسن، جملوں کی بہترین ترتیب دِل کو موہ لیتی ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ ہو۔

رب العالمین سے دعا یہ ہے کہ اس کتاب کو مصنف کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے اور عام مسلمانوں کو اس سے خوب مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

''ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد''

مولانا فصیح الدین

خادم دارالعلوم حسینیہ، سوناپور، بھانڈپ، ممبئی۔۷۸

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

حَج کے دوران ملنے والے شناختی کارڈ اور اُن کی اہمیت

حج کا سفر شروع ہونے سے پہلے سے لے کر اخیر تک الگ الگ مرحلوں میں آپ کو مختلف شناختی کارڈ اور ہاتھ میں پہننے کے کڑے وغیرہ دیئے جاتے ہیں۔ جن کی بہت اہمیت ہے اکثر حاجی صاحبان لاپرواہی سے انہیں گم کر کے بہت پریشانی اُٹھاتے ہیں۔ آپ ان کی اہمیت اچھی طرح سمجھ لیں۔ اُن کی حفاظت کریں اور صحیح ڈھنگ سے استعمال کریں۔

حج کمیٹی کی طرف سے اطلاعاتی خط اور کور نمبر (Intimation Letter & Cover No.) :

حج کا فارم بھرنے کے بعد آپ کے گھر پر حج کمیٹی سے ایک اطلاعاتی خط آئیگا۔ جس میں بہت ساری معلومات کے ساتھ آپ کا کور نمبر (Cover No.) لکھا ہوا ہوگا۔ یہ نمبر آپ کے لئے بہت اہم ہے۔ حج سے پہلے اور حج کے دوران یہی آپ کی شناخت ہے۔ آپ کا کوئی بھی فارم اور کاغذی کاروائی اس نمبر کے بغیر مکمل نہیں ہوگی۔ اس لئے اس خط کو حفاظت سے رکھیں اور کور نمبر یاد کرلیں۔ یہی خط دکھا کر آپ کو حج کمیٹی سے آپ کا پاسپورٹ، ہوائی ٹکٹ، شناختی کارڈ اور کڑا وغیرہ ملیگا۔ آپ کا ڈرافٹ حج کمیٹی اسی نمبر پر قبول کرے گی۔

پاسپورٹ کی اہمیت :

۲۰۰۸ء تک حج کمیٹی والے سفرِ حج کے لئے ایک اسپیشل پاسپورٹ بناتے تھے۔ مگر ۲۰۰۹ء سے سعودی حکومت نے انٹرنیشنل پاسپورٹ کو لازمی قرار دیا ہے۔ اس لئے اگر آپ کا حج کا ارادہ ہے تو فوراً پاسپورٹ بنوانے کی کاروائی شروع کردیجیے۔ مکّہ پہنچنے کے بعد یہ پاسپورٹ آپ سے آپ کا معلّم لے لیگا۔ اور واپسی کے وقت ایرپورٹ پر بس میں واپس کرے گا۔

ہوائی ٹکٹ :

حج کمیٹی سے پاسپورٹ کے ساتھ آپ کو آنے اور جانے دونوں کا ہوائی ٹکٹ (بورڈنگ پاس) ملے گا۔ جسے دکھا کر ہی آپ ہوائی جہاز میں سوار ہوسکیں گے۔ اس لئے ہوائی ٹکٹ کو واپسی کے سفر تک انتہائی حفاظت کے ساتھ رکھیں۔ اور پاسپورٹ سے الگ رکھیں اور معلّم کو صرف پاسپورٹ دیں ٹکٹ نہ دیں۔

شناختی کارڈ :

حج کمیٹی سے آپ کو آپ کا فوٹو لگا ہوا ایک شناختی کارڈ ملیگا۔ یہ کافی بڑا اور پلاسٹک کے کور میں اور گلے میں پہننے کے لئے ہوتا ہے۔ اسے آپ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیں اور جو دوسرے کارڈ آپ کو مکّہ میں ملینگے اُسے بھی اس میں پیچھے کی طرف رکھ لیں۔

شناختی کارڈ میں مندرجہ ذیل باتیں درج ہونگی:

۱۔ آپ کا نام
۲۔ آپ کا پاسپورٹ نمبر
۳۔ آپ کا بلڈ گرُوپ (Blood Group)
۴۔ آپ کا درجہ (Category)

کڑا :

حج کمیٹی کی طرف سے آپ کو ایک اسٹیل کا کڑا ملیگا۔ جس میں مندرجہ ذیل معلومات درج ہونگی۔

(۱) آپ کا نام
(۲) آپ کا کور نمبر
(۳) آپ کا پاسپورٹ نمبر
(۴) مُلک کا نام

اس کڑے کو آپ ہاتھ میں پہن لیں اور واپس آنے تک ہرگز نہ اتاریں۔ کڑے کے ساتھ ایک چین بھی ہوتی ہے۔ اگر آپ کو تکلیف ہو تو چین نکال لیں مگر کڑا ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے۔ کیوں کہ ضرورت پڑنے پر اسی کے ذریعے آپ کی شناخت ہوسکے گی۔

خُدانخواستہ اگر آپ کسی حادثہ میں بے ہوش ہوگئے یا آپ کا سارا سامان گُم ہوگیا تب بھی کڑے پر لکھے کور نمبر سے آپ کو پہچانا جاسکتا ہے اور آپ کے مقام تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ میں نے ایسے بھی واقعات سُنے ہیں کہ لوگ بغیر شناخت کے حج کے پہلے گُم ہوگئے اور حج کے بعد بھکاریوں کی شکل میں ملے۔ اس لئے یہ کڑا آپ ہمیشہ آپ کے ساتھ رکھیں۔ نہاتے وقت یا بیت الخلاء جاتے وقت کسی بھی حال میں اسے نہ اُتاریں۔

زرِمُبادلہ (Foreign Exchange) :

چھٹی چیز جو آپ کو حج کے لئے روانہ ہونے سے پہلے ایرپورٹ سے ملیگی وہ ہے سعودی روپیہ (ریال) یا ڈرافٹ۔ یہ آپ کے راحت کا سامان بھی ہے۔اور جان کا دشمن بھی۔ ہمارے پڑوس کے ایک صاحب ۲۰۰۴ء میں حج کے لئے گئے اور مکّہ میں انتقال کر گئے۔اُن کے ساتھیوں سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ اُن کا سارا روپیہ ایرپورٹ پر تلاشی کے بہانے پولس نے لے لیا تھا وہ سمجھے کہ جدّہ ایرپورٹ پر واپس ملیگا۔مگر جب نہ ملا تو بہت فکرمند ہوئے اور اسی فکر میں دورۂ قلب (Heart Attack) کی وجہ سے وہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔مکہ میں جس کمرے میں ہم مقیم تھے ٹھیک اُس کے سامنے والے کمرے میں ماں بیٹی رہتے تھے ان دونوں کے سارے روپئے حرم شریف میں طواف کرتے ہوئے چوری ہو گئے۔پوچھنے پر دونوں نے بتایا کہ مکّہ پہنچتے ہی عمرہ کرنا تھا۔کمرہ نیا۔کمرے کے ساتھی بھی نئے کس پر بھروسہ کریں؟ اس لئے سارے روپئے ساتھ ہی لئے تھے اور حرم شریف میں جیب کٹ گئی۔

ہمارے ایک دوست مکّہ میں وکیل ہیں انہوں نے بتایا کہ مکّہ میں جتنی چوری کی وارداتیں ہوتی ہیں اُن میں اکثر حرم شریف کے اندر ہی ہوتی ہیں۔

ہمارے ایک اور دوست نے اپنا روپیہ اتنی حفاظت سے اپنے سامان میں رکھ لیا کی خود بھول گئے کہ کہاں رکھا ہے۔ بہت پریشان رہے صلواۃ الحاجات پڑھ کر خدا سے دعا کی۔تب جا کر اپنا روپیہ اپنے سامان میں کھوج پائے۔

اس لئے ایرپورٹ پر ملنے والے روپیہ کا خاص خیال رکھیں اور مکّہ میں اپنی رہائش گاہ پر پہنچنے کے بعد یا تو ہوٹل کے کاؤنٹر پر جمع کر دیں اور رسید لے لیں یا اپنے مُعلّم کے پاس جمع کر کے رسید لے لیں۔ رسید لینا نہ بھُولیں۔ ورنہ وہاں بھی آپ روپیوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔اپنی ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا روپیہ نکالتے رہیں۔اگر ان دونوں جگہ بھی پیسہ رکھنا آپ کے لئے ممکن نہ ہو تو اپنے سوٹ کیس میں ہی رکھ لیں مگر سوٹ کیس کا تالہ مضبوط ہو۔

جدّہ ایرپورٹ پہنچنے کے بعد ایرپورٹ سے آپ کی رہائش گاہ کے سفر کے دوران بس میں آپ سے آپ کا پاسپورٹ لے لیا جائیگا۔اور تین شناختی چیزیں دی جائینگی وہ اس طرح ہیں۔

کلائی پٹّہ :

معلّم کی طرف سے آپ کو ایک کلائی پٹّہ دیا جائیگا جس میں معلّم کا پتہ لکھا ہوگا۔اس پٹّہ کی اہمیت یہ ہے کہ آپ کبھی مکّہ میں گُم ہوگئے تو کوئی بھی اس پٹّے کی مدد سے آپ کو آپ کے معلّم کے آفس تک پہنچا دیگا۔معلّم کے آفس میں گائیڈ (رہبر) ہوتے ہیں۔جو آپ کی رہائش گاہ تک پہنچا دیں گے۔

مُعلّم کا شناختی کارڈ :

جدّہ ایرپورٹ پر معلّم آپ کا پاسپورٹ آپ سے لے لیگا۔اور آپ کو اپنا ایک شناختی کارڈ دیگا جس میں معلّم کا پتہ آپ کے بلڈنگ کا نمبر اور آپ کے کمرے کا نمبر لکھا ہوگا۔

جدّہ ایرپورٹ سے بس سیدھے آپ کو آپ کی بلڈنگ تک پہنچا دے گی۔اور معلّم کے آدمی آپ کا سارا سامان آپ کے کمرے تک پہنچا دیں گے۔

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ (Computerised-I-Card) :

یہ دوسرا اور بہت اہم شناختی کارڈ آپ کو مکّہ میں ایک یا دو دن کے بعد معلّم کی طرف سے ملیگا۔ یہ پلاسٹک کا کمپیوٹرائزڈ کارڈ ہے۔ یہ ایک طرح سے آپ کا پاسپورٹ ہے۔اس میں آپ کے فوٹو کے ساتھ وہ ساری باتیں درج ہوتی ہیں جو آپ کے پاسپورٹ میں ہوتی ہیں۔قانونی طور سے ہر حاجی کو یہ کارڈ اپنے ساتھ رکھنا ہوتا ہے۔اور پوچھنے پر دکھانا ضروری ہوتا ہے۔اگر آپ کو مکّہ سے جدّہ یا اور کسی شہر جانا ہوگا تو اس کارڈ کے بغیر نہیں جا سکتے۔

جب آپ مکّہ سے مدینہ جائیں گے تو مدینے میں آپ کا دوسرا معلّم ہوگا اور رہائش گاہ بھی نئی ہوگی اس لئے مدینہ میں بھی آپ کو آپ کا بغیر فوٹو کا ایک کمپیوٹرائز کارڈ ملیگا اور معلّم کا شناختی کارڈ بھی ملیگا۔جس میں معلّم کا پتہ آپ کی بلڈنگ کا پتہ اور کمرہ نمبر لکھا ہوگا۔مدینہ کے دس دن قیام میں آپ یہ دونوں کارڈ حفاظت سے رکھیں۔وطن کے لئے واپسی کے سفر کے شروع میں اِسی کارڈ کو دیکھ کر آپ کو بس کا نمبر دیا جائے گا۔اِسی بس میں آپ کو آپ کا پاسپورٹ واپس ملے گا اور یہی بس آپ کو ایئرپورٹ تک پہنچا دے گی۔

معلّم کا شناختی کارڈ (مِنٰی کیلئے):

مِنٰی جانے سے پہلے معلّم آپ کو پھر اپنا ایک شناختی کارڈ دے گا۔جس میں آپ کے مِنٰی کا خیمہ نمبر لکھا ہوگا۔مِنٰی میں ایک معلّم کے بہت سارے خیمے ایک ہی مقام پر ہوتے ہیں۔جن کے اطراف حفاظت کیلئے لوہے کے جنگلے لگے ہوتے ہیں۔

گیٹ پر معلّم کے پہرے دار ہوتے ہیں جو یہ کارڈ دیکھ کر ہی آپ کو جنگلے کے اندر خیموں کی طرف جانے دیں گے۔اس لئے مِنٰی کے قیام میں اس کارڈ کو بھی اپنے ساتھ رکھیں۔اور اس کارڈ کے پیچھے اپنے ہاتھ سے اپنے خیمہ کے قریب کے کھمبے پر پہچان کے لئے لکھے گئے نمبر کو نوٹ کر لیں اور پُل کا نام نوٹ کر لیں۔اِس سے اشارتی منٰی میں اپنے خیمہ کا پتہ نہیں بھولیں گے۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

سامانِ سفر

ایک حاجی اپنے گھر سے کتنا سامان لے کر حج کے سفر پر جائے جس سے اُس کے چالیس دن آرام سے گزریں، یہ ایک مشکل سوال ہے۔ میں نے وہاں جو حالات دیکھے وہ یہاں بیان کرتا ہوں۔ فیصلہ آپ خُود کریں۔

۱ کھانے پینے کا انتظام :

رہائش گاہ (بلڈنگ) کے ہر منزلہ پر ایک یا دو کچن (باورچی خانہ) ہوتے ہیں۔ جس میں گیس اور چُولھا معلّم یا مکان مالک کی طرف سے پہلی بار مفت ملتا ہے۔ حاجی صاحبان کھانا بنانے کا پورا سامان ساتھ لے جاتے ہیں اور وہاں کھانا بنا کر کھاتے ہیں۔ سعودی قانون کی رو سے کوئی بھی کھانے کی چیز سعودی عرب میں لانا منع ہے مگر میں نے دیکھا کہ نہ ہندوستان کے ایرپورٹ پر کسی نے کسی حاجی کو روکا نہ جدّہ ایرپورٹ پر۔ صرف تیل، پانی یا سیّال مادّہ دونوں ایرپورٹ والے کبھی کبھی ضبط کر لیتے ہیں۔

مکّہ اور مدینہ میں بے شُمار پاکستانی ہوٹلیں ہیں جو ہندوستانی ذائقہ کا کھانا بناتے ہیں۔ جن کی قیمتیں ۸ سے ۱۰ ریال کے درمیان ہیں۔

اگر آپ ایک پلیٹ دال یا گوشت یا سبزی لیں تو تین روٹی مُفت ملتی ہے۔ یہ دو سے تین لوگوں کیلئے کافی ہوتی ہے۔ اس لئے بہت سارے حاجی کھانا بنانے میں وقت ضائع کرنے کے بجائے کھانا خرید کر کھاتے ہیں اور پُورا وقت عبادت میں لگاتے ہیں۔ اور یہ بات مناسب اور درست ہے۔

کبھی کبھی دوسرے اور تیسرے درجے کے حاجیوں کو عزیزیہ مقام پر ٹھہرایا جاتا ہے۔ جو نئی آبادی ہے۔ اور وہاں ہوٹل وغیرہ نہیں ہے۔ ایسے حاجی اگر کھانا بنانے کا سامان ساتھ لے جائیں تو بہتر ہے۔

۲ کپڑے :

ہر منزلہ پر کئی باتھ روم (غسل خانہ) ہوتے ہیں جس میں آپ آسانی کے ساتھ کپڑا دھو سکتے ہیں۔ سُکھانے کیلئے آپ گھر سے رسّی لے جائیں اور لابی یا بلڈنگ کی چھت پر آسانی کے مطابق کپڑا سُکھا لیں۔ مکّہ اور مدینہ میں لانڈری بھی ہے جو کہ ایک جوڑا دھونے کا ۵ ریال لیتے ہیں۔ چونکہ وہاں نماز کے سوا اور کوئی کام ہوتا نہیں اس لئے کپڑے کم ہی گندے ہوتے ہیں۔ اس لئے دو یا تین جوڑوں میں گزر آسانی کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

حج کے سفر میں بُزرگوں سے سنا ہے کہ روزمرّہ کے کپڑوں کے ساتھ اگر دو جوڑے نئے ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ ایک ۱۰ ذی الحجّہ کیلئے جس دن عید ہوتی ہے۔ اور ایک مسجد نبوی کے لئے جس دن پہلی بار آپ حضورﷺ کی قبر مبارک پر حاضری دے کر صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرینگے۔

۳ بِستر :

مکّہ اور مدینہ دونوں جگہ آپ کو آپ کے کمرے میں پلنگ گدیلہ، تکیہ اور ایک کمبل، بیڈشیٹ (چادر) ملے گی۔ اس لئے مکّہ اور مدینہ میں خود کے بستر کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مِنٰی کے خیموں میں زمین پر قالین بچھا ہوتا ہے۔ مگر تکیہ اور چادر نہیں ملتی اس لئے موسم کے مطابق ایک ہوائی تکیہ اور ایک چادر لے لیں تو بہتر ہوگا۔

۴ دوائیں :

سعودی عرب میں دوائیں بہت مہنگی ہیں۔ اور اُن کے نام بھی الگ ہوتے ہیں۔ اس لئے روزمرّہ کی ساری دوائیں آپ ساتھ لے جائیں۔ سعودی حکومت اور انڈین حج کمیٹی کی طرف سے بھی مفت دوائیں ملتی ہیں۔ مگر آپ اپنی صحت کی حفاظت خود کریں اور اپنی دوائیں اپنے ساتھ لے جائیں۔ ضرورت پڑنے پر مکّہ اور مدینہ میں ہندوستانی کونسلیٹ کے اوپر ہندوستانی اسپتال ہیں جہاں ہندوستانی ڈاکٹر ملتے ہیں اُن سے اپنا مفت علاج کروا سکتے ہیں۔ وہاں سعودی اسپتال بھی ہیں ان میں بھی مفت علاج ہوتا ہے۔ مِنٰی میں بھی سعودی اسپتال ہیں۔

۵ موبائل فون :

حج کے موقع پر سعودی حکومت حاجیوں کے لئے اسپیشل سیم کارڈ (Sim Card) نکالتی ہے جو کہ ۱۰۰ ریال کا ہوتا ہے۔ اور آپ ۱۰۰ ریال قیمت ختم ہونے تک بات کر سکتے ہیں۔ آپ کو اپنا موبائل نمبر ملتا ہے۔ جسے آپ اپنے گھر والوں کو اور ساتھیوں کو دے سکتے ہیں۔ موبائل اگر صحیح استعمال کریں تو بہت سے فائدے ہیں۔ آپ ہمیشہ اپنے گھر اور کاروبار سے باخبر ہوتے ہیں۔ اس لئے اطمینان سے عبادت کر سکتے ہیں۔ حج کے دوران ساتھیوں سے بچھڑ جانے کے بعد یا کسی تکلیف میں فوراً دوستوں سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ اور غلط استعمال کریں تو وبال ہی وبال ہے۔ آپ وہاں عبادت کے لئے جاتے ہیں۔ موبائل پر وہیں سے تجارت یا بزنس نہ کرنے لگیں۔ موبائل حرم شریف میں بند رکھیں نہیں تو لاکھوں کے حساب سے گُناہ ہوگا۔

حج کے سب سے مشکل دن ۸ سے ۱۳ ذی الحجّہ کے ہوتے ہیں۔اس دوران آپ کو مندرجہ ذیل سفر کرنے ہونگے۔

تاریخ	مقام	دوری	درکار وقت
۸ ذی الحجّہ	مکّہ سے مِنٰی	۵ کلومیٹر	ایک گھنٹہ
۹ ذی الحجّہ صبح	مِنٰی سے عرفات	۷.۵ کلومیٹر	دو گھنٹے
۹ ذی الحجّہ شام	عرفات سے مزدلفہ	۵.۵ کلومیٹر	دو گھنٹے
۱۰ ذی الحجّہ صبح	مزدلفہ سے مِنٰی	۱ کلومیٹر	آدھا گھنٹہ
۱۰ ذی الحجّہ دوپہر	مِنٰی سے مکّہ	۵ کلومیٹر	ایک گھنٹہ
۱۰ ذی الحجّہ شام	مکّہ سے مِنٰی	۵ کلومیٹر	ایک گھنٹہ
۱۲ ذی الحجّہ شام	مِنٰی سے مکّہ	۵ کلومیٹر	ایک گھنٹہ

جولوگ یہ سفر پیدل کرتے ہیں وہ بس یا کسی اور سواری سے سفر کرنے والوں کے مقابلے میں زیادہ آرام سے رہتے ہیں۔اور ہر جگہ وقت پر پہنچتے ہیں۔ خالی ہاتھ پیدل چلنا آسان ہے اور سامان لے کر چلنا بہت مشکل۔مگر مکّہ سے مِنٰی اور مِنٰی سے عرفات کے سفر میں سامان تو ہوتا ہی ہے۔اس لئے آسانی کے لئے جو چھوٹا بیگ آپ خریدیں اگر وہ پہیوں والا ہو تو بہت آسانی ہوگی۔ منٰی اور عرفات کے سفر میں سامان بہت ہی کم ہوتا ہے(ایک چٹائی، پانی کی بوتل، تھوڑا سا کھانے کا سامان اور ایک شال)۔اس لئے یہ بیگ زیادہ بڑا نہ ہو۔ پہیوں والے اِس چھوٹے بیگ سے منٰی اور مکہ کے سفر میں آپ کو بہت آرام ملے گا۔

۶ روزمرّہ کے استعمال کی چیزیں :

روزمرّہ کے استعمال کی ساری چیزیں آپ کو مکّہ اور مدینہ شریف میں مل جائینگی۔اس لئے اگر ہندوستان میں کچھ چیزیں چھوٹ جائیں تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ویسے اگر آپ کا سامان ۳۵ کلو سے کم ہے تو مندرجہ ذیل سامان احتیاط کے لئے رکھ لیں۔

(۱) کھانا رکھنے اور کھانے کے نہ ٹوٹنے والے برتن۔
(۲) ٹوتھ پیسٹ، صابن اور سر میں لگانے کا تیل۔
(۳) جانماز۔
(۴) رات کے وقت پہننے کے کپڑے۔
(۵) رسّی اور پتلا پردے کا کپڑا
(ہوسکتا ہے آپ کو اپنے کمرے میں عورتوں کے لئے پردہ کرنا پڑے)
(۶) دو عدد احرام، ایک موٹے کپڑے کا ایک پتلے کپڑے کا اور بیلٹ (کمر پٹہ)۔
(۷) مزدلفہ میں رات گزارنے کے لئے چٹائی۔
(۸) پانی کی تھرماس یا بوتل
(جس سے آپ حرم سے آبِ زم زم کمرے تک لاسکیں)۔
(۹) ایسی کھانے کی چیزیں جو بہت دنوں تک خراب نہ ہوں منٰی و عرفات میں کھانے کی سب چیزیں ملتی ہیں۔مگر احتیاط کے لئے رکھ لینا بہتر ہے۔

دو سامان ایسے ہیں کہ جن کی سخت ضرورت تو نہیں ہوتی مگر اگر ساتھ رکھ لیں تو بہتر ہے۔ ایک ہے دھوپ کا چشمہ اور دوسرا (Nose-Mask) ناک پر لگانے کا کاغذ کا رومال۔

دھوپ کا چشمہ سے دوپہر کے وقت دودھ کی طرح سفید فرش پر طواف کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

اگر آپ کو نزلہ اکثر رہتا ہے یا جلدی ہو جاتا ہے تو Nose-Mask استعمال کرنے سے آپ اور دوسرے لوگ Infection سے محفوظ رہتے ہیں۔نوز ماسک صرف پانچ روپیہ میں کسی بھی میڈیکل دُکان پر مل جاتا ہے۔یہ مکہ شریف میں ایک ریال میں مل جائے گا۔

۷ ہینڈ بیگ :

حج کمیٹی یا بنک وغیرہ سے ایک چھوٹا ہینڈ بیگ آپ کو تحفہ کے طور پر ملیگا۔ جو حج کے پُورے چالیس دن آپ کا ساتھی ہوگا اور آپ کے بہت کام آئیگا۔اس میں دو پٹّے لگے ہوتے ہیں۔ایک گردن سے لٹکانے کے لئے اور دوسرا کمر سے باندھنے کے لئے۔اگر دونوں پٹّے آپ اچھی طرح پہن لیں تو یہ آپ کے جسم سے چپکا رہیگا۔اور بھیڑ بھاڑ میں بھی اس کے کھونے کا اندیشہ بہت کم ہوتا ہے۔اس میں دو حصّے ہوتے ہیں۔ایک باہری اور چھوٹا حصّہ جس میں شفاف پلاسٹک لگا ہوتا ہے۔اس میں آپ اپنا شناختی کارڈ اور دوسرے کاغذات رکھ سکتے ہیں۔دوسرے حصہ میں آپ چپل وغیرہ رکھ سکتے ہیں۔حرم شریف کے دروازے کے باہر رکھے ہوئے چپّل خادم وقفہ وقفہ سے ہٹا کر پھینکتے رہتے ہیں۔ دروازے سے لگی الماریوں سے چپّل دوسرے حاجی پہن کر لے جاتے ہیں۔ اس لئے چپّل کو پلاسٹک کی تھیلی میں رکھ کر اِس بیگ میں رکھ لیں۔حرم شریف میں دو سے چار گھنٹے تک بھی بیٹھنا پڑتا ہے۔اس لئے کھانے کے لئے کچھ کھجوریں اور بسکٹ وغیرہ بھی رکھ لیں۔ پینے کے لئے آبِ زم زم حرم شریف میں ہر جگہ ملیگا۔ اگر یہ بیگ آپ کو تحفہ میں کوئی نہ دے تو انتظار نہ کیجئے بلکہ بازار سے خرید لیجئے۔

۸ سَفری سُوٹ کیس :

حج کے سفر میں تقریباً آٹھ سے دس بار آپ کا لگیج قُلی حضرات کے ہاتھوں میں ہوگا۔ جو اکثر اسے بڑی بیدردی سے اِدھر اُدھر پھینکیں گے۔اس

لئے آپ کا سوٹ کیس اور بیگ ایسے ہوں کہ آسانی سے نہ ٹوٹیں یا تو ایسے ہوں کہ جن کے ٹوٹ جانے کا آپ کو غم نہ ہو۔

حج کمیٹی سے آپ کو جو اطلاعی خط ملے گا اس میں آپ کو صرف دو سُوٹ کیس لے جانے کی صلاح دی جائیگی۔ جس میں ایک بڑا سائز کا ہوگا اور دوسرا چھوٹا سائز کا ہوگا۔ بڑے سوٹ کیس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی 11 x 18 x 28 اِنچ ہو۔ جب کہ چھوٹے سوٹ کیس کا سائز8 x 14 x 20 اِنچ ہو۔ بڑا سوٹ کیس جہاز پر آپ سے علٰحدہ کر کے دوسرے لگیج کے ساتھ جہاز میں لوڈ ہونے بھیجا دیا جائے گا۔ اس سوٹ کیس کا سائز کم یہ زیادہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اگر دو سے زائد بھی سُوٹ کیس یا بیگ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ مگر وزن کی جانچ ہوگی اور زیادہ وزن کا کرایہ دینا پڑ سکتا ہے۔ اِس وقت آپ صرف 35 کیلو سامان ہوائی جہاز سے مفت لا، یا لیجا سکتے ہیں۔

چھوٹا سوٹ کیس آپ اپنے ساتھ جہاز کے اندر لے جائیں گے۔ اِس لئے اوپر بتائے گئے سائز سے بڑا نہ ہو اور وزن بھی دس کیلو سے زیادہ نہ ہو، ورنہ جہاز کا عملہ اُسے جہاز کے اندر لیجانے نہیں دے گا۔ سوٹ کیس کے بدلے آپ اپنی آسانی کے مطابق ہینڈ بیگ وغیرہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

آپ اپنے ہر بیگ اور سوٹ کیس پر اپنا کوَر نمبر اور گھر کا پورا پتہ لکھنا نہ بھُولیں وہ بھی پرمانٹ مارکر پین (پکّی روشنائی) سے جس سے کہ پتہ بالکل نہ مٹے۔ تا کہ خدانخواستہ اگر آپ کا سامان کھو جائے تو کوَر نمبر اور پتہ سے آپ کو واپس مل جائے۔

دُور سے ایر پورٹ پر اپنے سامان کو پہچاننے کے رِبن یا رنگ یا اور نشانی بھی ضرور لگا لیں اِس سے سامان ڈھونڈنے میں آسانی ہوگی۔

دوسری اہم بات یاد رکھئے کہ آپ کے لگیج پر دوسروں کے لگیج کا ۵۰۰ کلو سے زیادہ کا بھی بار پڑ سکتا ہے۔ اس لئے آپ کے سوٹ کیس یا بیگ میں ایسا کوئی سامان نہ ہو جس کے ٹوٹنے سے آپ کا اور دوسروں کا سامان خراب ہو جائے۔ مکّہ اور مدینہ شریف کے قیام اور مِنٰی کے خیموں میں مستُورات پردے کی وجہ سے الگ رہ سکتی ہیں۔ اس لئے آپ اپنا روز مرّہ کے استعمال کا سامان مَستُورات کے سامان سے الگ رکھیں ورنہ دونوں کو بڑی پریشانی ہوگی اور چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے ایک دوسرے کو آواز دینا پڑیگا۔

آپ اپنا سوٹ کیس مضبوط تالوں کا لیں تا کہ آپ روپیہ پیسہ سوٹ کیس میں رکھ کر اطمینان سے حرم شریف جا سکیں۔

۹ اچھّی صحت :

سب سے ضروری چیز جو آپ کو اپنے ساتھ لے جانا ہے وہ ہے اچھی صحت کیونکہ مکّہ کے قیام اور حج کے دوران آپ میں جتنی زیادہ قوت ہوگی آپ اتنی ہی زیادہ عبادت کر سکیں گے۔ طواف وسعی اور رہائش گاہ سے حرم تک آپ کو جتنا چلنا ہے اور اس میں جتنا وقت درکار ہے اندازاً میں یہاں درج کرتا ہوں اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ روز کم از کم آپ کو کتنی دیر تک مسلسل چلنا ہے۔

طواف :

کعبہ کے گرد سات چکّر یا پھیرا لگانے پر ایک طواف ہوتا ہے، چکّر یا پھیرا کو عربی میں شوط کہتے ہیں۔

صبح ۹ سے ۱۰ بجے، دوپہر ۱½ سے ۲½ بجے اور رات ۱۲ بجے سے ۳ بجے کے وقت جب بھیڑ کم ہوتی ہے۔ کعبہ شریف سے ۵۰ فٹ کی دُوری پر ایک شوط (پھیرا یا چکّر) میں ۳ منٹ اور ۱۰۰ فٹ کی دُوری سے ایک شوط میں ۶ منٹ لگتے ہیں۔ اس لئے سات شوط کیلئے کم بھیڑ کے وقت ۲۰ سے ۴۲ منٹ کے درمیان لگیں گے۔ بھیڑ کے اوقات میں سات شوط یعنی ایک طواف میں ایک گھنٹہ سے زیادہ بھی لگ جاتا ہے۔

زیادہ بھیڑ میں جب مطاف میں طواف کرنا مشکل ہوتا ہے تو پہلے منزلے یا چھت پر طواف کرنا پڑتا ہے۔ جہاں ایک شوِط کے لئے ۱۳ سے ۱۵ منٹ لگتے ہیں۔ اس لئے سات شوط کے لئے ۹۱ سے ۱۰۵ منٹ لگ جاتے ہیں۔ تب جا کر ایک طواف ہوتا ہے۔

سَعیُ :

صفاء اور مروہ کے درمیان 395 میٹر کا فاصلہ ہے۔ صفاء اور مَروہ پہاڑ کے بیچ چلنے کو سَعیُ کہتے ہیں۔ سعی میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکّر لگانا پڑتا ہے۔ پہلا چکّر صفا سے شروع ہوتا ہے۔ اور ساتواں چکّر مروہ پر ختم ہوتا ہے۔ ایک چکّر کے لئے کم بھیڑ میں ۴ سے ۵ منٹ لگتے ہیں۔ اس لئے سات چکّر میں قریب ۳۰ منٹ کا وقت لگتا ہے۔ بھیڑ کے اوقات میں ایک گھنٹہ سے زیادہ بھی وقت لگ جاتا ہے۔

رہائش گاہ سے حرم شریف تک آنے جانے کا وقت:

عام طور پر حاجیوں کا قیام حرم سے ۵ سے ۱۵ منٹ کی دُوری پر ہوتا ہے۔ مگر ۴ ذی الحجّہ سے ۱۵ ذی الحجّہ تک لوگوں کا زبردست ہجوم ہوتا ہے۔ اس دوران یہ ۵ سے ۱۵ منٹ کا راستہ طے کرنے میں ۱۵ سے ۳۰ منٹ کا وقت بھی لگ سکتا ہے۔

نماز کا انتظار :

۴ ذی الحجّہ تک چونکہ ۳۰ سے ۳۵ لاکھ لوگ مکّہ شریف پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے حرم میں بھی زبردست بھیڑ ہوتی ہے۔ اگر نماز سے ۳۰ سے ۴۵ منٹ پہلے آپ حرم میں نہ پہنچے تو تمام جگہیں بھر چکی ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر نماز

سے ایک گھنٹہ پہلے آپ کو اپنے کمرے سے نماز کیلئے نکل جانا ہوتا ہے۔

حرم شریف سے کمرہ تک آنے جانے میں بھی کافی وقت لگتا ہے اس لئے لوگ تہجّد کے لئے آتے ہیں اور فجر پڑھ کر جاتے ہیں۔ اسی طرح مغرب کے لئے آتے ہیں اور عشاء پڑھ کر جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ ظہر سے عشاء تک حرم میں ہی رہتے ہیں۔ اور نماز، تلاوت اور تسبیحات میں مصروف رہتے ہیں۔ اور عشاء پڑھ کر جاتے ہیں۔

صرف حرم شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے۔ حرم شریف کو چھوڑ کر کسی اور آس پاس کی چھوٹی مسجد کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہے۔

جو لوگ مکّہ کے رہنے والے ہیں اُن کے لئے حرم شریف کی نفل نماز، نفل طواف سے افضل ہے۔ مگر جو لوگ دوسرے شہروں سے آتے ہیں اُن کے لئے نفلی طواف، نفل نماز اور دوسری عبادت سے زیادہ افضل ہے۔ اس لئے ہر حاجی کو پانچ وقت کی نماز حرم شریف میں پڑھنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ طواف کرنا چاہئے۔

مندرجہ بالا وقت کے حساب سے آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کو کتنا وقت چلنا اور حرم میں بیٹھ کر انتظار کرنا ہے۔

و ﷺ کا ارشاد ہے کہ "قوی مومن کمزور مومن سے بہتر ہے"۔ کیونکہ قوی مومن دین کے بہت سارے وہ کام کر سکتا ہے جو کمزور مومن نہیں کر سکتا۔

حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق جو لوگ صرف جہاد کے لئے گھوڑے پالتے ہیں۔ اُنہیں گھوڑے کے کھانے پینے، چلنے یعنی اُس کے ہر کام پر بھی ثواب ملتا تھا۔

ہم اور آپ اگر اپنی صحت اس مقصد سے بہتر بنانے کی جدّ وجہد کریں کہ انشاء اللہ اچھی صحت سے ہم اسلام اور مسلمانوں کی فلاح اور بہبودی کے لئے کام کریں گے تو اپنی بہتر صحت کو بہتر بنانے کی کوشش میں بھی ہم کو ثواب ملیگا۔

ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ہر شخص کو دن میں کم از کم ۲۰ منٹ تک تیز چلنا چاہئے اس سے دل کا دورہ، ذیابیطس اور دوسری بہت ساری بیماریاں نہیں ہوتیں۔ یا کنٹرول میں رہتی ہیں۔

اس لئے حج کے لئے جو سب سے پہلی تیاری آپ کو کرنا ہے وہ یہ ہے کہ صبح اور شام کم از کم ۳۰ منٹ چلیں اور اپنی صحت کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

حرم شریف پہنچ کر بھی اپنی صحت کا خیال رکھیں، ہضم ہونے والی غذا کھائیں، پھلوں کا استعمال خوب کریں، ہمیشہ زم زم کا پانی پیئیں، گرمی کے دنوں میں جب پانی سے پیاس نہ بجھے تو ٹھنڈے پانی اور مشروب کے بدلے سلیمانی چائے یا قہوہ کا استعمال کریں، صبح چار بجے سے پہلے اُٹھیں تا کہ اطمنان سے ضروریات سے فارغ ہو کر آپ تہجد پڑھ سکیں۔

۱۰ سب سے اہم زادِ سفر :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَ اتَّقُوْنِ یٰاُولِی الْاَلْبَاب.

(سورۃ بقرہ ۔ ۱۹۷)

ترجمہ : اور زادِ راہ جو بہترین زادِ راہ ہے وہ تقویٰ ہے اور اے عقلمندو میرا تقویٰ اختیار کرو۔

حضرت آدمؑ کے بیٹے قابیل کی قربانی اس لئے قبول نہیں ہوئی تھی کیونکہ اُس میں تقویٰ کا جذبہ نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (سورۃ مائدہ ۔ ۲۷)

ترجمہ : اللہ متقیوں ہی سے قبول فرماتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔

التقویٰ ھٰھُنا و یشیر الٰی صدرہ ثلاث مرات (مسلم)

ترجمہ : تقویٰ یہاں ہوتا ہے آپ نے تین مرتبہ اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

اس لئے حج کے سفر پر جانے سے پہلے ساری تیاریوں کے ساتھ اپنے دل کی کیفیت کو بھی سنواریں۔ حاجی کہلانے کی چاہ، دکھاوا، سیر و تفریح کی نیت، خوب خریدی کی تیاری وغیرہ کا ارادہ بھی حج کے نیت کے ساتھ ہو تو توبہ و استغفار کیجئے اور خالص خدا کی خوشنودی کے لئے حج کے سفر کی تیاری کیجئے۔

رمضان کا عمرہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کا عمرہ حج کرنے کے برابر ہے یا یہ فرمایا کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا جائے۔ (بخاری۔ مسلم)

عیسائی یا یہودی کی طرح موت

مشرکین مکہ شِرک کرتے تھے مگر حج بھی کرتے تھے جب کہ عیسائی اور یہودی خدا کو مانتے تھے، روزِ آخرت پر ایمان رکھتے تھے، جنت اور جہنم کے بھی قائل تھے اور روزے بھی رکھتے تھے۔ مگر حج نہ کرتے تھے۔ حج اسلام کا پانچواں اور اہم رُکن ہے۔ جو حج کرنے کی استطاعت رکھنے کے بعد بھی حج نہ کرے ایسے انسان کے لئے حضورؐ نے سخت ناراضگی کا اِظہار کے فرمایا ہے۔ مندرجہ ذیل حدیث کا مفہوم ہے کہ ایسے شخص کا بغیر حج کئے مرنا عیسائی یا یہودی کی طرح مرنا ہے۔

حدیث شریف : حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے پاس سفرِ حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو ایسی سواری بھی میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے، پھر بھی وہ حج نہ کرے، تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ عالی ہے کہ "اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو انکار کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا جہاں سے بے نیاز ہے"۔ (آل عمران ۔ ۹۷)

حج کے دوران راستہ بھُولنے اور کھو جانے کا مسئلہ

۱ مکّہ مکرّمہ میں کھونے کا مسئلہ :

حرم شریف کی مسجد میں ۹۲ دروازے ہیں۔ جن پر نمبر لکھے ہوئے ہیں۔ کچھ دروازوں پر نمبر نہیں ہیں۔ انہیں بھی گِنا جائے تو سَو سے زیادہ دروازے ہیں نئے آدمی کو سب دروازے ایک جیسے لگتے ہیں اس لئے جب پہلی مرتبہ آپ حرم شریف جائیں تو جس دروازے سے داخل ہوں اُس کا نمبر نوٹ کر لیں۔ اور اُسی دروازے سے باہر آئیں۔

جب آپ حرم کے اندر مطاف (صحن) میں ہونگے تب بھی چاروں طرف سارے دروازے آپ کو ایک جیسے لگیں گے پہچان کیلئے حکومت نے پانچ اہم دروازوں پر پانچ الگ الگ رنگ کی محرابیں بنادی ہیں۔ جب آپ حرم میں داخل ہوں تو ان رنگوں کو اچھی طرح پہچان لیں اور اسی طرف کے دروازے سے باہر نکلیں۔ دروازوں کی محرابیں اور اُن کے رنگ اسطرح ہیں۔

دروازے کا نام	محراب کا رنگ	سمت (طرف)
(۱) بابِ عبدالعزیز	ہرا	یہ دروازہ نمبر ۱ ہے اور مسفلہ علاقے کی طرف ہے۔
(۲) بابِ صَفا	سفید	یہ حجرا سود کے سامنے صفا پہاڑی کی طرف ہے۔ جہاں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔
(۳) بابِ فَتح	نیلا	یہ مَروہ پہاڑی کی طرف ہے۔
(۴) بابِ عمرہ	سلیٹی	یہ دروازہ نمبر ۶۲ ہے۔
(۵) بابِ فہد	پیلا	یہ دروازہ نمبر ۹۲ ہے۔ بادشاہ فہد نے حرم کے ایک حصّہ کی بہت زیادہ توسیع کی ہے جس میں ۸۰ ہزار لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ محراب اُسی حصّہ کی طرف ہے۔

گیٹ ۶۲ کے باہر گُمشدہ لوگوں اور سامان کا آفس ہے۔ اگر آپ گیٹ بھُول جائیں اور اکیلے گھر جانے کی ہمت یا اعتماد نہ ہو تو گیٹ ۶۲ کے پاس آفس میں پہنچ جائیں۔ وہ گائیڈ کے ذریعہ آپ کو آپ کے گھر یا معلّم کے آفس تک پہنچادینگے۔

۲ جِدّہ ایئرپورٹ پر کھو جانے کا مسئلہ :

جِدّہ ایرپورٹ بہت وسیع اور عریض ہے۔ اور اس ایرپورٹ پر آپ کو کافی دیر رکنا ہے اور تقریباً تین سو فُٹ بس ڈپو تک چلنا ہے۔ اِس ایرپورٹ کے ہر کھمبے پر نمبر لکھے ہوئے ہیں۔ بس ڈپو تک تو گائیڈ آپ کو راستہ بتا دیں گے۔ مگر دوسری کسی ضرورت سے آپ اگر دور جاتے ہیں تو آپ کا سامان جس کھمبے کے پاس ہے اُسے ضرور نوٹ کر لیں۔

۳ مِنٰی میں راستہ بھولنے کا مسئلہ :

مِنٰی میں اکثر ہر شخص ایک بار راستہ ضرور بھولتا ہے۔ اس لئے اگر آپ منٰی کا جغرافیہ سمجھ لیں تو اِنشا اللہ راستہ نہیں بھُولیں گے۔ منٰی دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی کا نام ہے اِس وادی میں مکہ کی طرف سے داخل ہوتے ہی جمرات یعنی شیطان کو کنکری مارنے کا مقام پہلے ہے پھر اسکے بعد خیموں کا سلسلہ ہے وادی کے دوسری طرف سے باہر نکلیں تو آدھے کلومیٹر کی دوری پر مزدلفہ ہے پھر اور آگے جائیں تو چھ کلومیٹر کی دوری پر عرفات ہے۔

منٰی لمبائی میں بسا ہے اِسکی چوڑائی کم ہے راستہ اور خیمہ نہ بھولنے کے لئے سب سے پہلے آپ جمرات کی جگہ پہچان لیجئے پھر منٰی کے اوپر چوڑائی کی سمت میں تین پُل ہیں اِن کا نام یاد کر لیجئے جمرات سے نزدیک پہلے پُل کا نام ہے کنگ خالد برِیج دوسرے پُل کا نام ہے کنگ عبدالعزیز برِیج تیسرا پُل منٰی سے باہر مزدلفہ کی سرحد پر ہے اِس کا نام ہے کنگ فیصل برِیج۔ زیادہ تر ہندوستانی خیمے پہلے اور دوسرے پُل کے آس پاس ہی ہوتے ہیں تیسری اور سب سے اہم نشانی اور آپ کے خیمے کا پتہ منٰی میں لگے کھمبے ہیں جن پر نمبر لکھے ہوتے ہیں۔ اگر آپ صرف اِن کھمبوں پر لکھے نمبر بھی نوٹ کر لیں تو کوئی بھی آپکو آپکے خیمے تک پہنچادے گا۔

۴ احتیاط اور تدبیریں:

﴿۱﴾ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پہنچتے ہی ہوٹل کے کاؤنٹر سے ان کا سناختی کارڈ مانگ لیں اور ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔

﴿۲﴾ احتیاط کے طور پر ایک چھوٹی سی ڈائری اور پین جیب میں رکھا کیجئے اور اِس میں مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کیا کیجئے:

☆ اپنے قیام گاہ کی سمت میں حرم شریف کے دروازے کا نمبر۔

☆ اپنے قیام گاہ کے پاس کے مشہور ہوٹل یا دُکانوں کے نام۔

☆ منیٰ میں اپنے خیمہ کے نزدیک کے کھمبے کا نمبر۔

☆ روزمرہ کا اپنا خرچ۔

اِس سے آپ کو اپنا ٹھکانہ تلاش کرنے میں آسانی ہوگی اور خرچ بجٹ کے اندر رہے گا۔

﴿۳﴾ طواف کرتے وقت اگر دو لوگ بھی ساتھ ہوں تو الگ الگ ہو جاتے ہیں اِس لئے ایک دوسرے کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑنے کے بدلے حرم شریف میں داخلے کے وقت ہی آپس میں طے کرلیں کے عبادت ختم کر کے کہاں اور کب ملیں گے۔ ہر ایک حرم شریف میں داخل ہوتے وقت باہر سے دروازہ کا نمبر نوٹ کرلے اور مطاف یا خانہ کعبہ کے صحن کی طرف سے جو محراب اُس دروازہ کی طرف ہے اس کا رنگ نوٹ کرلیں (دروازہ کا نام اور نمبر دونوں طرف لکھے ہوئے ہیں مگر آسانی کے لئے مطاف کی طرف سے پانچ اہم دروازوں کی محرابیں بھی الگ الگ رنگ کی ہیں۔ اس سے بھولنے کا ڈر کم رہتا ہے۔) پھر اگر طواف کرتے کرتے ساتھ چھوٹ جائے تو ساتھی کو تلاش کرنے کے بدلے عبادت جاری رکھیں اور پہلے سے طے شدہ جگہ اور وقت پر حرم شریف کے دروازے پر ملیں۔

﴿۴﴾ منیٰ اور عرفات میں بھی بھیڑ میں ساتھ چھوٹ جانے کا ڈر رہتا ہے۔ وہاں تو آپ پہلے سے جگہ بھی طے نہیں کر سکتے۔ اِس لئے وہاں لوگ مندرجہ ذیل تدبیر اختیار کرتے ہیں۔

(الف) ایک گروپ کا ہر فرد ایک ہی جیسا کوئی نشان اپنے کپڑے یا دوپٹے پر لگائے رہتا ہے، جیسے لال ربن یا کپڑے کے پھول وغیرہ اِس سے ایک دوسرے کو پہچاننے میں آسانی ہوتی ہے۔

(ب) ایک گروپ میں کسی ایک شخص کے ہاتھ میں کوئی نشانی کی چیز ہوتی ہے جو وہ بلند کیئے رہتا ہے، جیسے جھنڈا، چھتری، لکڑی وغیرہ۔ گروپ کے باقی کے لوگ اُس نشان کو دیکھ کر اُس گروپ لیڈر کے پیچھے چلتے رہتے ہیں اور کھو جانے پر دور سے ہی پہچان کر آملتے ہیں۔

یہ دونوں طریقے طواف کرتے وقت بھی استعمال کرتے ہیں۔

(ج) تیسرا طریقہ موبائیل کا استعمال ہے۔ مگر اِسے اُس وقت اِستعمال کریں جب کوئی چارہ نہ ہو۔ مطاف اور حرم شریف کے اندر موبائیل بند ہی رکھیں اور حرم سے باہر نکل کر استعمال کریں۔ مسجد کی اندر دُنیاداری کی بات کرنے والوں پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اور مسجد حرم میں کیا گیا ایک گناہ ایک لاکھ گناہ کے برابر ہے۔

جنت کی تعمیر

﴿۱﴾ ''نافع الخلائق میں ہے کہ ایک روز ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور فقر و فاقہ سے رویا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد دس بار ''اِنَّآ اَنْزَلْنَا'' سورۃ قدر پڑھا کرو اور جمعہ کے دِن ناخن کٹوایا کرو۔ اعرابی نے ایسا ہی کیا اور مالدار ہوگیا۔

﴿۲﴾ ایک بار ایک صحابی نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ دُنیا مجھ سے روٹھ گئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا صبح ۱۰۰ بار

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ. سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم. پڑھا کرو۔

کچھ دِن کے بعد وہ صحابی واپس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے مجھے اِتنا دیا ہے کہ رکھنے کی جگہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو یہ کلمات سارے کلمات سے زیادہ پسند ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات کہنے میں آسان اور وزن میں بہت بھاری ہیں۔

﴿۳﴾ حضور ﷺ دِن میں ستر ستر بار استغفار پڑھا کرتے تھے۔

﴿۴﴾ درود شریف کے اتنے فائدے ہیں کہ یہاں بیان کرنا مشکل ہے۔ صالحین اور اولیاء کرام کی عبادت کا زیادہ تر حصّہ درود شریف ہوتا تھا۔

﴿۵﴾ سورۃ فاتحہ بہت ہی بابرکت سورۃ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اِس کی تعریف سات آیتوں والی بابرکت سورۃ کے نام سے کیا ہے۔ اِس کے پڑھنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔ بیماریوں سے شفاء ہوتی ہے۔ قرض دور ہوتا ہے۔ اور کسی طرح کے بھی جن اور شیاطین پریشان کرتے ہوں تو صبح سنت اور فرض کے درمیان ۴۱ بار پڑھنے سے دور ہو جاتے ہیں۔

﴿۴﴾ معراج کی رات حضرت ابراہیمؑ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ جنت ایک ویران میدان ہے جب بندہ دُنیا میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک خوبصورت درخت جنت میں اس کے لئے لگایا جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ فرشتے مومن کا محل جنت میں اُس وقت تک تعمیر کرتے رہتے ہیں، جب تک اُن کے پاس تعمیر کا سامان پہنچتا رہتا ہے۔ جب تعمیر کا سامان پہنچنا بند ہو جاتا ہے تو وہ بھی کام روک دیتے ہیں۔ اور یہ تعمیر کا سامان مومن کے نیک عمال ہیں، جو دُنیا میں کرتا ہے۔

﴿۵﴾ دُنیا کی زندگی اِتنی مصروف ہے کہ ہمارے پاس آخرت اور اپنی جنّت سنوارنے کا وقت ہی نہیں ہے۔ اب جب کہ سفرِ حج کے لئے ہم نے دُنیا سے چالیس دِن کی چھٹّی لے ہی لی ہے تو اِس سنہرے موقع کا فائدہ اُٹھا کر اپنی جنت بھی سنوار لیں۔ ہم کوشش کریں کہ اپنی آسانی کے مطابق درود شریف، استغفار اور تسبیحات کا متوازن وردعبادت کا معمول بنائیں۔ اور چالیس دِن اِس پر عمل کرتے رہیں جس سے کہ ایک عادت سی پڑ جائے اور پھر واپس جا کر اِسی عبادت پر عمل کرنا آسان ہو۔ اگر رزق میں برکت والی تسبیحات پڑھیں گے تو اِنشاء اللہ ثواب تو مِلیگا ہی اور ساتھ میں مالی حالت بھی اور بہتر ہوگی۔

قرآن شریف پڑھنے کے بھی بہت فضائل ہیں۔ اِس مقدس سفر میں کم از کم دو بار قرآن شریف بھی ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ایک چھوٹا قرآن شریف جِسے آسانی سے حرم میں لے جاسکیں ساتھ لے لیں تو اور آسانی ہوگی۔ عصر کی جماعت کے بعد مطاف اور مسجد حرم کے درمیان صحن میں بہت سارے علماء کا بیان ہوتا ہے۔ اردو میں بیان دروازہ نمبر ۵۰ اور ۵۲ کے سامنے ہوتا ہے۔ آپ بھی اِن بیان میں شامل ہوکر اپنے ایمان کو تازہ کیا کیجئے۔

ہوائی سفر

ہوائی سَفر : (گھر سے جدّہ تک)

حاجیوں کے ہوائی جہاز میں سیٹ نمبر نہیں ہوتا ہے۔ اگر آپ کو اپنے گُروپ میں اور اچھی سیٹ پر بیٹھنا ہو تو بہت پہلے ہوائی اڈّہ پہنچ جائیں۔ جیسے کسی شاہ کار کو دیکھ کر آپ اُس کے بنانے والے کی کاریگری اور ہنر کا اندازہ کرتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دیکھ کر آپ کو اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اندازہ ہوگا۔ جہاز کا سفر ۵ گھنٹے کا ہوتا ہے، جس میں شروع کے تین گھنٹے جہاز سمندر کے اُوپر سے گزرتا ہے۔ اس لئے آپ کو کچھ نظر نہیں آئیگا۔ مگر بعد کے دو گھنٹے جب وہ عمان اور سعودی پر سے گزرے گا تو عجیب عجیب منظر آپ کو دیکھنے کو ملیں گے۔

میں نے صحرا دیکھا جس میں میلوں تک سمندر تھا مگر ریت کا۔ آتش فشاں پہاڑ دیکھے مگر منجمد۔ سعودی کے اس ایک تہائی حصّہ میں کوئی انسان نہیں رہتا۔ مگر سائنس کے مطابق یہاں پر بھی صحرائی جانوروں، سانپ اور کیڑے مکوڑوں کی پُوری دنیا آباد ہے۔ عظیم خالق وہاں بھی جہاں ایک بُوند پانی نہیں جس کی چاہے دنیا بسادے۔

اگر آپ کو خُدا کی قُدرت دیکھنا ہے تو جہاز میں پہلے پہنچ کر اچھی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ سیٹ اگر آگے یا پیچھے ہوگی تو نظارہ صاف ہوگا۔ ورنہ جہاز کے پَر سے آڑ ہوجاتی ہے۔

ہوائی سَفر : (جدّہ سے گھر تک)

ہندوستان سے سعودی عرب کے سَفر میں ہر شخص کو ۳۵ کلوگرام اور واپسی میں ۵۵ کلوگرام سامان جہاز میں لے جانیکی اجازت ہے۔ ۱۰ کلوگرام آب زم زم آپ کو ہندوستان پہنچ کر ایرپورٹ پر ہی ملیگا۔ جہاز میں پانی اور سیّال مادّہ لے جانے کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

ہندوستان سے جدّہ کے سفر میں جہاز کا عملہ لگیج کے وزن پر زیادہ توجّہ نہیں دیتا مگر واپسی میں بہت سختی کرتے ہیں۔ ۵۵ کلوگرام سے زیادہ ہر کلو گرام پر آپ کو ۱۳ ریال کرایہ دینا ہوگا اس لئے ۵۵ کلوگرام سے زیادہ سامان نہ لائیں۔ میں نے واپسی پر جدّہ ایرپورٹ پر تین کیس دیکھے جسے بیان کرتا ہوں۔ اسے پڑھ کر آپ خود فیصلہ کیجئے کہ آپ کو کیا کرنا ہے؟

۱۔ عبداللہ بھائی کے لگیج کا وزن ۱۴۵ کلوگرام زیادہ تھا۔ اس حساب سے اُنہیں ۱۱۷۰ ریال ادا کرنا تھا آفیسروں کی مِنّت سماجت کرنے پر انہوں نے ۱۰۰۰ ریال کردیا۔ عبداللہ بھائی نے ۱۰۰۰ ریال بھر دیا اور اُن کا سامان جہاز میں لوڈ ہونے کے لئے روانہ ہوگیا۔

۲۔ نثار بھائی کا گیارہ لوگوں کا گروپ تھا۔ سامان بہت زیادہ تھا اور ادا کرنے کیلئے روپیہ نہیں تھا۔ سامان وزن کرنے والے کئی آفیسر الگ الگ کاؤنٹر پر ہوتے ہیں جن میں کچھ ضرورت سے زیادہ سخت اور کچھ کے دل میں حاجیوں کے لئے بہت عزّت اور رحم ہوتا ہے۔ نثار بھائی نے ایک قُلی سے اپنا حال بیان کیا اور کہا بھائی کوئی راستہ بتاؤ قُلی رحمدل آفیسر کو پہچانتے ہیں اُس نے نثار بھائی کا سامان ایسے آفیسر سے وزن کروایا جس نے بہت زیادہ رعایت دی اور کم روپیہ لگا کر لگیج کلیر کروادیا۔ نثار بھائی نے اپنی خوشی سے قُلی کو بھی کچھ انعام دیدیا۔

۳۔ جعفر بھائی کا آٹھ لوگوں کا گروپ تھا اور سامان بہت زیادہ تھا انہوں نے ایک قُلی کو رشوت دیکر سامان بغیر کچھ ادا کئے نکالنے کا معاملہ طے کیا۔ سامان کا وزن ہوگیا اور بغیر روپیہ ادا کئے جہاز پر لوڈ ہونے چلا گیا۔ کچھ دیر بعد قُلی دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ آپ کا سامان رد کردیا گیا ہے۔ اُن کا سامان واپس کردیا گیا۔ جعفر بھائی کے لاکھ مِنّت سماجت کرنے پر کہ میں زیادہ وزن کا کرایہ دینے کو تیار ہوں پھر بھی ایرپورٹ کے آفیسر راضی نہیں ہوئے۔ جعفر بھائی کو اپنا بہت سارا سامان ایرپورٹ پر لاوارث چھوڑ کر واپس ہندوستان لوٹنا پڑا۔ ایرپورٹ پر موجود حج کمیٹی کے اراکین نے یقین دلایا تھا کہ آخری فلائٹ سے وہ سامان حج کمیٹی کے آفس بھیج دینگے مگر بعد میں کیا ہوا اس کی کچھ خبر نہیں۔

رزق میں برکت

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ، حج اور عمرہ پے در پے کیا کرو کیوں کے حج اور عمرہ دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اِس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار اور سُنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔ (جامع ترمذی، نسائی)

حج کے خاص دِنوں میں سَواری کا مسئلہ

﴿ ۱ ﴾ احسان کا بدلہ :

آپ کے گھر میں اگر دس افراد رہے ہوں اور بیس مہمان باہر سے آجائیں اور آپ خوش دلی سے اُن کی خدمت کریں تو مہمان کا کیا فرض بنتا ہے؟ مہمان کو چاہئے کہ آپ کے احسان کا بدلہ برابری کے احسان سے چُکائے۔

هل جزاء الاحسان الاالاحسان (الرحمٰن۔٦٠)

تین[۳۰] سے چالیس[۴۰] لاکھ لوگ حج کے ایّام اور رمضان المبارک میں مکّہ شہر پہنچتے ہیں۔ جو مکّہ شہر کی آبادی سے کئی گُنا زیادہ ہے۔ شہر کے لوگ اور حکومت ہر طرح سے حاجیوں کی خدمت کرتے ہیں اس لئے حاجیوں کو چاہئے کہ اُن کے رزق میں برکت اور خوشحالی کی دُعا کریں۔ (مکّہ میں داخل ہوتے وقت اور بس میں اِس دُعا کو آپ پڑھتے بھی ہیں) اور اگر آپ سے اُن کو فائدہ پہنچتا ہے تو اُسے خوشی سے ہونے دیں۔ تنگ دل نہ ہوں، وہاں کے ہوٹل، دُکانیں، بس، ٹیکسی وغیرہ کی بڑی آمدنی کا ذریعہ حج اور رمضان المبارک یہ دو مواقع ہی ہیں اس لئے اگر ان دو موقعوں پر آپ کو ایسا محسوس ہو کہ وہ زیادہ کما رہے ہیں تو اس کا اُن کو حق ہے۔ اور آپ کو ان کی مدد کرنی چاہئے۔ اور زیادہ روپیہ بغیر تنگ دلی کے دینا چاہئے۔

☆ حضرت بریدؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حج میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔

☆ ایک حدیث میں حضرت عائشہ سے مروی ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ تیرے عمرے کا ثواب تیرے خرچ کے بقدر ہے یعنی جتنا زیادہ اس پر خرچ کیا جائے گا اتنا ہی ثواب ہوگا۔

﴿ ۲ ﴾ سَواری کا انتظام :

حج کے موقع پر تین[۳۰] سے چالیس[۴۰] لاکھ لوگ ایک ہی وقت میں ایک طرف سفر کرتے ہیں اتنے زیادہ لوگوں کے لئے ایک ہی وقت سواریوں کا انتظام کرنا ممکن ہی نہیں۔ اس لئے معلّم کا انتظام لوگوں کو تین ٹرپ (TRIP) میں بس کے ذریعہ منزل تک پہنچانا ہوتا ہے۔ سڑک پر لوگوں کے اژدہام اور موٹر گاڑیوں کی بھیڑ کی وجہ سے وہ مُشکل سے دو ٹرپ کر پاتے ہیں۔ آخری ٹرپ کے تہائی ($\frac{1}{3}$) لوگوں کو یا تو اپنی منزل تک پیدل یا پرائیویٹ ٹیکسی ہی میں سفر کرنا پڑتا ہے۔

جو لوگ بس کے پہلی ٹرپ میں سوار ہوتے ہیں وہ دنیاوی نقطہ نظر سے چُست، چالاک اور سواری کی مشکلوں سے واقف ہوتے ہیں۔ جو سب لوگوں سے پہلے پہنچ کر دھکّم پیل کر کے بس میں سوار ہوجاتے ہیں۔

جو لوگ صبر کر کے اور دیر تک انتظار کر کے دوسری ٹرپ میں سفر کرتے ہیں۔ وہ اکثر سیدھے سادے سواری کی تکلیفوں سے ناواقف اور بھیڑ بھاڑ سے کترانے والے لوگ ہوتے ہیں۔ آخری ٹرپ ہوتی ہی نہیں۔ کیونکہ تیسری ٹرپ تک منزل پر پہنچنے کا وقت ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جنھوں نے حج کی تربیتی تعلیم حاصل کی ہے اور جو مسائل کا علم رکھتے ہیں۔ وہ بغیر بس کا انتظار کئے پیدل یا پرائیویٹ ٹیکسی وغیرہ سے ہی چل دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ کو مِنٰی سے عرفات جانا ہے تو پہلی بس فجر کے فوراً بعد چلی جاتی ہے۔ اور دوسری ٹرپ کے لئے قریب ۱۱/ بجے تک واپس آتی ہے۔ پھر حاجیوں کو لے کر ۲/ بجے تک عرفات پہنچتی ہے۔ تیسری ٹرپ کے لئے اگر واپس آنا ہوا تو پھر عرفات پہنچتے پہنچتے شام ہو جائیگی۔ اس لئے تیسری ٹرپ ہو ہی نہیں پاتی۔

﴿ ۳ ﴾ پیدل سفر کتنا مشکل ہے؟

۱) مکہ شریف سے مِنٰی تقریباً ساڑھے چار سے پانچ کلومیٹر دور ہے۔
۲) مِنٰی کی لمبائی تقریباً ڈیڑھ سے دو کلومیٹر ہے۔
۳) مزدلفہ مِنٰی سے بالکل لگا ہوا ہے۔
۴) مِنٰی سے عرفات ساڑھے چھ کلومیٹر ہے۔
۵) صفاء اور مروہ کی دوری ۳۹۵ میٹر ہے۔
۶) جب آپ خانہ کعبہ کا طواف مقامِ ابراہیم کے بالکل قریب سے کرتے ہیں تو ایک چکر میں آپ 150 میٹر کا سفر کرتے ہیں یعنی سات چکّر میں ایک کلومیٹر سے کچھ زیادہ چلتے ہیں۔
۷) جب آپ خانہ کعبہ کا طواف کعبہ شریف سے سو فِٹ کی دوری یعنی مطاف کے آخری حصے سے کرتے ہیں تو تقریباً پونے دو کلومیٹر کی دوری طے کرتے ہیں۔
۸) صفاء اور مروہ کی دوری 395 میٹر ہے۔ یعنی سات چکّر میں آپ تقریباً پونے تین کلومیٹر چلتے ہیں۔
۹) عمرہ میں اگر آپ خانہ کعبہ سے سو فِٹ کی دوری سے طواف کرتے ہیں اور صفاء اور مروہ کے سات چکّر لگاتے ہیں تو ساڑھے چار کلومیٹر کی دوری طے کرتے ہیں یعنی مکہ سے مِنٰی کی دوری۔ اگر آپ عمرہ آسانی سے کر سکتے ہیں تو مکہ سے مِنٰی بھی آسانی سے اور اُتنے ہی وقت میں جا سکتے ہیں۔
۱۰) جب آپ مکّہ پہنچتے ہی عمرہ کرتے ہیں تو عمرہ کرتے وقت اپنی جسمانی طاقت کا بھی اندازہ کرلیں۔ اگر آپ بڑی آسانی سے عمرہ کر لیتے ہیں تو مکہ اور مِنٰی کا درمیانی سفر بھی آپ بڑی آسانی سے کرلیں گے۔
۱۱) ایک بار عمرہ کرنے کے بعد کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اگر آپ صفاء اور مروہ

کے سات چکّر اور لگا سکتے ہیں تو آپ منیٰ اور عرفات کے درمیان کا سفر بھی آرام سے کر سکتے ہیں۔

۱۲) لوگ دِن میں پانچ سے سات بار طواف کرتے ہیں یہ مکہ اور منیٰ یا عرفات کی دوری سے بھی زیادہ چلنا ہے۔ مگر چونکہ ایک ہی جگہ پر چلنا ہوتا ہے اِسلئے ہمّت بندھی رہتی ہے اور منیٰ اور مکہ یا منیٰ اور عرفات کا سفر کبھی پیدل نہیں کیا ہوا ہوتا ہے اِسلئے اِس بارے میں سوچ کر ہمّت ٹوٹ جاتی ہے۔ اِسلئے اپنے پہلے عمرہ پر باریکی سے غور کیجئے۔ اپنی قوت کا اندازہ لگایئے اور خدا کی مدد پر بھروسہ کر کے زیادہ سے زیادہ پیدل سفر کرنے کی کوشش کیجئے۔

۴ ذاتی مشورہ :

میرا ذاتی مشورہ آپ کو یہ ہے کہ آپ مندرجہ ذیل طریقے سے سفر کیجئے۔

۱۔ مِنیٰ جانے سے پہلے معلم سے خیمہ کا نقشہ لے لیجئے۔ مکّہ میں اپنی رہائش گاہ سے مِنیٰ جانے کے لئے بس کا انتظار کیجئے۔ اور بس میں ہی سفر کیجئے کیونکہ معلّم سات تاریخ کی رات سے ہی حاجیوں کو مِنیٰ پہنچانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ۸/ تاریخ کو ۱۲/ بجے تک آپ کو مِنیٰ پہنچنا ہوتا ہے۔ اس لئے بس میں اکثر آرام سے جگہ مل جاتی ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ بس آپ کو آپ کے خیمہ تک پہنچا دے گی۔ پہلی بار خیمہ ڈھونڈنا بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اگر معلّم رات میں حاجیوں کو مِنیٰ پہنچانا نہیں شروع کرتا تو صبح میں بہت بھیڑ اور افرا تفری ہوگی۔ ایسے حالات میں آپ صبح فجر کے بعد ہی مِنیٰ پیدل چل دیجئے۔

اگر آپ کے ساتھ عورتیں اور بوڑھے ہیں جو چل نہیں سکتے تو آپ صبر کیجئے اور دوسری یا تیسری بس کی ٹرپ سے منیٰ پہنچئے۔ کیوں کے ۸ تاریخ کو منیٰ پہنچ کر آپ کو صرف پانچ وقت کی نماز پڑھنا ہے۔ اگر آپ دوپہر دو بجے بھی منیٰ پہنچتے ہیں تو بھی پانچوں وقت کی نماز آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔

اگر آپ چل سکتے ہیں اور آپ کے پاس منیٰ کا نقشہ بھی ہے اور خیمہ تلاش کر لینے کا حوصلہ بھی ہے تو اللہ کا نام لے کر پیدل سفر شروع کر دیجئے۔

منیٰ کے خیمہ میں تقریباً ۷۰ لوگوں کو رکھا جاتا ہے لوگ بڑی مشکل سے خیمہ میں سو پاتے ہیں جو لوگ مِنیٰ پہلے پہنچتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ جگہوں کو گھیر لیتے ہیں جس سے آخر میں آنے والے کو سامان رکھنے کی جگہ بھی نہیں مل پاتی۔ اگر ایسا ہو تو صبر سے کام لیجئے۔ کسی کونے میں سامان رکھ کر دین دار لوگوں کو جمع کیجئے اور مستورات کے پردے کے لئے خیمے کے درمیان کا پردا گرا کر مستورات کو خیمے کے ایک طرف کرنے کی کوشش کیجئے۔ ایسا کرنے سے سب کی گھیری ہوئی زائد جگہ آزاد ہو جاتی ہے۔ پھر انصاف کے ساتھ آپس کے صلح و مشورہ سے ہر ایک کو ان کے آسانی کے مطابق جگہ دیجئے۔ شریعت کے اصولوں پر چلنے سے نہ صرف آخرت کی زندگی بلکہ دنیاوی زندگی بھی آسان ہو جاتی ہے۔

۲۔ مِنیٰ سے عرفات کے سفر کے لئے اگر بس آسانی سے بغیر دھکم پیل کے مل جائے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ پرائیویٹ ٹیکسی سے سفر کیجئے۔ پیدل مت جایئے کیوں کہ آپ کو ابھی پوری طاقت دن بھر کی عبادت کے لئے بچا کر رکھنا ہے۔

عرفات کے قریب پہنچ کر آپ کو لوگوں کا ایک سمندر نظر آئے گا۔ مگر خبردار رہئے! جہاں لوگ ہیں وہاں عرفات کے میدان کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ عرفات کا میدان ایک محدود جگہ ہے۔ جس کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ وقوف عرفہ کا فرض اسی جگہ رہ کر عبادت کرنے سے ادا ہوگا۔ مسجد نمرہ کا کچھ حصّہ اور آس پاس کا بہت سا علاقہ عرفات کے حدود کے باہر ہے۔ جب آپ عرفات کے میدان میں داخل ہونے لگیں تو عرفات کے حد کا بورڈ ضرور دیکھ لیں۔

مزدلفہ سے عرفات کی طرف کل گیارہ سڑکیں جاتی ہیں۔ جن میں سے دو صرف پیدل چلنے والوں کے لئے اور نو (۹) موٹر گاڑیوں کے لئے ہیں۔ پیدل چلنے والی دو سڑکیں مزدلفہ میں مسجد الشعر الحرام سے نکلتی ہیں۔ اِس میں سڑک نمبر ایک مسجد نمرہ اور سڑک نمبر ۲ جبلِ رحمت تک گئی ہیں۔ اِن سڑکوں پر طریق المشاۃ رقم ۱ یا ۲ لکھا ہوا ہوگا۔ پیدل چلنے والی سڑک نمبر ایک موٹر گاڑیوں کے سڑک نمبر ۴ اور ۵ کے درمیان ہے۔ اور پیدل چلنے والی سڑک نمبر ۲ موٹر گاڑیوں کے سڑک نمبر ۷ اور ۸ کے درمیان ہے۔

مسجد نمرہ عرفات میں داخل ہوتے ہی ہے اِس کا مزدلفہ کی سمت کا ایک حصہ عرفات کے حدود کے باہر ہے۔ جب کے جبل رحمت عرفات میدان کے درمیان ہے۔ اِن دونوں جگہوں پر بہت زیادہ بھیڑ ہوتی ہے۔ اگر آپ کے گروپ میں زیادہ لوگ ہوں اور عورتیں اور کمزور لوگ ہوں تو اِن دونوں جگہوں سے دور ہی رہیں تو بہتر ہے ورنہ ایک دوسرے سے بچھڑ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔

۳۔ ہر سال تقریباً 35 سے 40 لاکھ لوگ حج کرتے ہیں مگر مکّہ شریف سے منیٰ اور منیٰ سے عرفات کا سفر لوگ تین سے چار گھنٹے کے وقفے میں کرتے ہیں۔ یعنی کسی نے تین گھنٹے پہلے اور کسی نے تین گھنٹے بعد سفر شروع کیا۔ مگر عرفات سے مزدلفہ کے واپسی کا سفر لوگ ایک ساتھ ایک ہی وقت میں سورج ڈوبتے ہی کرتے ہیں اِسلئے وہ گاڑیاں جو عرفات کے آخری سرے پر یعنی مسجد نمرہ سے دور ہوتی ہیں وہ ایک ہی جگہ پر تین سے چار گھنٹہ کھڑے رہ جاتی ہیں اور مزدلفہ رات کے تین یا چار بجے پہنچتی ہیں جس سے مغرب اور عشاء کی نمازیں قضاء ہو جاتی ہیں۔ مزدلفہ کی رات بہت اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں شبِ قدر کی صرف فضیلت بیان کی ہے کہ یہ ایک رات ہزار راتوں سے زیادہ افضل ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مزدلفہ کی رات میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا حُکم قرآن شریف میں اِن الفاظ میں دیا ہے۔ ”جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر حرام (یعنی مزدلفہ) میں خدا کا ذکر کرو اور اسطرح کرو جس طرح اِس نے تمکو سکھایا اور اِس سے پیشتر تم لوگ (اِن طریقوں سے محض) ناواقف تھے (سورۃ بقرہ ۱۹۸)

اگر مزدلفہ آپ وقت پر پہنچ کر عبادت کرنا چاہتے ہیں تو پیدل چلنے کے سِوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ عرفات سے مزدلفہ تقریباً چھ کلومیٹر ہے۔ عرفات سے مزدلفہ کے سفر میں ۲۰ لاکھ لوگ آپکے ساتھ پیدل سفر کر رہے ہونگے اِن سب کے ساتھ آپکو چلنا بہت اچھا لگے گا اور اگر آپ ٹھہر ٹھہر کر آرام سے چلیں تب بھی دو سے تین گھنٹے میں مزدلفہ پہنچ جائیں گے۔

اور اگر تھک گئے ہوں عورتیں اور بوڑھے ساتھ ہوں تو پھر پرائیویٹ ٹیکسی سے سفر کیجئے کیوں کہ بس تو عصر کی نماز ختم ہوتے ہی چھت کے اوپر تک بھر جاتی ہے اور اصل عرفات میں دعا کا وقت عصر سے مغرب کا ہے۔ اس

دوران آپ خُوب دل لگا کر عبادت کیجئے اور آرام سے مغرب کے وقت چلئے۔

مزدلفہ اور منٰی کی سرحدیں ملی ہوئی ہیں۔اور اب تو منٰی کے خیمے جگہ کی کمی ہونے کی وجہ سے مزدلفہ کے اندر تک لگائے جاتے ہیں۔اس لئے یہ سفر پیدل ہی کیجئے اور اتنی نزدیک کے لئے شاید آپ کو سواری بھی نہ ملے گی۔

۵ طواف زیارت :

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مکہ شریف سے منٰی کی دوری صرف ساڑھے چار سے پانچ کلومیٹر ہے اتنی دوری تو آپ ایک عمرہ میں طے کر لیتے ہیں۔مکّہ سے منٰی اور منٰی سے مکّہ کا سفر آپ پیدل ہی طے کیجئے۔اگر آپ پیدل چلتے ہیں تو یہ سفر آپ ۳۰ منٹ کے وقفے میں کر لیں گے۔سواری سے دو سے تین گھنٹہ بھی لگ سکتے ہیں۔سواری کی مشکلات سے واقف سعودی حکومت نے اس مختصر سفر کیلئے بہترین سڑکیں اور سُرنگ بنائی ہیں۔راستے میں سایہ بھی کیا ہے۔ اور پانی کا انتظام بھی ہے۔اگر آپ نے ٹرالی لے لی ہوگی تو سفر اور بھی آسان ہو جائیگا۔منٰی سے مکّہ کے لئے واپسی کے پیدل سفر کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ آپ کو ۱۲/ تاریخ کو مغرب سے پہلے منٰی سے نکل جانا ہے۔اپنے خیمے سے اگر آپ وقت پر پیدل روانہ ہوئے تو یقین کے ساتھ منٰی سے مغرب کے پہلے نکل جائیں گے۔بس کے سفر میں اگر ٹرافک جام ہوا تو کبھی کبھی بس یا ٹیکسی ایک سے دو گھنٹہ جگہ پر ہی کھڑی رہ جاتی ہے۔اس لئے اگر آپ صحیح وقت پر بھی اپنے خیمے سے نکلیں مگر سواری میں بیٹھے بیٹھے سورج غروب ہونے تک آپ اگر منٰی میں رہ جاتے ہیں تو آپ کا منٰی میں رہنا افضل ہوگا۔

۶ حرم کے ٹیکسی ڈرائیور:

حرم کے ٹیکسی ڈرائیوروں سے اپنے قیامِ حرم میں اپنی حفاظت کیجئے اور ٹیکسی ڈرائیوروں پر کبھی بھی بھروسہ مت کیجئے۔ان میں سے اکثر غیر ملکی اور مجرمانہ ذہنیت کے ہیں۔انکے ذریعے دھوکہ دینے اور لوٹنے کی اکثر وارداتیں ہوتی ہیں۔

پہلے کون؟

میں ۵۰ کیلو کا دُبلا پتلا اِنسان ہوں، جب مصلّٰی پر کھڑا ہوتا ہوں تو آدھا مصلّٰی خالی رہتا ہے۔حرم شریف میں مجھے اُس جگہ نماز پڑھنے کا بہت شوق تھا جہاں سے خانہ کعبہ صاف نظر آئے۔اس لئے وقت سے پہلے حرم پہنچ جاتا، اور موزوں جگہ مصلّٰی بچھا کر بیٹھا رہتا۔جیسے جیسے نماز کا وقت قریب آتا، آنے والے لوگوں کی بھیڑ بڑھتی جاتی۔جب ساری خالی جگہ بھر جاتی تو لوگ دو نمازیوں کے درمیان کچھ جگہ بنا کر بیٹھنے لگتے۔

چونکہ میرا آدھا مصلّٰی تو خالی ہی ہوتا تھا اِس لئے میرے بغل میں کوئی نہ کوئی ضرور آجاتا، اور اگر کوئی صحت مند حاجی آجاتے تو آہستہ آہستہ وہ مصلّٰی کے درمیان میں ہوتے اور میں کنارے۔اور اس طرح اکثر میں نے نماز دو مصلّوں کے درمیان پڑھی، یہ بات مجھے ناگوار گزرتی۔

ایک دِن میں نے دِل میں فیصلہ کیا کہ آئندہ کسی کو اپنے مصلّٰی پر جگہ نہ دوں گا۔میرا اِتنا سوچنا تھا کہ دوسرے دِن سے میرے وقت سے پہلے حرم جانے اور اپنی من پسند جگہ پر نماز پڑھنے کی توفیق چھن گئی۔میں خود دیر سے جانے لگا۔ دوسروں سے گزارش کر کے درمیان میں جگہ بنا کر بیٹھنے لگا۔یہاں تک کہ کبھی بھی مصلّٰی بھی نہ لیجا پاتا اور جنوری کی سخت سردیوں میں برف کی طرح ٹھنڈی فرش پر کسی کونے یا کنارے نماز پڑھتا۔آخر بہت توبہ استغفار کے بعد پھر توفیق نصیب ہوئی۔

کسی حاجی کے لئے صرف بدگمانی کی یہ سزا کہ عبادت کی توفیق چھن جائے تو جو لوگ حاجیوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اُن کا کیا ہوگا؟

جو کوئی بھی خدا کے گھر آتا ہے وہ خدا کا مہمان ہے اور اللہ تعالیٰ میزبان ہیں۔اگر میزبان کو خوش کرنا ہے تو اس کے مہمانوں کی خدمت کو اپنا نصب العین بنانا ہوگا۔آپ مہمان سے جھگڑا کر کے دھکّا دے کر، پیچھے ڈھکیل کر اُسے تکلیف پہنچا کر کبھی میزبان (اللہ تعالیٰ) کو خوش نہیں کر سکتے۔خدا نہ کرے کہ آپ سے بھی عبادت کی توفیق چھن جائے یا عبادت لوٹا دی جائے۔اِس لئے ایئرپورٹ پر، بس اڈے پر یا کہیں بھی جب یہ سوال ہو کہ پہلے کون تو آپ کا جواب ہونا چاہئے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کا مہمان پھر میں۔

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا

ان دماء کم وا موالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمة یومکم ھٰذا فی بلد کم ھٰذا فی شھر کم ھٰذا (بخاری شریف)

تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزّت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح کہ آج کے دِن اس شہر میں اور اس ماہ میں حرام ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده (بخاری شریف)

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامتی میں رہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، حج عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔اگر وہ اللہ سے دعا کریں تو وہ اُن کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگے تو وہ اُن کی مغفرت فرمائے۔

حرم شریف اور مِنٰی کے قیام میں پردے کا مسئلہ

۱۔ حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتے تھے مگر جب غیر محرم مرد ہمارے سامنے سے گزرتے تو ہم پردہ کرلیا کرتے تھے۔

۲۔ احرام میں عورتوں کا چہرہ اور ہاتھ کھلا رہنا ضروری ہے۔ مگر پردے کا جو اسلام میں شرعی حکم ہے وہ ختم نہیں ہوتا ہے۔ احرام کی حالت میں بھی عورتوں کو ویسے ہی پردہ کرنا ہے۔ جیسے غیر احرام کی حالت میں کرنا ہے۔

۳۔ مکّہ اور مدینہ شریف کے قیام میں ایک کمرہ میں چھ سے آٹھ یا اُس سے بھی زیادہ لوگوں کو رکھا جاتا ہے۔ اگر سارے لوگ عُمر دراز اور بزرگ ہوں تو اتنی تکلیف نہیں ہوتی اگر اُن میں جوان اور کم دیندار ہوں تو مستورات کا اُن کے درمیان بغیر پردے کے سونا بہت معیوب اور تکلیف دہ کام ہے۔ کمرہ میں مکان مالک کی طرف سے پردے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ پردے کے لئے آپ کو گھر سے خُود پردہ رسّی اور کیلیں وغیرہ لے جانا ہوگا۔ اور مکان مالک کی اجازت سے کمرہ میں کیلیں لگا کر پردہ کرنا ہوگا اس لئے حج کے سفر پر جاتے وقت ہی یہ سامان ساتھ لیتے جائیں۔ پردے کے کپڑے اور رسّی وغیرہ آپ کو واپسی کے سفر پر لگیج کے اوپر باندھنے کے بھی کام آئیں گے۔

۴۔ مِنٰی میں قریب ۷۰ مرد اور عورتوں کو ایک ہی خیمہ میں رہنا ہوتا ہے۔ یہ خیمہ ۳۰ x ۴۰ فٹ کا ہوتا ہے۔ حکومت نے ان خیموں میں کُولر اور لائٹ کا بہت اچھا انتظام کیا ہے۔ ساتھ ہی خیمہ کے بیچ میں پردے کا انتظام بھی ہے۔ جو کہ شروع میں لپٹا ہوا ہوتا ہے۔

مکّہ میں جو لوگ آپ کے کمرہ کے ساتھی اور پڑوسی ہیں یہی لوگ مِنٰی میں آپ کے خیمہ میں ہونگے مکّہ کے قیام کے وقت ہی دیندار لوگوں کو پہچان لیجئے۔ اور ہو سکے تو پہلے سے ہی طے کر لیجئے۔ مِنٰی پہنچ کر سب سے پہلے پردے اور نماز باجماعت کا کام کرنا ہے۔ یہ کام بہت نازک ہے اور پہلے سے ہی آٹھ دس آدمی کا ان دونوں کاموں کے لئے ہم خیال ہونا ضروری ہے۔

ایک فیملی کے مرد اور عورتوں کا سامان اور کھانا پینا ایک ساتھ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بات اکثر لوگوں کو بہت گراں گزرتی ہے۔ اور وہ جلدی پردے کیلئے راضی نہیں ہوتے۔ مگر جب آٹھ دس مَرد پردے کی حمایت کریں تو اور لوگ دب جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ شریعت کے حکم پر عمل بھی ہے۔

مِنٰی پہنچ کر سارے لوگوں کو اکٹھا کر لیجئے اور حکمت اور مصلحت سے لوگوں کو راضی کر کے خیمہ کے درمیان کا پردہ گرا کر مستوُرات ایک طرف اور مرد دوسری طرف ہو جائیں۔

۵۔ حج کے موقع پر حرم شریف میں اکثر طواف کیلئے بہت بھیڑ ہوتی ہے۔ خاص کر رکن یمانی اور حجرا سود کے درمیان۔ اسی دوران اکثر لوگوں کے جسم ایک دوسرے سے چھُوتے رہتے ہیں۔ اگر پیچھے سے لوگوں کا زیادہ دباؤ آئے تو اپنے آپ کو سامنے والے سے دُور رکھنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔

اِس لئے اگر ممکن ہو تو عورتوں کو کم بھیڑ کے اوقات میں طواف کرنے کیلئے کہیں۔ جیسے صبح ۱۱ / بجے، دوپہر ۲ / سے ۳ / بجے اور رات میں ۱ / سے ۳ / بجے وغیرہ۔ پہلے منزلے اور چھت پر بھی بھیڑ کم ہوتی ہے۔ اس لئے اگر وہاں طواف کریں تو بھی بہتر ہے۔ لیکن پہلے منزلے اور چھت پر دائرہ وسیع ہونے کی وجہ سے طواف کی مشقت بہت بڑھ جاتی ہے۔

۶۔ عورتوں کے پیچھے یا بغل میں مردوں کی نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے حرم میں موجود پولس عورتوں کو پیچھے کی صفوں کی طرف بھیجتی رہتی ہے۔ اگر آپ طواف کے لئے مستوُرات کو اس لئے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں کہ کہیں راستہ بھُول نہ جائیں۔ تو نماز سے کچھ دیر پہلے اُنہیں عورتوں کی نماز کی جگہ خود لے جا کر بیٹھا دیں۔ اور نماز کے بعد پھر اپنے ساتھ لے لیں۔ نہیں تو ایک عورت کی وجہ سے کم از کم تین حاجیوں کی نماز خراب ہوگی۔ ایک دائیں دوسرا بائیں اور تیسرا پیچھے اور اس کا گناہ اور عذاب آپ کو ہوگا۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

بچہ کا حج

حضرت سائبؓ بن یزید سے روایت ہے کہ میرے باپ نے حجۃ الوداع میں مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا اس وقت میں سات سال کا تھا۔ (بخاری)

بچے کا حج کا ثواب ماں کو

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روحا (ا) میں ایک قافلہ سے ملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ کون ہو، عرض کیا ہم مسلمان ہیں اور آپ کون ہیں؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، تو ایک عورت نے (کجاوے سے) بچہ کو اونچا کر کے دکھایا اور عرض کیا، کیا اس کے لئے حج ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ہے لیکن ثواب (ا) تم کو ملے گا۔ (مسلم)۔

منٰی کے قیام میں نماز باجماعت کا مسئلہ

﴿۱﴾ منٰی پہنچ کر پردے کے ساتھ دوسرا اور سب سے اہم اور مُشکل کام جو آپ کو کرنا ہے۔ وہ یہ کہ خیمہ میں با جماعت نماز کا انتظام۔ منٰی میں مسجدِ خیف ہے۔ اگر خیمہ مسجد سے دور ہو تو وہاں تک پانچوں وقت پہنچنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ اِس لئے خیمہ میں باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔

﴿۲﴾ منٰی کے قیام میں عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ نے خاص تاکید فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

- جب حج کے تمام ارکان پورے کر چکو تو (منٰی میں) خدا کو یاد کرو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے، اس سے بھی زیادہ (سورۃ بقرۃ آیت ۲۰۰)۔
- اور (قیام منٰی کے) دِنوں میں (جو) گنتی کے (چند دِن ہیں) خدا کو یاد کرو۔ اگر کوئی جلدی کرے (اور) دو ہی دِن میں (چل دے) تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ اور جو بعد تک ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں (سورۃ بقرۃ) اس لئے منٰی میں بہت زیادہ عبادت کرنا چاہئے۔ مگر عموماً لوگ وہاں سیر و تفریح، بحث و مباحثے اور فضول باتوں میں وقت ضائع کرتے رہتے ہیں۔

﴿۳﴾ منٰی میں تین وجوہات کی بناء پر ایک جماعت بنا کر نماز پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔

(۱) نماز کے وقت پر لوگوں کی نا اتفاقی۔

(۲) مسلک کا مسئلہ۔ (۳) قصر نماز کا مسئلہ۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو میری ایک سنت زندہ کرے گا اِسے سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا۔

جماعت بنا کر نماز پڑھنا حضور ﷺ کی سنت ہے۔ اس لئے کوشش کر کے جماعت سے نماز پڑھیں اور اوپر بیان کئے گئے تینوں وجوہات کو آڑے آنے نہ دیں۔

﴿۴﴾ منٰی کے خیمہ میں پہنچتے ہی پہلے پردے کا اہتمام کریں۔ پھر تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع کر کے نماز با جماعت کی کوشش کریں اور ایسے شخص کو امام بنائیں جس کے پیچھے دوسرے مسلک والوں کو نماز پڑھنے میں کراہیت نہ ہو۔ (جن حضرات کو کراہیت ہو تو بعد میں وہ خاموشی سے اپنی نماز دہرا لیں۔ مگر حضور ﷺ کی جماعت سے نماز پڑھنے کی سنت کو نہ چھوڑیں)۔

﴿۵﴾ چونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو منٰی میں کثرت سے یاد کرو اس لئے شریعت کے دائرے میں زیادہ سے زیادہ عبادت کی کوشش کرنی چاہئے۔ مسافر کی نماز مقامی امام کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ اس لئے کوشش کر کے ایسے شخص کو امام بنایا جائے جو کہ مقامی ہو۔ اِس سے وہ حاجی جو مقامی ہیں۔ اور جن پر قصر لازم نہیں ہے انہیں چاروں رکعت امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا موقع مِلے گا۔ اور مسافر حضرات جو زیادہ دو رکعت نماز پڑھیں گے اس کا انہیں بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ (اگر سب مسافر ہیں تو امام کا مسافر میں سے انتخاب کرنا اور سب کا قصر پڑھنا زیادہ افضل ہے)۔

﴿۶﴾ نماز کے علاوہ بھی زیادہ سے زیادہ نفل پڑھنے کی کوشش کریں۔ یا کم از کم نماز پڑھنے کی جگہ پر ہی ۱۵ منٹ سے آدھا گھنٹہ بیٹھ کر تسبیح پڑھتے رہیں۔ اس سے دوسروں کو بھی عبادت کرنے کا شوق ہوگا۔ اگر آپ اپنی نماز مختصر کر کے فوراً جگہ سے اُٹھ جائیں گے تو چونکہ نماز آرام کرنے کی جگہ پر ہی ہوتی ہے اس لئے اِس خوف سے کہ دوسروں کو تکلیف ہوگی ہر کوئی نماز مختصر کر کے جگہ خالی کرنے کی کوشش کرے گا۔ اِس لئے شریعت جہاں تک اِجازت دے پوری نماز پڑھنے کی کوشش کریں اور نفل نماز اور تسبیحات کا بھی خوب اہتمام کریں۔

﴿۷﴾ دو امام اور دو موذن مقرر کر لیں تا کہ اگر ایک کسی وجہ سے غیر حاضر ہو تو دوسرا ضرور اذان دے اور نماز پڑھا سکے۔ نماز کا وقت بھی کاغذ پر لکھ کر خیمہ میں لٹکا دیں تا کہ سب کو ہمیشہ یاد رہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرے، ایمان کامل عطا فرمائے اور دُنیا اور آخرت دونوں جگہ کامیاب فرمائے (آمین)۔

﴿۸﴾ قصر نماز کا بیان:

- اگر کوئی اپنے شہر سے ۸۷ کیلومیٹر دوری کے سفر کا ارادہ کرتا ہے تو اس شخص کا اپنے شہر کو چھوڑتے ہی مسافر میں شمار ہوگا۔
- اگر وہ شخص منزل پر پہنچ کر ۱۵ دِن سے کم رہنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس شخص کا دوسرے شہر میں بھی مسافر ہی میں شمار ہوگا۔ اگر پندرہ دن سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہے تو وہ پھر وہ شخص صرف راستہ کے سفر میں ہی مسافر ہوگا۔ اور منزل پر پہنچ کر مقامی ہو جائے گا۔
- مسافر کے لئے چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت ہوں گی جنہیں قصر کہتے ہیں۔
- مسافر اگر سنت اور نفل نا پڑھے تو کوئی گناہ نہیں مگر اگر پڑھ لے تو اُسے سنت اور نفل کے مطابق ہی ثواب ملے گا۔ (ثواب کم نہ ہوگا)۔
- مسافر کے لئے فرض نماز کے علاوہ فجر کی دو سنت اور عشاء کی تین وتر پڑھنا لازم ہے۔
- مسافر اگر مقامی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز بلا کراہیت درست ہوگی اور ہو جائے گی۔ اور اسے امام کے ساتھ پوری نماز پڑھنا ہوگا۔
- مقامی حضرات اگر مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو ان کی بھی نماز ہو جائے گی۔ مگر جب امام قصر کی دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرے تو مقامی حضرات بغیر سلام پھیرے اُٹھ کر باقی دو رکعت پوری کر لیں۔
- مسافرت کے ایّام میں جب مسافر تنہا نماز پڑھے تو حنفی مسلک کے مطابق اُسے قصر پڑھنا لازم ہے۔ جب کے دوسرے مسلکوں کے مطابق صرف جائز ہے، لازم نہیں۔
- سعودی علماء کا مسلک حنبلی ہے۔ اس لئے سعودی میں ساری نمازیں حنفی مسلک کے نماز کے وقت سے بہت پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ کسی بھی مسجد میں حنبلی مسلک کے وقت کے مطابق اگر آپ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں تو آپ کی نماز ہو جائے گی۔ مگر اگر آپ اکیلے نماز پڑھتے ہیں یا منٰی میں سارے حاجی حنفی مسلک سے ہیں اور اپنی الگ جماعت بنا کر نماز پڑھتے ہیں تو اُنہیں حنفی مسلک کے مطابق جو نماز کا وقت ہے اسی وقت پر نماز پڑھنا چاہئے۔ (بقیہ صفحہ 34 پر)

مسلک کا مسئلہ

◄ روایات میں ہے کہ بنی اِسرائیل میں ایک بزرگ تھے۔ اُنھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یااللہ۔۔۔۔تو مجھے دُنیا کی فکر سے آزاد کردے، تاکہ میں شب وروز تیری عبادت کیا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی سُن لی۔ اُن کو ایک جزیرہ پر پہنچا دیا۔ جزیرہ پر ایک انار کا درخت اُگا دیا اور ایک چشمہ جاری کردیا۔ وہ بزرگ روز ایک انار کھاتے، چشمہ کا پانی پیتے اور شب وروز خدا کی عبادت میں مشغول رہتے۔

اپنی پانچ سو سال کی عمر میں وہ بغیر گناہ کیے مسلسل عبادت کرتے رہے۔ اُن کی وفات کے بعد جب فرشتوں نے اُنہیں خدا کے حضور پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جامیں نے تجھے اپنے فضل سے بخش دیا۔

بزرگ کو بڑا عجیب سا لگا، اور اُن کے دِل میں ایک گُمان سا گزرا کہ میری بخشش کے لئے تو میری پانچ سو سال کی عبادت سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے کیسے بخشا؟

اللہ تعالیٰ تو دِلوں کی بات بھی جانتا ہے۔ اُس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اِنہیں جنت میں لے جاؤ مگر پیدل۔

جنت کا راستہ جہنم کے اوپر سے ہوکر گزرتا ہے۔ پُل صراط جو کہ جہنم کے اوپر ہے اُس پر سے ہر ایک کو پار ہونا ہے۔ اللہ کے نیک بندے اِس پُل سے بجلی کی تیزی سے گزر جائیں گے، مگر جو نیک نہیں اُنہیں مشکل ہوگی۔

جب فرشتے بنی اِسرائیل کے بزرگ کو پیدل جنت کی طرف لے کر چلے تو جیسے جیسے جہنم نزدیک آتی گئی گرمی کی شدت بڑھتی گئی۔ بزرگ کو پیاس لگی اور گلا سوکھنے لگا۔ جب اور قریب پہنچے تو پیاس کی شدت اِس قدر بڑھی کہ برداشت سے باہر ہوگئی۔ اِس وقت ایک ہاتھ نمودار ہوا۔ اُس ہاتھ میں ایک پانی کا گلاس تھا۔ اُس نے بزرگ سے کہا یہ پانی خریدنا چاہتے ہو تو خریدلو۔ بزرگ کی پیاس سے جان جارہی تھی۔ پوچھا کتنے میں دوگے۔ آواز آئی پانچ سو سال کی عبادت کے بدلے۔ بزرگ کے پاس پانچ سو سال کی عبادت تو تھی ہی، فوراً عبادت دے کر پانی خریدلیا اور پی لیا۔

جب فرشتوں نے بزرگ کی نیکیوں کے ذخیرے کو خالی پایا تو جنت کا سفر روک دیا اور واپس خدا کے حضور میں پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں زندگی کی ہر فکر سے آزاد کئے رکھا اور پانچ سو سال تک شب و روز کھانا کھلاتا رہا، پانی پلاتا رہا اور ساری ضرورتیں پوری کیں۔ تم نے پانی کے ایک گلاس کی قیمت پانچ سو سال کی عبادت طے کی ہے۔ اب میں نے جو پانچ سو سال تک تم پر احسانات کئے اور اپنی نعمتیں عطا کیں اُس کا تم نے کیسے شکر ادا کیا اِس کا حساب دو؟

بنی اِسرائیل کے بزرگ سجدے میں گر گئے۔ توبہ کی اور فرمایا۔ اے اللہ۔ بے شک تو جسے اپنے فضل سے بخش دے گا صرف وہی جنت میں جائے گا۔

◄ حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے جہنم کی سزا دے گا تو یہ اُس کا عدل (انصاف) ہوگا اور اگر مجھے جنت عطا کریگا تو یہ اُس کا فضل ہوگا۔

◄ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

لن ینجی احد کم عملہ
ولاانت یارسو اللّٰہ
لااّلا ان یتغمدنی اللّٰہ برحمۃٍ

ترجمہ: تم میں کسی کو کسی کا عمل نجات نہیں دلائے گا بلکہ اللہ کا فضل نجات دلائے گا۔

◄ نماز کے لئے پاکی شرط ہے۔ اگر معمولی سی بھی گندگی کپڑوں میں یا جسم میں لگی ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ آپ حالتِ جنابت میں ہوں، گندگی آپ کے جسم اور کپڑوں پر لگی ہو اور پانی میسر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیمّم کرکے نماز پڑھ لو۔ (النساء ۴۳)

تیمّم میں مٹّی پر ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھ کا مسح کرنا ہوتا ہے۔ کیا صرف مٹّی سے مسح کرنے سے گندگی دور ہوجاتی ہے؟ نہیں یہ صرف ایک فارمالیٹی (عمل) ہے۔ اصل میں اللہ تعالیٰ آپ کی نیت، آپ کا خلوص، اور آپ کی کوشش دیکھتے ہیں اور اسی کی بِنا پر ایسی عبادت جو کہ قبول کرنے کے لائق بھی نہیں قبول کرلیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کے خالق و مالک ہیں۔ اُنہیں کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں اور نہ کسی کو اپنے کئے کا حساب دینا ہے۔ وہ جیسا چاہیں ویسا کریں۔

◄ وہ عالم جو ساری دُنیا پر اُنگلی اُٹھاتے ہیں اور اپنا مسلک چھوڑ کر باقی ہر ایک مسلک کو غلط بتاتے ہیں۔ جائیے اُن سے ذرا کہئے کہ ''حضرت، آپ اچھی طرح پاک ہوجائیے، خانہ کعبہ میں جائیے اور پوری توجہ اور خلوص کے ساتھ نماز پڑھئیے اور پھر نماز پڑھنے کے بعد گیارنٹی دیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اُس نماز اور عبادت کو ضرور قبول کریں گے۔ تو جو انسان خود اپنی عبادت کی گیارنٹی نہیں دے سکتا وہ دوسروں کی عبادت کی گیارنٹی کیسے دے سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی عبادت نہیں قبول کریں گے؟

◄ خلافت عباسیہ میں شیعہ سنی کے اختلاف کا زور اِس قدر تھا کہ اسی

میں خلافت کا خاتمہ ہو گیا۔ مگر وہاں کے بھیک منگے فقیروں کا دھندا بہت زوروں پر تھا۔ اور ان کی کمائی عروج پر تھی۔ فقیروں کا ایک گروہ دریائے دجلہ کے پل کے ایک کنارے پر ہوتا اور اُن کا دوسرا گروہ دوسرے کنارے پر ہوتا، یہ پُل بیچ شہر میں واقع تھا۔

ایک گروہ حضرت علیؓ اور اہل بیت کے مناقب گاتا تھا۔ دوسرا گروہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ کے فضائل میں نغمہ سُرا ہوتا تھا اور شیعہ سنی گزرنے والے دونوں گروہوں کو خوب خوب نوازتے تھے اور نقدی سے اُن کی ہمت افزائی کرتے۔ اِسی طرح فقیروں کے دونوں گروہ صبح سے شام تک بڑی بڑی رقم جمع کر لیتے تھے اور رات کو یکجا ہو کر آپس میں بانٹ لیتے تھے۔

مسلمانوں کے باہمی اختلافات سے فائدہ اُٹھانے والے بغداد کے بھیک مانگنے والے ہی نہیں تھے بلکہ آج بھی اِن کی ترکیب سے فائدہ اُٹھانے والے بریلوی، دیوبندی، اہلِ حدیث، شیعہ، سنی اور مسلمانوں کے دوسرے اختلافی نظریات سے فائدہ اُٹھانے والے موجود ہیں۔

اِس لئے خدا کے لئے اِن سے ہوشیار رہیں اور اِن کی اختلافی باتوں پر یقین مت کیجئے کیوں کہ یہ اپنے ذاتی عزت و شہرت اور فائدہ کے لئے لوگوں کو آپس میں لڑاتے ہیں۔

◂ مجبوری میں جیسے گندگی لگی ہونے کے باوجود تیمّم کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح کی مجبوری سے سفرِ حج میں آپ دوچار ہوں گے۔ آپ مجبور ہیں کہ نہ آپ حرم شریف کے امام کو بدل سکتے ہیں اور نہ اس کا مسلک۔ خدا اور خدا کے رسولؐ کا حکم ہے کہ نماز جماعت سے مسجد میں پڑھی جائے اور اذان سننے کے بعد بغیر شرعی مجبوری کے گھر میں نماز نہیں ہوتی۔ اِس لئے خدا کے اِس حکم کو مانتے ہوئے حرم شریف میں جماعت سے ہی نماز پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش آپ کی نیت اور آپ کا خلوص دیکھتے ہوئے انشاء اللہ اُسے نہ قبول کرنے کے لائق ہوگی تو بھی قبول فرمائیں گے۔ آمین۔ اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ خلوص ہی دیکھتے ہیں اور مغفرت اپنے فضل سے فرماتے ہیں۔

◂ آپ نفرت کے جذبے سے الگ اکیلے یا جماعت بنا کر نماز پڑھتے رہے تو جب بنی اسرائیل کے بزرگ پانچ پانچ سو سال کی عبادت کے بل بوتے پر بھی جنت نہ حاصل کر سکے تو کیا آپ اپنے زعم میں صحیح العقیدہ امام کے پیچھے یا اکیلے صرف کچھ سال کی زندگی کی عبادت کے بل بوتے پر جنت حاصل کر لیں گے؟

◂ بزرگو اور دوستو حرم شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے۔ اور وہی نماز اگر جماعت کے ساتھ ادا کریں گے تو ۲۷ لاکھ نماز کا ثواب ملے گا۔

اِس لئے خدا کے واسطے اس حج کے مقدس سفر میں مسلک کے اختلافات سے باہر آجائیں۔ اور کوشش کریں کہ آپ ہر نماز حرم شریف ہی میں پڑھیں اور وہ بھی جماعت کے ساتھ۔

◂ اگر علماء کا بیان سن سن کر آپ کا ذہن ایسا ہو گیا ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں آپ کو کراہت محسوس ہوتی ہے تو اپنی نماز بعد میں دہرا لیں مگر جماعت سے نماز پڑھ کر ۲۷ لاکھ گنا ثواب ضرور حاصل کریں۔ ورنہ یہ آپ کے زندگی کی ایک بہت بڑی محرومی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ آپ کی ہر عبادت کو قبول فرمائے، آپ کی ہر جائز دعاء کو قبول فرمائے اور حجِ مبرور عطا فرمائے۔ آمین۔

کیا ہم بھی مسلمان ہیں؟

حضرت حسن بصریؒ جلیل القدر تابعی گزرے ہیں جنہوں نے بڑے بڑے صحابہؓ کی زیارت کی ایسے زمانے میں تھے جبکہ قدم قدم پر محدثین، آئمہ، علماء اور صلحاء موجود تھے۔

ایک دِن کسی نے سوال کیا۔ حضرات، صحابہ کرامؓ کیسے تھے؟ فرمایا کہ اگر تم انہیں دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو دیوانے ہیں۔ اور اگر وہ تمہیں دیکھتے تو کہتے کہ اِن کو اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں!

اندازہ کیجئے کہ حسن بصریؒ اس زمانے میں یہ بات کہہ رہے ہیں کہ ابھی صحابہ کرامؓ کی زیارت کرنے والے لوگ لاتعداد موجود ہیں۔ اگر وہ آج ہمارے افعال، اعمال اور کردار کو دیکھتے تو نہ جانے اُن کا تاثر کیا ہوتا؟

جماعت کی اہمیت

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص کو اس کا شوق ہو کہ وہ قیامت کے دن مسلمان کی طرح اللہ کے سامنے پیش ہو وہ پانچوں وقت کی نماز اس مسجد میں جہاں اذان دی جاتی ہے با جماعت ادا کرے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو جو طریقۂ ہدایت عطا فرمایا ہے اس میں پانچوں نمازیں با جماعت پڑھنا بھی شامل ہے، تو اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسا یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بیشک تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت ترک کر دی، اور تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت ترک کر دی تو تم گمراہ ہو گئے۔ ہم نے کسی صحابی کو جماعت سے غیر حاضر ہوتے نہیں دیکھا، جماعت سے وہی شخص غیر حاضر ہوتا تھا جو کھلا ہوا منافق ہوتا تھا، بیمار بھی دو آدمیوں کے سہارے سے آ کر صف میں شامل ہو جاتے تھے۔ (مسلم)

قُربانی میں دھوکہ

◄ حج ایک عظیم عبادت ہے۔ بہت سارے لوگ خدمتِ خلق کے جذبے سے پانی پلاتے ہیں۔ کھانا کھلاتے ہیں۔ مِنٰی اور عرفات میں استعمال ہونے والی چیزیں حاجیوں کو مُفت بانٹتے ہیں۔

ایسا ہی ایک طبقہ آپ کو اپنی خدمت ۱۰؍ذی الحجّہ کے دن قربانی میں مدد کے لئے پیش کرے گا یہ آپ سے کہیں گے کہ ہر سال ہم سو یا دو سو یا اس سے بھی زیادہ حاجیوں کے لئے قربانی کراتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو آپ کے لئے بھی قربانی کر کے آپ پر احسان کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی آپ کے بلڈنگ کے ذمہ دار بھی کہیں گے۔ خبردار رہیئے یہ سفید پوش مددگار نہیں دھوکے باز ہیں۔

◄ ہر حاجی مکّہ میں نیا ہوتا ہے۔ ۱۰؍ذی الحجّہ کو قُربانی کے دن بہت زیادہ کام ہوتے ہیں۔ لمبی دُوری طے کر کے مَذبح جا کر قربانی کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا ہے۔ احرام اُتارنے کی جلدی ہوتی ہے اس لئے ہر حاجی شارٹ کٹ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اور دلالوں کو روپیہ دے کر بری الذّ مہ ہونا چاہتا ہے۔ مگر یہ بہت بڑی غلطی ہے۔

◄ ہم نے اور ہمارے کئی ساتھیوں نے حج سے تین دن پہلے۔ ککعئی مذبح خانہ جا کر جانور بیچنے والوں سے جانوروں کی قیمت؛ دلالوں کے ذریعے قربانی؛ مذبح خانوں میں قربانی کا طریقہ، قربانی کے گوشت کا مصرف وغیرہ وغیرہ کے بارے میں گہرائی سے تحقیقات کی جس سے پتہ چلا کہ :

۱۔ ہر دلال کا جانور بیچنے والے سے ایک کاروباری تعلق ہوتا ہے۔ اگر وہ حاجیوں سے ۳۰۰ یا ۳۲۵ ریال وصول کریگا تو ایسے جانور خریدے گا جن کی قیمت صرف ۲۷۰ یا ۲۸۰ ریال تک ہوگی۔

۲۔ وہ جانور بیچنے والے سے بھی کمیشن وصول کرے گا۔

۳۔ اگر سو قربانی کے لئے روپیہ وصول کیا ہے تو صرف ۷۰ یا ۸۰ جانوروں کی قربانی کرائیگا۔

۴۔ قربانی کا ایک تہائی گوشت غریبوں کو بانٹنا ہوتا ہے۔ لیکن اگر حاجی اپنی قربانی کا گوشت چھوڑ دے تو دلال پُورا کا پُورا گوشت ہوٹلوں میں بیچ دے گا۔

۵۔ قربانی کرتے وقت کسی بھی حاجی کا نام نہیں لیا جاتا ہے۔

ہم لوگ تحقیق کر ہی رہے تھے اس وقت تک ہر حاجی کسی نہ کسی دلال کو روپیہ دے چُکا تھا۔ ہم میں سے کئی حاجیوں نے دلاّلوں سے روپیہ واپس لئے اور جو نہ لے سکے اُنھوں نے اپنے دل کے اطمینان کے لئے پھر سے قربانی کی۔

◄ مکّہ مکرّمہ میں دو مذبح خانہ ہیں ایک مِنٰی اور مزدلفہ کے بیچ میں ہے اور مِنٰی سے بہت نزدیک ہے۔ جہاں آپ پیدل جا سکتے ہیں۔ دوسرا ککعئی میں ہے۔ منٰی اور ککعئی کے بیچ پہاڑ ہے اس لئے آپ کو مکّہ آ کر ککعئی جانا پڑے گا۔ جو کہ مکّہ سے پانچ کلومیٹر کی دُوری پر ہے۔ جہاں جانے کا کرایا ٹیکسی والے ۲ ریال اور پرائیویٹ ٹیکسی والے ۱۰؍ریال تک لیتے ہیں۔

ککعئی میں قربانی کا اچھا انتظام ہے۔ جہاں بکرے، دُنبے، گائے اور اونٹ وغیرہ آپ اپنی استطاعت کے مطابق خرید سکتے ہیں۔ جانور خرید کر آپ اُنہیں مذبح خانہ میں جمع کر دیجئے وہ بکرے کی قربانی کا ۳۰ ریال، گائے کا ۱۵۰ ریال اور اونٹ کا ۲۵۰ ریال لینگے۔ قربانی حکومت کے آدمی ہی کرتے ہیں۔ مگر آپ گیلری میں کھڑے رہ کر دیکھ سکتے ہیں۔ جانور جمع کرنے پر آپ کو ایک کوپن ملیگا۔ جسے دکھا کر اگر آپ چاہیں تو جانور کا پُورا گوشت گھر لے جا سکتے ہیں۔ اور نہیں تو حکومت اُسے غریب مُلکوں میں بھیج دے گی۔

◄ مِنٰی مذبح خانہ میں اونٹ اور گائے بیل کے قربانی کا ایسا ہی انتظام ہے۔ دوسرا آسان طریقہ بینک میں روپیہ جمع کرنا ہے۔ یہ بھی صحیح طریقہ ہے بینک میں روپیہ جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ قربانی کی ذمہّ داری حکومت لیتی ہے۔ اور حکومت دل و جان سے حاجیوں کی خدمت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔

◄ اگر لوگوں کی بھیڑ، وقت کی کمی، کھو جانے کا ڈر کمزوری وغیرہ سے آپ خود قربانی نہیں کر سکتے تو بنک کے ذریعہ یا مذبح خانے میں کوپن لے کر قربانی کر دیجئے ورنہ قربان گاہ جا کر قربانی کیجئے، جو کہ زیادہ بہتر ہے۔ مگر ہر حال میں دلالوں سے ہوشیار رہئے۔

(نوٹ: اگر آپ حج سے پہلے مذبح خانہ جا کر قربانی کے جانوروں کے بارے میں اچھی طرح معلومات حاصل کر چکے ہیں تو ہی حج کے دوران خود قربانی کیجیے، ورنہ مدرسہ صولتیہ یا بینک کے ذریعے قربانی کیجئے کیوں کہ نئے لوگوں کو حج کے شدید بھیڑ والے دنوں میں خود قربانی کرنے میں کئی بار بہت مشکلات پیش آتی ہیں۔

◄ مکّہ شریف میں حرم سے باہر مدرسہ صَولتیہ ہے۔ جو برسوں سے حاجیوں کی خدمت کرتا چلا آ رہا ہے اور ایک ذمّے دار اور دیندار اِدارہ ہے۔ مدرسہ صَولتیہ باب فہد کے نزدیک حارۃ الباب علاقہ میں بچیوں کے قبرستان

(بقیہ صفحہ (31) پر)

جمرات اور جان کا خطرہ

◂ منیٰ وہ وادی ہے جہاں سے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ کو لے کر ذبح کرنے کے لئے گزرے تھے۔ اور تین جمرات وہ مقام ہے جہاں شیطان نے اِن حضراتؑ کو بہکانے کی کوشش کی تھی اور جواب میں دھتکارا گیا اور شیطان اس وقت بھی ذلیل ہوا تھا۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی سنت ادا کر کے شیطان کو کنکری مار کر حاجی آج بھی اُسے ذلیل کرتے ہیں۔

◂ جس جگہ حضرت ابراہیمؑ نے شیطان کو کنکریاں ماری تھیں اس جگہ کی نشاندہی کے لئے ستون کھڑے کیے گئے ہیں۔ ان کھمبوں میں شیطان نہیں ہے، نہ ہی ان کھمبوں کو ہی کنکری مارنا ہے۔ بلکہ اصل کنکری مارنے کی جگہ ان کھمبوں کی بنیاد یا جڑ ہے۔ اس لئے آپ کی کنکری یا سیدھے کھمبوں کی جڑ کے پاس گرے یا کھمبوں سے ٹکرا کر جڑ کے پاس گرے۔ اگر آپ نے اتنی دور سے کنکری ماری کہ آپ کی کنکری کھمبوں سے ٹکرا کر احاطے کے باہر جا گرے تو آپ کی وہ کنکری بیکار ہوگی۔ اسے گنا نہیں جائے گا۔ اس کے بدلے آپ کو ایک اور کنکری مارنی ہے۔ اور اگر آپ نے اس کی جگہ دوسری کنکری نہیں ماری تو آپ کا رمی کا رکن ادھورا رہا اور اس کے جرم میں آپ کو ایک قربانی (دم) دینا ہوگا۔ ان مسلوں کو اپنے عالم سے اچھی طرح سمجھ لیں

◂ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو کنکری مارنے کا افضل وقت اشراق سے زوال آفتاب تک ہے۔ اور بقیہ ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ تاریخ کو کنکری مارنے کا افضل وقت زوال کے بعد ہے۔

ان افضل وقتوں کے بعد مردوں کے لئے مباح وقت (ایسا وقت جس وقت کنکری مارنا بلا کراہت جائز ہے اور کوئی گناہ نہیں) چاروں دِن غروب آفتاب تک ہے۔ مباح وقت کے بعد مردوں کے لئے جائز مگر کراہت کے ساتھ کنکری مارنے کا وقت صبح صادق تک ہے۔ عورتوں بوڑھوں اور کمزور کے لئے بلا کراہت کنکری مارنے کا وقت صبح صادق تک ہے (صحیح بخاری شریف حدیث نمبر ۷۹۸، راوی حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ)

◂ حجاج کرام کی تعداد اور ہر سال ہونے والے حادثوں کے مدِ نظر علماء کرام نے مردوں کو غروب آفتاب تک کی گنجائش والے مسئلہ پر عمل کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ جب کے کمزور بوڑھے اور عورتیں غروب آفتاب کے بعد ہی رمی فرمائیں تا کہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنے سے بچایا جا سکے۔

طواف حجر اسود کو چوم کر شروع کرنا سنت ہے۔ مگر بھیڑ کی وجہ سے حضورؐ نے حجر اسود کو دور سے ہی چومنے کی اجازت دی تھی اور آج سارے حاجی حجر اسود کا استلام دور سے ہی کرتے ہیں۔ اسی طرح جب حضورؐ نے افضل اوقات کے بعد بھی آسانی اور سہولت کے لئے رمی کرنے کی اجازت دی ہے تو اپنے آپ کو جان بوجھ کر افضل وقت میں رمی کر کے خطرے میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ اور یہ خطرہ ضدّی قسم کے لوگ ہی جان بوجھ کر لیتے ہیں۔ ورنہ اگر آپ رات کے دو بجے بھی جمرات کے پاس سے گزریں تو سینکڑوں حاجیوں کو رمی جمار کرتے پائیں گے۔

◂ رمی جمار کے لئے مزدلفہ سے ۷۰ سے کچھ زیادہ کنکریاں چن لیں۔ کنکریاں کھجور کی گٹھلی کے برابر ہوں۔ ویسے تو کنکریاں دھونا لازمی نہیں ہے۔ مگر اگر آپ کو ان کے ناپاک ہونے کا شک ہو تو دھولینا بہتر ہے۔

◂ رمی جمار سے پہلے سارے ساتھی کوئی جگہ چُن لیں جہاں اگر بھیڑ میں بچھڑ گئے تو رمی جمار کر کے واپس آ کر ملیں گے۔

رمی جمار جانے سے پہلے اپنے احرام کی چادر کو اچھی طرح لپیٹ لیں۔ کوئی سامان یا بیگ وغیرہ ہرگز نہ لیں۔ کوئی ایسا کپڑا نہ پہنیں جس کے دوسروں کے قدموں کے نیچے دبنے کا خطرہ ہو۔ بھیڑ میں اگر آپ کی چادر یا اوڑھنی یا بیگ کسی کے قدموں کے نیچے دب گیا تو اسے فوراً اپنے سے جدا کر دیں۔ جھک کر یا بیٹھ کر کوئی چیز نکالنے یا اُٹھانے کی ہرگز کوشش نہ کریں ورنہ کچل جانے کا خطرہ ہے۔

◂ دسویں تاریخ کو صرف بڑے شیطان کو سات کنکری مارنی ہے۔ دوسرے تیسرے اور چوتھے دِن تینوں شیطان کو کنکری مارنی ہے۔ دسویں تاریخ کو تلبیہ کا ورد جو آپ نے احرام باندھتے ہی شروع کیا تھا بند ہو جائے گا۔

بڑے شیطان کو صرف ایک مخصوص سمت سے کنکری مارتے ہیں۔ کنکری مارتے وقت مکہ مکرمہ آپ کے بائیں طرف اور منیٰ آپ کے دائیں طرف ہوگا۔ زمین پر اِس شیطان کے اطراف احاطہ (دیوار) بھی احتیاط اور سمجھانے کے لئے آدھا دائرہ (Half Circle) کی شکل میں ہے۔ باقی دو شیطانوں کو آپ چاروں طرف سے کنکری مار سکتے ہیں اور ان کے جڑ کے پاس احاطے (دیوار) بھی دائرے کی شکل میں ہیں۔

◂ کنکری ہمیشہ پُل کے اوپر سے ماریں کیونکہ کھلی ہوا میں دم گھٹنے کا خطرہ کم رہتا ہے۔ اور لوگ پُل پر ایک طرف سے داخل ہوتے ہیں اور دوسری طرف سے نکل جاتے ہیں جب کہ زمین پر لوگ سڑک کے کنارے ہی غیر قانونی چھوٹے چھوٹے خیمہ لگاتے ہیں۔ اور سامان رکھ کر آرام کرتے ہیں۔ اس لئے جگہ اور چھوٹی ہو جاتی ہے اور جمرات کی طرف لوگ ہر طرف سے آنے کی کوشش کرتے ہیں اس

لئے لوگوں کا ایک ہی طرف چلنا رُک جاتا ہے اور بھگدڑ مچ جاتی ہے۔

- جب جمرات کے قریب پہنچیں تو دائیں اور بائیں ہو کر ذرا آگے بڑھ جائیں اور پھر پلٹ کر آخری سرے سے کنکری ماریں کیوں کہ جو پہلے لوگ جمرات کے قریب پہنچتے ہی کنکری مارنے لگتے ہیں اس لئے پہلے سرے پر بہت افراتفری ہوتی ہے۔

- کنکری مارتے وقت صرف ایک کنکری ایک بار میں ماریں کنکری مارنے سے پہلے یہ پڑھیں

بِسمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکبَرُ، رَغمًا لِلشَّیطَانِ وَرِضًی لِلرَّحمٰن

ترجمہ : میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ کنکری شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں۔

پھر بسمِ اللہ اللہ اکبر کہہ کر کنکری ماریں۔ اوپر لکھی دُعاء میں اگر الفاظ میں پھیر بدل ہو جائے گی تو گناہ ہوگا۔ اس لئے بہتر ہے آپ اپنی زبان میں کہیں کہ میں شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ کو راضی کرنے کے لئے کنکری مارتا ہوں۔ اور پھر بسم اللہ اکبر کہہ کر کنکری ماریں کنکری کا احاطے میں گرنا ضروری ہے۔ ایک کنکری ہی ایک بار میں ماریں۔ اگر ایک زیادہ کنکری آپ نے ایک بار میں ماری تو وہ ایک ہی گنی جائے گی۔

- دوسرے تیسرے اور چوتھے دِن پہلے چھوٹے شیطان کو پھر درمیانی شیطان کو اور آخیر میں بڑے شیطان کو سات سات کنکریاں مارنا ہے۔ چھوٹے اور درمیانی جمرات کا مقام دعا کی قبولیت کا ہے اس لئے اِن دونوں کے پاس کنکری مارنے کے بعد قبلہ رُخ ہو کر دیر تک دعا مانگیں۔ بڑے شیطان کو کنکری مار کر دعا نہ مانگیں۔

- بہت سارے تندرست لوگ خود کنکری مارنے کے بدلے کسی اور کو اپنا وکیل بنا کر کنکری مارنے کے لئے مقرر کرتے ہیں۔ یہ غلط طریقہ ہے اور اس سے حج کا رکن ادا نہیں ہوگا۔ وکیل کے ذریعہ اُسی کی کنکری مارنا دُرست ہوگی جو شرعی طور پر معذور ہے۔ جو کھڑے رہ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور چل پھر سکتا ہے اُنہیں خود کنکری مارنا لازم ہے۔ چاہے ظہر کے بدلے صبح صادق تک ماریں۔

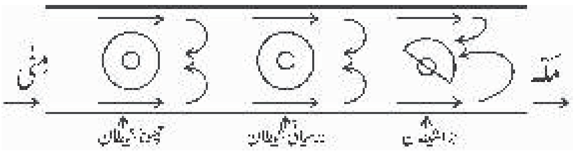

- حج کے چار دِنوں میں ۴۰ لاکھ لوگ شیطان کو ۴۹ سے ۷۰ کنکری مارتے ہیں۔ اگر ایک جگہ پر یہ کنکریاں جمع کی جائیں تو کنکریوں کا پہاڑ بن جائے گا۔ مگر جمرات کے پاس آپ غور کیجئے کہ کنکریوں کا کوئی ڈھیر نہیں ہوتا ہے۔ کیوں کے مقبول کنکریاں فرشتے چن لے جاتے ہیں۔ صرف بڑے شیطان کے ایک طرف آپ کو کنکریوں کا ڈھیر نظر آئے گا۔ کیوں کہ بڑے شیطان کو کنکری مارتے وقت مکہ مکرمہ آپ کے بائیں طرف اور منیٰ آپ کے دائیں طرف ہونا چاہئے۔ اس کے دوسری طرف سے کنکری مارنا غلط ہے۔ اُس طرف سے ماری ہوئی کنکری نہ مقبول ہوتی ہے اور نہ فرشتے اسے چنتے ہیں اِس لئے اس جگہ آپ کو کنکریوں کا ڈھیر نظر آئے گا۔

آپ بھی اِس معجزے کا مشاہدہ کر کے اپنے ایمان کو تازہ کر لیں۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

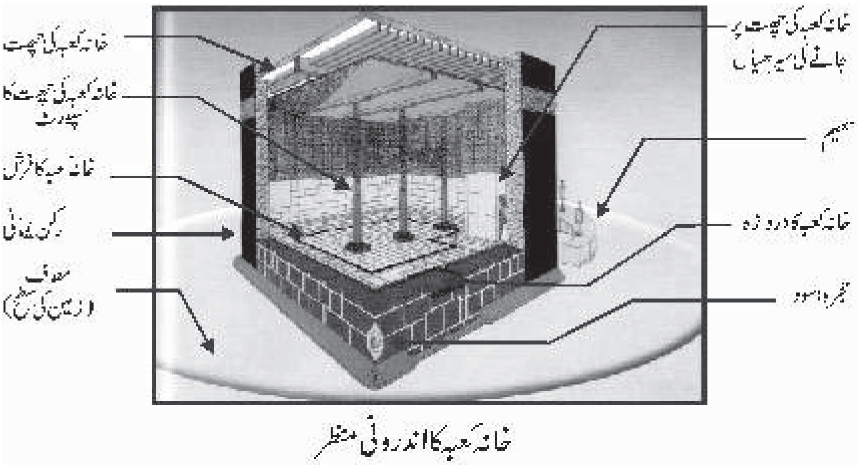

خانہ کعبہ کا اندرونی منظر

اِحرام کا بیان

☆ احرام، حج اور عمرہ کا یونیفارم ہے۔

☆ حج کا احرام یکم شوال سے نو ذی الحجہ کا دن گذر کر صبح صادق تک پہن سکتے ہیں۔ عمرہ کا احرام حج کے خاص پانچ دِن کے علاوہ کبھی بھی پہن سکتے ہیں۔

احرام میقات سے پہننا واجب ہے۔

☆ مردوں کا احرام ۲ میٹر x ۱ میٹر کی بغیر سِلی ہوئی دو چادریں ہوتی ہیں۔ ایک چادر کو پہننا اور ایک کو اوڑھنا ہوتا ہے۔

☆ بغیر سِلی چادر کا مطلب ہے کہ اُس میں انسانی جسم کی ساخت کے اعتبار سے کوئی چیز سِلی ہوئی نہ ہو جیسے آستین، جیب وغیرہ۔ بغیر سِلی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اُس میں سوئی دھاگہ نہ لگے۔ ضرورت پڑنے پر آپ چادر کی جگہ گدڑی یا رضائی وغیرہ اوڑھ سکتے ہیں۔ جو کہ کئی چادروں کی تہہ کو سِی کر بنائی جاتی ہیں۔

☆ احرام کی چادریں سفید ہوں تو افضل ہے۔ مجبوری میں آپ رنگین چادریں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

☆ احرام پہننے کے بعد پہلے سے آپ پر جو پابندیاں تھیں وہ تو باقی رہتی ہیں۔ جیسے بدکلامی، فحش باتیں، فسق و فجور اور جنگ وجدال وغیرہ، انکے علاوہ بھی آپ پر کچھ مزید پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں۔ اُن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

احرام کی پابندیاں :

۱۔ بال نہ کاٹیں نہ توڑیں۔

۲۔ ناخن نہ تراشیں نہ توڑیں۔

۳۔ مرد سر نہ ڈھانپیں۔ آپ سایہ میں رہ سکتے ہیں۔ چھتری استعمال کر سکتے ہیں۔ سر پر سامان رکھ کر چل سکتے ہیں مگر ٹوپی، رومال، چادر یا کوئی چپکنے والی شئے سے سر نہیں ڈھانپ سکتے۔

۴۔ اپنے جسم کے کپڑے اور کھانے پینے کی چیزوں میں خوشبو نہ استعمال کریں۔

۵۔ کسی شکار کئے جانے والے خشکی کے جانور کو نہ ماریں نہ بدکائیں اور نہ ہی دوسروں کی اس کام میں مدد کریں۔ نہ ہی جسم میں پیدا ہونے والے کیڑوں کو ماریں جیسے جُوں وغیرہ؛ نہ جسم کا مَیل دھوئیں۔ آپ نہا سکتے ہیں مگر بغیر صابن کے اور بغیر مَیل چھڑائے۔

۶۔ احرام کی حالت میں ازدواجی تعلقات پر بھی پابندی ہوتی ہے۔

۷۔ احرام کی حالت میں پیر کے اوپر (پنجوں کے پیچھے) کی اُبھری ہوئی ہڈیوں کا کُھلا رہنا ضروری ہے اس لئے ایسا جوتا یا چپّل نہ پہنیں کہ ہڈّیاں چُھپ جائیں۔ اگر آپ ہوائی چپّل یا سلیپر پہنیں تو یہ ہڈّی کُھلی رہتی ہے۔

۸۔ عورتوں کے لئے احرام کا کوئی مخصوص لباس نہیں۔ مگر افضل یہ ہے کہ کپڑے ایسے سادہ ہوں کہ کسی فتنہ کا باعث نہ بنیں۔ عورتیں سر پر جو ٹوپی باندھتی ہیں اور ایک برقعہ نُما اوڑھنی اوڑھتی ہیں وہ احرام کا لازمی حصہ نہیں ہے بلکہ صرف احتیاط کے لئے ہے کہ سَر نہ کُھلے اور بال نہ ٹوٹیں۔ اُنہیں بھی وضو کے وقت ٹوپی اتار کر سر کا مسح کرنا ضروری ہے۔

۹۔ احرام کی حالت میں عورتوں کو چہرہ اور ہاتھ کُھلا رکھنا ضروری ہے۔ صرف غیر محرم مردوں کے سامنے چہرے کے سامنے کچھ آڑ یا پردہ کر لیں۔

۱۰۔ احرام پہننے کے پہلے خوشبو جسم پر لگا کر احرام پہننا سنت ہے۔ مگر احرام پہن کر کسی بھی طرح کا خوشبو کا استعمال جائز نہیں ہے۔ (خوشبو جسم پر اِتنا کم لگائیں کے احرام کے چادر پر اس کا داغ نا پڑے)

احرام کی سنتیں :

- غسل کرنا اور احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانا۔
- ایک تہبند اور ایک اوپر اوڑھنے والی چادر سے احرام باندھنا۔
- احرام سے پہلے ناخن کاٹنا۔
- نماز کے بعد احرام باندھنا۔
- احرام کی ابتداء لبّیک سے کرنا اور پھر بار بار لبّیک کہتے رہنا۔

مرد احرام کس طرح پہنیں :

احرام کی ایک چادر لنگی کی طرح پہنی ہوتی ہے۔ اِسے آپ جس طرح آسانی ہو ویسے پہن سکتے ہیں اس کے لئے کوئی خاص قانون یا حکم نہیں ہے۔ مگر چونکہ حج کے دوران لوگوں کی زبردست بھیڑ ہوتی ہے۔ لنگی کے نیچے بھی آپ کو انڈرویر (چڈّی) اور کوئی چیز پہننے کی اجازت نہیں۔ اس لئے اگر لنگی کھل جائے تو پورا برہنہ ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔ اس لئے احرام کی لُنگی مندرجہ ذیل طریقے سے پہننے کی صلاح دی جاتی ہے۔ جو زیادہ محفوظ طریقہ ہے۔

۱۔ آپ پیروں کو ذرا پھیلا کر کھڑے ہو جائیں۔

۲۔ لُنگی کے دونوں سرے سیدھے ہاتھ میں پکڑ کر سیدھی طرف کھینچ کر پھیلا دیں۔ (تصویر ۱)

۳۔ پھر سیدھے ہاتھ سے، سیدھے ہاتھ کے بغل کے نیچے لنگی کو پیٹ سے چپکا کر پکڑے رہیں۔ اور بائیں ہاتھ سے لُنگی کے دونوں سِروں کو بائیں طرف پوری طرح لائیں۔ (تصویر۲)

۸۔ عمرہ اور حج کے طوافِ زیارت میں مردوں کو رمل اور اضطباع کرنا سنت ہے۔ اضطباع کے لئے احرام کا ایک سرا داہنے ہاتھ کے بغل سے نکال کر بائیں ہاتھ کے کاندھے پر ڈال لیتے ہیں۔ (تصویر ۵)

۹۔ حج کے خاص دِنوں میں جسم پر تین سے چار دِنوں تک احرام ہوتا۔ احرام کی ایک چادر تو لنگی کی طرح پہن کر اور پٹے سے مضبوط باندھ کر بے فکر ہو جاتے ہیں۔ مگر اوپری چادر سنبھالنا ذرا مشکل کام ہے وہ بھی خاص کر نماز کی حالت میں۔

تصویر ۱

تصویر ۲

تصویر ۳

تصویر ۴

۴۔ پھر بائیں بغل کے نیچے لُنگی کو پیٹ سے چپکا کر پکڑے رہیں اور لُنگی پھر دائیں طرف لائیں، اس بار لُنگی کا بچا سِرا بیچ میں ہی ناف کے پاس ختم ہو جائیگا۔ (تصویر۳)

۵۔ آپ اُسے لپیٹ لیں، لُنگی آپ کے ناف کے اوپر ہو کیونکہ ناف ستر میں شامل ہے اور ستر کا چھپانا لازمی ہے۔ (تصویر ۴)

۶۔ احرام صرف دو چادروں کا نام ہے۔ اس میں پٹّہ شامل نہیں۔ مگر چونکہ حج کے دوران روپیہ وغیرہ ساتھ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے روپیہ رکھنے کیلئے پٹّہ پہننے کی اجازت ہے۔

۷۔ لُنگی کُھلنے سے بچانے کے لئے (جب آپ پٹہ پہنیں تو اس میں کچھ روپئے رکھ کر حلال کر لیں۔ پھر پہنیں) پٹّہ ناف پر یا ناف کے اوپر پہنیں جس سے کہ لُنگی کے اوپری حصّہ سے آپ کی ناف ہمیشہ چھپی رہے۔ احرام کی حالت میں آپ چشمہ، گھڑی، کان کا آلہ وغیرہ پہن سکتے ہیں اور وضو کرتے وقت خود سے جو بال ٹوٹ جائے اُس پر دم بھی لازم نہ ہوگا۔

اِس لئے بزرگ اور تجربہ کار حضرات جنہیں کئی بار حج کرنے کا تجربہ ہے مندرجہ ذیل طریقے سے اوپری چادر لپیٹنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

۱) پہلے اوپری چادر کاندھوں پر اوڑھ کر پوری طرح سے ہاتھ سیدھا کر کے سامنے کی طرف پھیلا لیں اور چادر کے دونوں سِرے ہاتھوں میں پکڑ لیں۔ (تصویر ٦)

۲) پھر سیدھے ہاتھ کا سِرا بائیں بغل کے نیچے لنگی یا پٹّے کے نیچے اچھی طرح دبا لیں۔ (تصویر ۷)

۳) پھر بائیں ہاتھ کا سِرا دائیں بغل کے نیچے لنگی یا پٹّے کے نیچے اچھی طرح دبا لیں۔ (تصویر ۸)

۴) پھر احرام کا کپڑا جو ہاتھ کے اوپر لٹک رہا ہوگا اُسے آستین کی طرح سمیٹ لیں۔ اِسی طرح آپ کے دونوں ہاتھ آزاد بھی ہوں گے اور اوپری احرام کی چادر بار بار نہ گرِے گی نہ نماز میں خلل پیدا ہوگا۔ (تصویر ۹)

تصویر ۵

تصویر ٦

تصویر ۷

تصویر ۸

تصویر ۹

عورتوں کے مخصوص مسائل

عورتوں کا احرام:

﴿۱﴾ عورتوں کا احرام اُن کے روزمرّہ کے کپڑے ہی ہیں۔ صرف اِس بات کا خیال رکھیں کہ یہ کپڑے باریک، چست اور ایسے نہ ہوں جس سے دوسروں کی توجہ آپ کی طرف کھنچے۔ کپڑے بالکل سادے اور صاف ستھرے ہونے چاہئیں۔

﴿۲﴾ آج کل احرام کی طور پر ٹوپی اور نقاب کی طرح کپڑا پہنا جاتا ہے اِس کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

﴿۳﴾ احرام کی حالت میں عورتوں کو چہرہ کھلا رکھنا ضروری ہے۔

﴿۴﴾ احرام کی حالت میں بھی پردے کا شرعی حکم باقی رہتا ہے۔ اِس لئے اگر کوئی غیر محرم سامنے آجائے تو کپڑے سے چہرے پر پردہ کیا جاسکتا ہے۔ کپڑا اگر چہرہ سے چھو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿۵﴾ آج کل عورتیں ٹوپی یا کوئی سخت چیز ماتھے کے سامنے رکھ کر اُوپر سے نقاب ڈال لیتی ہیں جس سے کہ کپڑا چہرہ سے نہ چھو جائے۔ یہ پردے کا اچھا طریقہ ہے مگر یہ واجب یا سنت نہیں ہے اور نہ ہی احرام کا حصہ ہے۔

﴿۶﴾ اور اگر احتیاط کے لئے آپ نے ٹوپی پہن رکھی ہے تو وضو کرتے وقت اُسے اُتار کر مسح کرنا ضروری ہے ورنہ وضو نہ ہوگا۔

﴿۷﴾ قصر (بال کاٹنا): عمرہ میں سعی کے بعد اور حج میں قربانی کے بعد عورتوں کو اپنی انگلی کے پور کے برابر (قریب ایک سے سوا انچ) تک سر کے بال کاٹنا ہوتا ہے۔ یہ بال وہ خود بھی اپنے ہاتھ سے کاٹ سکتی ہیں یا اپنے جیسی کسی اور خاتون حاجی سے۔ جس نے قصر کے پہلے کے سارے ارکان ادا کر لیے ہوں کٹوا سکتی ہیں۔ عورتوں کا اپنے شوہر اور اپنے ساتھ آئے محرم مرد کو چھوڑ کر کسی غیر محرم سے بال کٹوانا جائز نہیں۔

بال کاٹنے کا آسان طریقہ ہے کہ بال کے چوٹی کے آخری سرے کو انگلی پر لپیٹ لیں اور پھر کاٹیں۔ خیال رہے کہ ایک پور کی لمبائی سے کم بال نہ کٹیں۔

احرام کے حالت میں ممانعت:

﴿۱﴾ عورتیں عمرہ اور حج دونوں میں آہستہ سے تلبیہ پڑھیں تاکہ غیر محرم مردوں تک اُن کی آواز نہ پہنچے۔

﴿۲﴾ احرام کی حالت میں کنگھی نہ کریں۔ اگر جان بوجھ کر کوئی بال ٹوٹ گیا تو جزاء دینا ہوگا۔

﴿۳﴾ بے خوشبو تیل جسم پر اور بالوں میں لگایا جاسکتا ہے۔ بال ٹوٹنے کے ڈر سے اگر نہ لگایا جائے تو بہتر ہے۔

﴿۴﴾ احرام کی حالت میں سرمہ کا استعمال مکروہ ہے۔

﴿۵﴾ حالتِ احرام میں مہندی لگانا یا خضاب کرنا مکروہ ہے۔

﴿۶﴾ احرام کی حالت میں عورتیں زیور پہن سکتی ہیں۔ مگر زیور ایسے نہ ہوں کہ دوسروں کی توجہ آپ کی طرف ہو جائے۔

﴿۷﴾ طواف میں عورتوں کے لئے رمل یا اضطباع نہیں ہے۔ نہ ہی سعی میں دوڑنا چاہئے۔

﴿۸﴾ عورتیں بغیر محرم کے حج کا سفر نہیں کر سکتیں چاہے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔

﴿۹﴾ محرم وہ شخص ہے جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔ جیسے باپ، بیٹا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، شوہر کا باپ وغیرہ۔

﴿۱۰﴾ بہنوئی، پھوپھا، خالو وغیرہ محرم نہیں ہیں۔

﴿۱۱﴾ اگر عورت مال دار ہو اور محرم کا ساتھ بھی ہو تو وہ شوہر کی اِجازت کے بغیر پہلا حج کرسکتی ہے کیوں کہ ایک حج فرض ہے۔ نفلی عمرہ یا حج کے لئے شوہر کی اجازت ضروری ہے۔

﴿۱۲﴾ احرام کی حالت میں حائضہ عورتیں نماز اور تلاوتِ قرآن کو چھوڑ کر دیگر عبادات کر سکتی ہیں۔ اُن کے لئے ذکر اور درود و وظائف پڑھنا جائز ہے۔ مستحب یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت پاک صاف ہو کر وضو کر کے جتنی دیر نماز ادا کرنے میں ہوتی ہے اُتنی دیر ذکر و دعائیں پڑھتی رہے تاکہ عبادت کی عادت باقی رہے۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

عورتوں کا جہاد، حج ہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کیا کریں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے افضل جہاد حج مبرور ہے۔ (بخاری)

حیض ونفاس کے مسائل

(۱) سفر سے پہلے حیض کا آنا:

اگر کسی کو مکہ شریف کے سفر سے پہلے ہی حیض شروع ہو جائے تو ایسی حالت میں وہ ناپاکی ہی میں غیر ضروری بال صاف کر کے ناخن تراش کر غسل کر کے احرام کے کپڑے پہن لے اور میقات پہنچ کر عمرہ کی نیت بھی کرلے۔ مگر مکہ شریف پہنچ کر طواف اور سعی نہ کرے۔ پاک ہونے تک انتظار کرے اور پاکی کے بعد طواف اور سعی کرلے۔ اِس ناپاکی کی مدت میں وہ احرام کی حالت ہی میں رہیگی اور احرام کی ساری پابندیاں اس کے اوپر عائد رہینگی۔

(۲) احرام پہننے کے بعد حیض آنا:

اگر کسی کو احرام پہننے اور نیت کرنے کے بعد مگر طواف اور سعی سے پہلے حیض آجائے تو وہ پاک ہونے تک انتظار کرے اور پاکی کے بعد طواف وسعی کر کے احرام اتار دے۔ اِن ناپاکی کے دِنوں میں احرام کی پابندیاں عائد رہیں گی۔

(۳) طواف کے بعد حیض آنا:

اگر کسی کے حیض کے دِن قریب ہو تو جب تک خون نہ آجائے مطاف میں طواف کرنا جائز ہے مگر احتیاط کے طور پر وہ مطاف کے بدلے پہلے منزلے یا چھت پر طواف کرلے۔ اگر طواف پورا کرنے کے بعد حیض آجائے تو ناپاکی ہی میں سعی کر کے بال تراش کے عمرہ پورا کرلے۔ سعی کے لئے پاکی شرط نہیں ہے۔ اور اگر طواف کرتے کرتے حیض آجائے تو فوراً حرم سے باہر چلی جائے اور پاکی کے بعد طواف اور سعی کر کے عمرہ پورا کرلے۔ جب تک عمرہ پورا نہ ہوگا احرام کی پابندیاں عائد رہیں گی۔

(۴) حج سے پہلے یا حج کے دوران حیض آنا:

اگر کسی کو ۸ر ذی الحجّہ سے پہلے حیض شروع ہو جائے تو عمرہ ہی کی طرح بال صاف کر کے ناخون تراش کر غسل کر کے احرام کی نیت کرلے اور طواف زیارت کو چھوڑ کر سارے حج کے ارکان ادا کرلے۔ اسی طرح حج کے دوران بھی حیض آجائے تو نماز، قرآن کی تلاوت اور طوافِ زیارت کو چھوڑ کر سارے ارکان ادا کرے۔ طوافِ زیارت کے لئے پاک ہونے تک انتظار کرلے چاہے ۱۲ر ذی الحجّہ گزر جائے۔ پاکی حاصل کرنے کے بعد طوافِ زیارت، سعی اور بال تراش کر احرام اُتار دے۔ اِس طرح اس کا حج ہو جائے گا۔ طوافِ زیارت تک احرام کی پابندیاں عائد رہینگی۔

(۵) عمرہ اور حج دونوں کے پہلے حیض آنا:

کسی عورت نے تمتع کے نیت سے احرام باندھا اور مکہ معظّمہ پہنچنے سے پہلے یا مکہ معظّمہ پہنچنے کے بعد عمرہ کا طواف کرنے سے پہلے ہی اس کو حیض یا نفاس شروع ہو گیا اور خون جاری رہا یہاں تک کہ ۸، ذی الحجّہ یعنی منیٰ جانے کا دن آ گیا تو ایسی عورت عمرہ ترک کردے اور ممنوعات احرام (خوشبو لگانا، ناخن کاٹنا وغیرہ) میں سے کوئی فعل کر کے سر کے بال کھول کر اس میں تیل ڈال کر کنگھی کر کے عمرہ کا احرام کھول دے پھر صفائی کا غسل کر کے ''حج کا احرام'' باندھ کر تلبیہ پڑھ لے اور منیٰ چلی جائے اور حج کے تمام افعال ادا کرتی رہے اور حیض یا نفاس بند ہونے کے بعد پاکی کا غسل کر کے طوافِ زیارت اور سعی کرے اور اس عورت کا حج ''حج افراد'' شمار ہوگا۔

حج سے فراغت کے بعد اس چھوڑے ہوئے عمرہ کی قضاء کی نیت سے ایک عمرہ کرلے اور قربانی یعنی دم دے وہ دم جو سابق عمرہ چھوڑنے کہ وجہ سے واجب ہوا تھا۔

ایسی عورت پر ''حج تمتع'' کے شکرانے کا ''دم'' واجب نہیں ہے اس لئے کہ اس کا حج، حِج افراد ہوا ہے اور حج افراد کرنے والے پر قربانی نہیں ہے۔

(خیر الفتاویٰ ۴/۲۳۳، عینی شرح بخاری ۱۰/۱۲۳، مشکوۃ ۵/۳۰۶-۳۰۷)

نوٹ: جس عورت کو اپنی عادت کے مطابق اس بات کی امید نہ ہو کہ وہ پاک ہو کر ایام حج سے پہلے عمرہ ادا کر سکے گی اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ ''حج افراد'' کا احرام باندھے تا کہ عمرہ چھوڑنے کے وجہ سے جو دم واجب ہوتا ہے وہ لازم نہ ہو۔

(۶) ناپاکی کی حالت میں طوافِ زیارت:

۲۴ تا ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۹۷ء م حج ہاؤس ممبئی میں منعقد ہونے والے دسویں فقہی سیمنار میں حج وعمرہ سے متعلق جو اہم تجاویز اور فیصلے سامنے آئے تھے

اُن میں تجویز نمبر ۱۰،حسب ذیل قرار پائی تھی۔

﴿الف﴾ **تجویز نمبر ۱۰** : اگر طواف زیارت سے پہلے کسی عورت کو حیض یا نفاس کا خون آجائے اور اسکے پہلے سے متعین پروگرام میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ وہ حیض سے پاک ہوکر طواف زیارت کر سکے تو اسکے لئے اولاً تو ضروری ہے کہ ہر ممکن کوشش کے ذریعہ (پاک ہوکر طواف زیارت کر سکے اتنے وقت تک کے لئے اپنا سفر مؤخر کروالے) اگر یہ ممکن نہ ہو تو حالت حیض ہی میں طواف زیارت کر لے اور ایک بڑے جانور کی قربانی دم جنابت کی نیت سے کرے۔اسطرح کرنے سے اسکا طواف زیارت ادا ہو جائیگا اور جملہ پابندی سے مکمل ہو جائیگی۔

ایک احتیاط : احتیاطاً ایسی حالت میں خواتین طواف زیارت مطاف کے بدلے پہلے منزلے پر یا چھت پر کریں۔ کیونکہ حضور ﷺ کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت تک مطاف بہت چھوٹی جگہ تھی اور اطراف میں قریش کے مکان ہوا کرتے تھے۔حضرت اُم ہانیؓ کا گھر جہاں سے حضور ﷺ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے باب عبدالعزیز سے داخل ہونے کے بعد تہہ خانے کے لئے جو بائیں طرف راستہ ہے اور جہاں پر اب ایک اونچی جگہ پر قرآن شریف رکھنے کی الماری ہے وہیں پر تھا۔اور پچاس سال پہلے تک نئی مسجدِ حرام شریف کی عمارت کی جگہ پر ہوٹل اور لاج تھے جہاں لوگ رہا کرتے تھے۔ اُن میں عورتیں بھی تھیں اور اُنہیں حیض اور نفاس آتا ہی ہوگا۔

آج اُسی جگہ پر مطاف کے اطراف شاندار مسجدِ حرام ہے اور نماز پڑھی جاتی ہے۔اور پہلے منزلے اور چھت پر طواف بھی کیا جاتا ہے۔

حیض و نفاس کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے مگر جب مجبوری کی حالت میں داخل ہونا ہی پڑ رہا ہے تو مسجدِ حرم میں بھی خانہ کعبہ سے اِتنی دوری بنائے رہیں جتنی دور حضور ﷺ کے زمانے میں حائضہ عورتیں رہا کرتی تھیں۔ اگر طواف پہلے منزلے یا چھت پر کیا جائے تو یہ دوری بنی رہے گی اور طوافِ زیارت بھی ہو جائے گا۔اور حج کے ارکان بھی ادا ہو جائیں گے۔مگر اس احتیاط کے باوجود بڑے جانور کی قربانی دینی ہوگی۔(واللہ اعلم بالصواب)

(۷) بغیر طوافِ زیارت کے گھر واپسی:

طوافِ زیارت حج کے تین فرائض میں سے ایک فرض ہے۔اگر کوئی کسی وجہ سے طوافِ زیارت نہیں کرے گا تو اُس کا حج پورا نہ ہوگا اور نہ وہ اپنے شریکِ حیات سے ازدواجی تعلقات قائم کر سکتا ہے۔دونوں ایک دوسرے کے لئے اس وقت تک حرام ہوں گے جب تک طوافِ زیارت نہ کر لیں۔

(۸) طوافِ وداع سے پہلے حیض آنا:

اگر کوئی عورت حج کے سارے ارکان پورے کر چکی اور مکہ شریف سے روانگی سے پہلے حیض آ گیا تو ایسی حالت میں وہ طوافِ وداع نہ کرے اور بغیر طوافِ وداع کئے اپنے سفر پر روانہ ہو جائے۔حضرت ابن عباس سے حدیث مروی ہے کہ ”نبی ﷺ نے حائضہ عورت کو رخصت دی ہے کہ اگر اُس نے طوافِ زیارت کر لیا ہو تو طوافِ وداع کئے بغیر ہی سفر پر روانہ ہو جائے“ (احمد، حدیث نمبر ۳۵۰۵)

خسارے کا سودا

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم شریف کی مسجدوں کا ماحول اِتنا پُر نور اور پُرسکون ہے کہ لوگ گھنٹوں یوں ہی صحن اور باہر کی کھلی جگہوں پر بیٹھے رہتے ہیں، نماز کا انتظار کرتے ہیں۔اور اذان ہونے پر وہیں مصلّی بچھا کر نماز پڑھنے لگتے ہیں۔

جتنی دیر مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کیا جائے وہ وقت بھی نماز میں شمار ہوتا ہے اور اُس کا بھی ثواب مِلتا ہے۔مگر حاجی حضرات دو وجہوں سے یہ بہترین ثواب کمانے کا موقع کھو دیتے ہیں۔بلکہ کبھی کبھی تو گناہ گار ہوتے ہیں۔

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اکثر حاجی حضرات اِن وقتوں میں آپس میں دنیا کی باتیں کیا کرتے ہیں۔جس سے ثواب نہیں مِلتا بلکہ نماز پڑھنے کی جگہوں پر دنیا کی بات کرنے والوں پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب بھی جماعت شروع ہو تو پہلے اگلی صفوں کو بھرنا چاہئے۔اگر اگلی صفیں خالی ہیں تو بغیر اگلی صفوں کو بھرے پیچھے دوسری صف بنانے سے نماز نہیں ہوتی۔لوگ اپنی وقتی سہولت کے لئے اسکا خیال نہیں رکھتے۔

یہ بابرکت مسجدیں جہاں ثواب لاکھوں اور کروڑوں میں کمایا جاسکتا ہے۔اپنے نفس کی ذرا سی خوشی کے لئے ہم ایسے سنہرے مواقع برباد کر دیتے ہیں۔اس لئے جب بھی حرم میں بیٹھیں تو دُنیا کی باتوں سے پرہیز کریں۔اور جماعت شروع ہوتے ہی پہلے اگلی صفوں کو پُر کرلیں۔

باہری صحن بہت پُرکشش ہے۔اور وہاں بیٹھنا بھی آسان ہے اسی لئے جماعت شروع ہوتے ہی باہری صحن تو کھچا کھچ بھر جاتا ہے۔مگر پہلا منزلہ چھت اور تہہ خانہ بہت خالی رہتا ہے۔نماز شروع ہونے کے بعد اگر کوئی اندر جانا بھی چاہے تو نہیں جا پاتا یا بہت تکلیف سے جا پاتا ہے۔

اِس طرح اندر جانے والے نمازیوں کو روکنے کا وبال بھی باہر نماز پڑھنے والوں پر ہوگا۔اس لئے بھلے ہی آپ صحن میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کریں مگر نماز شروع ہونے کے پہلے اندر چلے جائیں اور پہلے اندر کی جگہیں پُر کریں۔اندر حرم شریف کی مسجد پوری طرح بھر جانے کے بعد ہی باہر نماز پڑھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی عبادت کو قبول فرمائے اور حجِ مبرور عطا فرمائے۔آمین

حالتِ احرام میں ممنوع کام اور انکا کفارہ

۱ کام : (۱) جسم کے کسی حصے سے بال اُکھاڑنا، کاٹنا یا مونڈنا۔
(۲) ناخن تراشنا
(۳) خوشبو لگانا
(۴) مرد کا سر کو ڈھانپنا
(۵) مرد کا جسمانی ڈھانچے کے مطابق بنے سلے ہوئے کپڑے پہننا
(۶) عورت کا دستانے اور نقاب پہننا

کفارہ : ● احرام کی حالت میں کسی وجہ سے اگر ایک گھنٹہ سے کم وقفہ تک سر ڈھنکا رہا تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت خیرات کرنا واجب ہے۔ اگر بارہ گھنٹے سے کم وقت تک سر ڈھنکا رہا تو پونے دو کیلو گیہوں خیرات کرنا واجب ہے۔ اگر بارہ گھنٹے سے زیادہ ڈھنکا رہا تو ایک چھوٹے جانور کی قربانی واجب ہوگی۔

● احرام کے حالت میں خوشبو لگانے کی ممانعت ہے۔ پھولوں میں بھی خوشبو ہوتی ہے، احرام کی حالت میں پھولوں کا ہار پہننا جائز نہیں ہے۔

● احرام کی حالت میں جتنے بھی کام کرنا منع ہے ان کے کرنے پر ایک مٹھی گیہوں سے لے کر ایک جانور کی قربانی تک کچھ نہ کچھ جرمانا ضرور واجب ہوتا ہے۔ اِس کی تفصیل مسائل کی کتاب میں دیکھ کر یا کسی عالم سے پوچھ کر ضرور کر دیں۔

۲ کام : جنگلی یا میدانی جانور کا شکار کرنا یا شکار کرنے میں کسی کی مدد کرنا۔

کفارہ : اِسی جانور کی مثل صدقہ کرنا۔

۴ کام: بیوی سے بوس و کنار کرنا

کفارہ : اگر انزال نہ ہو تو اس پر توبہ و استغفار ہے۔
اگر انزال ہو جائے تو اسکا کفارہ ایک گائے یا اُونٹ کا دم دینا ہے۔

۵ کام : بیوی سے ہم بستری کرنا۔

کفارہ : اگر یہ ہم بستری دس تاریخ کو بڑے شیطان کو کنکری مارنے سے پہلے کی تھی تو اُسکا حج نہیں ہوگا۔ اُسے حج کے بقیہ ارکان پورے کرنے ہوں گے۔ اگلے سال دوبارہ حج کرنا ہوگا۔ اور ایک اونٹ یا گائے کا دم دینا ہوگا۔
اگر ہم بستری دس تاریخ کو بڑے شیطان کو کنکری مارنے کے بعد کی تو اس کا حج ہو جائے گا۔ مگر بڑے جانور کی قربانی دینی ہوگی۔

۶ کام : حج اور عمرہ کے واجب ارکان کا چھوٹ جانا۔
کفارہ : اگر حج اور عمرہ کا کوئی بھی واجب رکن چھوٹ جائے گا تو حج اور عمرہ ہو جائے گا مگر دم دینا ہوگا۔

۷ کام : حج اور عمرہ کے فرض ارکان کا چھوٹ جانا۔
کفارہ : حج اور عمرہ کا اگر کوئی بھی فرض چھوٹ جائے تو حج یا عمرہ نہیں ہوگا۔ ایسی حالت میں حاجی طواف، سعی اور حلق کروا کر احرام اُتار دے مگر پھر اُسے عمرہ یا حج دُہرانا ہوگا۔
(اس مسئلہ کی پوری واقفیت کے لئے کسی عالم سے مشورہ لیں)

۸ کام : کسی نے حرم کی بے حرمتی کی، جیسے حرم کے حدود میں گھاس اُکھاڑ لیا یا درخت کی پتیاں توڑ لیں، یا ایسا کوئی بھی کام کیا جس کی ممانعت ہے۔
کفارہ : توبہ اور استغفار کرنا ہوگا اور حرم کی حدود میں دم بھی دینا ہوگا۔

۹ کام : ناپاکی کی حالت میں مسجد حرم میں داخل ہونا۔
کفارہ : ایک اُونٹ یا گائے کی قربانی کرنی ہوگی۔

[نوٹ: اوپر بتائے گئے کفارے ہم نے بہت مختصر طور پر لکھا ہے۔ الگ الگ مسلک میں الگ الگ احکام ہیں۔ اس لئے اِس بارے میں آپ اپنے نظریے کے عالموں سے مشورہ لیں۔]

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

حج مقبول

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون سا عمل زیادہ افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔ عرض کیا اس کے بعد فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد۔ عرض کیا پھر۔ فرمایا حج مقبول۔ (بخاری مسلم)

عمر بھر کا کفارہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس نے حج کیا اور کوئی بے حیائی کا کام نہیں کیا اور فسق و فجور سے باز رہا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے آج پیدا ہوا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک بیچ کے تمام گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حرمین شریفین کے چند مشہور مقامات

مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات

مسجدِ قباء : جب نبی کریمؐ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ پہنچے تو سب سے پہلے آپ نے اسی مسجد کی بنیاد رکھی اور خود اس کی تعمیر میں شریک ہوئے۔ درحقیقت یہی وہ پہلی مسجد تھی جس میں آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو علانیہ باجماعت نماز پڑھائی۔ مسجدِ قباء میں نماز پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص گھر سے نکل کر اس مسجد قباء میں آئے اور یہاں دو رکعتیں پڑھے، اسے ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔

مسجدِ اجابة: اس مسجد میں نبی کریم ﷺ نے تین دعائیں فرمائی تھیں۔ ان میں سے دو دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیں، لیکن ایک دعاء کہ میری امّت میں آپسی اختلاف نہ ہو، اس دعاء کو قبول نہ فرمایا۔

مسجدِ جمعه: اسے "مسجد جمعہ" اس لئے کہا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب قباء بستی میں چند دن ٹھہر کر مدینہ منورہ کی طرف چلے تو اسی مقام پر آپ نے سب سے پہلا جمعہ پڑھایا۔ صحابہ کرامؓ نے اس جگہ مسجد بنادی۔

مسجدِ قبلتین: نبی کریم ﷺ، بنی سلمہ کے علاقے میں اپنے صحابہؓ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے ابھی دو رکعتیں ہی پڑھی تھیں کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آگیا۔ آپ نماز ہی میں کعبہ کی طرف متوجہ ہوگئے۔ اس مسجد میں ایک نماز دو قبلوں کی طرف منہ کرکے پڑھی گئی تھی۔ اس لئے اسے مسجدِ قبلتین کہا جاتا ہے۔

مسجدِ بنی حارثه (مسجد مُستراح): نبی کریم ﷺ، غزوۂ احد سے واپسی کے وقت آرام کرنے کے لیے اس جگہ کچھ دیر ٹھہرے تھے۔ اس لئے اسے مسجد مُستراح کہا جاتا ہے۔ یہ مسجد نبی کریمؐ کے دورِ مبارک میں ہی تعمیر کردی گئی تھی۔

مسجدِ فتح: مسجد فتح، مدینہ منورہ کی شمال میں ایک پہاڑ "سلع" میں واقع ہے۔ اس کو مسجد فتح اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق کے دوران اس جگہ نصرت و فتح کی وحی نبی کریم ﷺ پر نازل کی تھی۔ اور نبی کریمؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا تھا: "اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت و فتح کی وحی پر خوش ہوجاؤ۔"

مسجدِ غمامه: یہ مسجد، مسجد نبویؐ کے جنوب مغرب میں بابِ سلام سے نصف کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ اس میدان میں ہے جسے رسول اللہ نے نمازِ عید کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ ایک روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے نجاشیؓ کی غائبانہ نمازِ جنازہ بھی اس جگہ پڑھائی تھی۔ اسے مسجد غمامہ اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ نماز کے دوران ایک بادل نے آپ کو دھوپ سے سایہ کیے رکھا تھا۔

جبلِ احد: احد پہاڑ ایک بڑا پہاڑ ہے۔ جو مدینہ منورہ کی شمال کی جانب اور مسجد نبویؐ سے ساڑھے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ حرم کی حدود کے اندر ہے۔ اس کی لمبائی چھ کلومیٹر اور رنگ سُرخی مائل ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اس کی فضیلت کے بارے میں ارشاد فرمایا: "یہ ایک ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔"

احد پہاڑ ہی کے پاس غزوۂ احد ہوا تھا۔ جس میں نبی کریم ﷺ کے چچا سیّدنا حمزہؓ اور دوسرے مسلمان شہید ہوئے تھے۔ آپ کا رباعی دانت ٹوٹ گیا تھا۔ آپ کا چہرۂ انور زخمی ہوا تھا اور آپ کے ہونٹ مبارک پر بھی زخم آئے تھے۔ اس پہاڑ کے دامن میں شہدائے احد کی قبریں ہیں۔

جنت البقیع: یہ مسجد نبویؐ سے بالکل قریب ایک قبرستان ہے۔ جس میں تقریباً دس ہزار صحابہؓ مدفون ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی اولادِ اطہارؓ اور ازواج مطہراتؓ بھی یہیں مدفون ہیں۔

مسجد نبوی ﷺ: مسجد نبویؐ کی دینی فضیلتیں تو ہیں ہی۔ دنیاوی لحاظ سے بھی اس کا ایک خاص مقام ہے۔ اس کی تفصیلات جان کر آپ کو حیرت ہوگی۔ یہ دنیا کا خوبصورت ترین محل ہے۔ اتنا قیمتی اور خوبصورت محل انسانی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں بنا ہے۔ اسے بنانے میں میں تقریباً ۳۶۰ /ارب روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اسے ٹی۔وی کے ڈسکوری چینل نے دُنیا کی آٹھ عظیم عمارتوں میں سے ایک کہا ہے۔ اور گنیز بُک آف ورلڈ رِکارڈ نے اسے دنیا کی سب سے خوبصورت عمارت تسلیم کیا ہے۔ اس کی خوبصورتی دیکھنے کے ساتھ سمجھنے سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ حج کی اس مختصر کتاب میں اس کی زیادہ تفصیلات بیان نہیں کی جاسکتیں۔ آپ اسے "تعمیر مسجد نبویؐ" ویڈیو C.D میں دیکھ لیجئے۔ یا پھر "تاریخ مدینہ منورہ" کتاب میں پڑھ لیجئے۔ یہ دونوں چیزیں آپ کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کسی بھی کتابوں کی دکان میں مل جائیں گی۔

اس مسجد سے متعلق صرف دو باتیں یہاں بیان کروں گا جس سے آپ اس کی تعمیر کے بارے میں کچھ اندازہ کرسکیں گے۔

۱) اگر آپ سرسری طور مسجد نبوی کا دروازہ دیکھیں گے تو آپ کو بہت خوبصورت لگے گا۔ لکڑی کا یہ دروازہ خالص سونے اور گولڈ پلیٹیڈ اسٹیل سے جوڑا گیا ہے۔ اس دروازے کو بنانے کے لئے افریقہ کے جنگلوں سے خاص لکڑی چُنی گئی۔ پھر اسے سیزنگ کے لیے جرمنی بھیجا گیا۔ پھر اسے کینیڈا کے ماہر کاری

گروں نے بہترین ٹیکنالوجی سے بنایا ہے۔ ہر دروازہ کا وزن کئی ٹن ہے۔ اتنے وزن کے باوجود ایک آدمی آسانی سے اسے کھول یا بند کرسکتا ہے۔

۲) اس مسجد کی ٹائلس بہت خوب صورت ہیں۔ آپ سوچ رہے ہونگے کہ یہ بہترین ٹائلس دنیا کی سب سے بہترین ٹائلس بنانے والی کمپنیوں سے خریدے گئے ہونگے۔ نہیں، بلکہ اس مسجد کے لئے سب سے پہلے دنیا کی سب سے بڑی اور اعلیٰ ٹیکنک والی ٹائلس بنانے کی فیکٹری قائم کی گئی۔ پھر اس میں ٹائلس بنا کر استعمال کئے گئے۔ اس طرح اس مسجد میں استعمال ہونے والا ہر پرزہ اور ہر چیز اپنی مثال آپ ہے۔ آپ اسے دماغ سے سمجھ کر اپنی آنکھوں میں بسالیں۔ تصورات کی دنیا میں اپنے محبوب ﷺ کے اس محل میں جب آپ قدم رکھیں گے، تو آپ اپنے آپ کو جنت میں محسوس کریں گے۔

مدینہ منورہ کے کئی بازار، محلے اور باغوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان مقامات کے کچھ آثار اب بھی باقی ہیں۔ جن کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ مدینہ منورہ میں جب آپ زیارت کے لئے نکلیں تو اپنے گائیڈ کو ان مقامات کی سیر کرانے کا ضرور اصرار کریں۔

۱) خاکِ شفاء:۔ اس مٹی سے حضور ﷺ نے علاج کا طریقہ بتایا تھا۔

۲) قبیلہ بنی نجر کے مکانات:۔ یہ حضور کی والدہ کا قبیلہ تھا۔

۳) باغِ ثمون:۔ یہ اس یہودی کا باغ ہے جس میں حضرت علیؓ کام کرتے تھے۔

۴) باغِ سلمان فارسی:۔ اس باغ کو حضور ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کو غلامی سے آزاد کرانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا۔

۵) بیر خاتم:۔ اس کنویں میں حضور ﷺ کی انگوٹھی حضرت عثمانؓ کی انگلی سے نکل کر کنویں میں گرگئی تھی۔ اور بہت تلاش کے بعد بھی نہ مل سکی۔

۶) بیرِ عثمان:۔ اس کنویں کو حضرت عثمانؓ نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کردیا تھا۔

۷) قبیلہ بنوسلمہ قبرستان:۔ اس قبرستان میں حضرت جبریلؑ نے خدا کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرکے حضور ﷺ کے سامنے گفتگو کی تھی۔

مسجد سبق، قبیلہ سلمہ، مسجد بخاری، قبیلہ بنوجعفر، قبیلہ اُیر، جبل رایا، ان تاریخی مقامات کے بارے میں گائیڈ سے دریافت کریں۔

صفحہ ۲۱ کا بقیہ۔۔۔۔

کے نزدیک ہے۔ اگر آپ مدرسہ صَولتیہ کے ذریعے قربانی کریں تب بھی صحیح ہے۔ وہ آپ کے بتائے ہوئے وقت پر ہی قربانی کریں گے۔ اِس لئے اگر آپ کو یقین ہو کہ آپ دو یا تین بجے تک شیطان کو کنکری مارلینگے تو احتیاط کے لئے اُنہیں قربانی کا وقت چار بجے بتائیں اور پھر ساڑھے چار بجے سر منڈا کر احرام اتار دیجئے۔ اس طرح آپ کے ارکان صحیح ترتیب سے ادا ہوجائینگے۔

مکہ مکرمہ کے تاریخی مقامات

مولد الرسول ﷺ: یعنی حضور ﷺ کی جائے پیدائش۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ۲۲/اپریل ۵۷۱ء کو نبی کریم ﷺ، رحمتِ عالم بن کر دنیا میں شریف لائے تھے۔ اب اسی مقام پر ایک لائبریری اور مدرسہ ہے۔ یہ مقام حرم شریف سے ۳/فرلانگ کی دوری پر صفا مروہ کی جانب ٹیکسی اسٹینڈ کے پاس ہے۔

جنّت المعلیٰ: یہ مکہ مکرمہ کا قبرستان ہے۔ یہاں پر ام المؤمنین حضرتِ خدیجۃ الکبریٰؓ، بہت سارے صحابہؓ، تابعینؒ اور اولیاءِ کرامؒ مدفون ہیں۔ یہ "مسجدِ جنؒ" کے قریب منیٰ جانے والی سڑک پر ہے۔

مسجد الرایہ: یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی کریم ﷺ نے فتحِ مکہ کے موقع پر اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

مسجدِ جن: اس جگہ نبی کریم ﷺ نے جناتوں سے بیعت لی تھی۔

جبل النّور: یہ پہاڑ مکہ مکرمہ سے منیٰ جانے والے راستے پر تقریباً تین میل کی دوری پر ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً دو ہزار فٹ ہے۔ اس کی چوٹی پر غارِ حراء ہے جہاں پہلی بار نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہوئی تھی۔

جبل ثور: یہ پہاڑ مکہ مکرمہ سے تقریباً چھ میل کی دوری پر ہے۔ اس کی چوٹی پر غارِ ثور واقع ہے۔ جس میں نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ تین دن قیام فرمایا تھا۔ ان دونوں پہاڑوں پر کمزور، ضعیف اور بیمار نہ چڑھیں۔

مسجد عائشہؓ: اس مسجد کو مسجدِ تنعیم بھی کہتے ہیں۔ یہ حدودِ حرم کے باہر ہے۔ مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اگر کسی کو عمرہ کرنا ہو تو اس مقام پر آکر عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔

حضرتِ خدیجہؓ کا گھر: اس مقام پر نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت کرنے تک قیام فرمایا۔ حضرت ابراہیمؓ کے علاوہ آپکی ساری اولادیں اس مقام پر پیدا ہوئیں۔ یہ مقام مَروہ کی طرف چھپرا بازار میں داخل ہوتے ہی دائیں جانب زرگروں کی پہلی گلی میں ہے۔ اب یہاں دارالحفاظ قائم کردیا گیا ہے، جہاں بچے قرآنِ پاک حفظ کرتے ہیں۔ مسجدِ خیف، مسجدِ نمرہ، مسجد شعرالحرام، جبلِ رحمت، جمرات یہ وہ مقامات ہیں جہاں آپ کو حج کے پانچ خاص دنوں میں جانا ہوگا۔ مگر لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے آپ کسی بھی مقام کو ٹھیک سے نہیں دیکھ پائیں گے۔ اس لئے حج سے پہلے یا بعد میں اطمینان سے ان مقامات کو ضرور دیکھیں۔

حرم شریف، مِنیٰ، مزدلفہ اور عرفات کا قریبی نقشہ

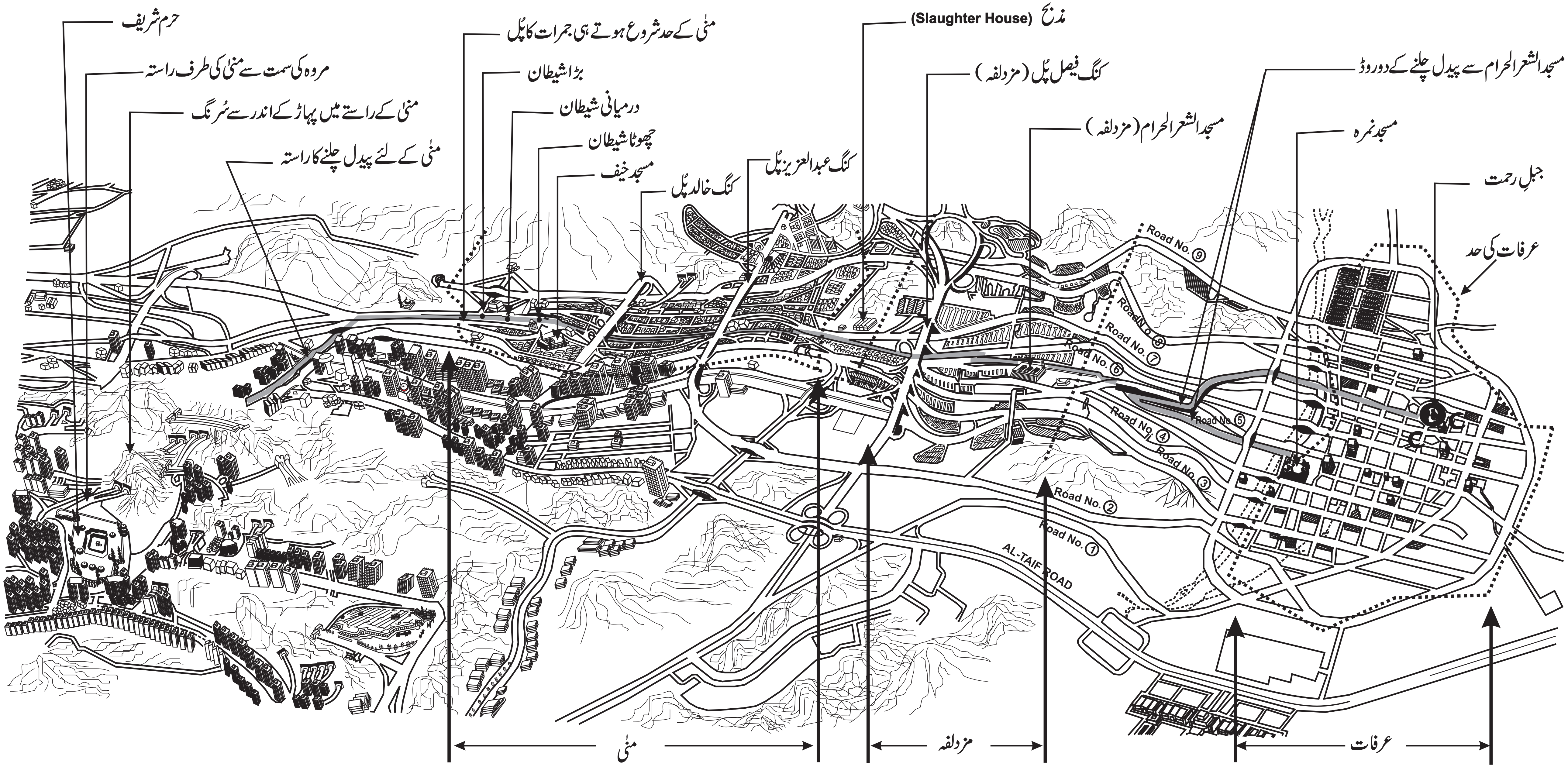

فلسفہ حج، میقات اور حرم کے احترام کا بیان

حج دراصل سفرِ آخرت کی ایک ریہرسل ہے۔ جب کسی کا انتقال ہوتا ہے تو دوست احباب اُسے نہلا دھلا کر، کفن پہنا کر، قبرستان لیجا کر چھوڑ آتے ہیں۔ مرنے والا ویرانے میں قیامت تک پڑا رہتا ہے۔ پھر قیامت کے دِن وہ اپنی قبر سے نکل کر حشر کے میدان میں جائے گا۔ اور خدا کے سامنے اپنے اعمال کا حساب کتاب دیگا۔ اگر کسی وجہ سے اعمال کا وزن کم ہوا تو اُسے کوئی اور موقع نہیں ملے گا۔ بلکہ سزا ہوگی۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان و کرم ہے کہ اُس نے انسانوں پر حج فرض کر کے سفرِ آخرت کی ریہرسل کا موقع دیا اور اِس بات کا موقع دیا کہ دنیا کے حشر کے میدان میں اگر اعمال کا پلڑا ہلکا ہے تو بندہ رو رو کر، گریہ وزاری کر کے اپنی مغفرت کرالے۔

حاجی کفن (احرام) پہن کر ویرانے (مِنیٰ) میں جاتے ہیں۔ پھر وہاں سے حشر کے میدان (عرفات) جاتے ہیں اور دِن بھر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اور رو رو کر اپنے پچھلے سارے گناہ معاف کرا کر اپنی مغفرت کرالیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اِس احسان اور کرم کی قدر کرنی چاہئے، حج کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور اس سے پہلے کہ موت آجائے یا سورج سوا نیزے پر آجائے صحیح طریقے سے حج کر کے اپنی آخرت سنوار لینا چاہئے۔

میقات :

میقات حرم کے چاروں طرف وہ حدود ہیں جہاں سے گزرتے وقت اگر آپ عمرہ یا حج کی نیت سے حرم شریف کی طرف سفر کر رہے ہیں تو احرام پہننا لازمی ہے۔ اگر کوئی بغیر احرام پہنے حرم شریف کی طرف میقات کی حدود میں داخل ہوگیا تو اسے دم دینا ہوگا۔ ہندوستان سے جاتے وقت میقات یلملم کا پہاڑی سلسلہ ہے۔ اور مدینہ شریف سے مکّہ شریف جاتے وقت میقات ذوالحلیفہ ہے۔

حرم کا احترام :

مسجد اُنہیں چیزوں سے بنی ہوتی ہے جس سے کسی کا گھر بنتا ہے۔ مگر مسجد میں آپ وہ سب کام نہیں کرسکتے جو گھر میں کرتے ہیں۔ مسجد خدا کا گھر ہے اس لئے محترم ہے۔ اگر مسجد میں وہ سارے کام آپ کریں گے جو گھر پر کرتے ہیں تو سخت گناہ گار ہونگے۔ مکّہ شریف اور مدینہ منورّہ بھی ویسے ہی شہر ہیں جیسے آپ کا شہر ہے۔ مگر چونکہ مکّہ شریف میں خدا کا گھر اور مدینہ منورہ میں حضور ﷺ بھی مدفون ہیں اِس لئے یہ دونوں شہر محترم ہیں۔ اور خدا اور خدا کے رسول نے اُنہیں حرم قرار دیا ہے۔ اور بہت ساری چیزوں کی ممانعت فرمائی ہے۔ اگر آپ اپنے شہر کی طرح وہ سارے کام اِن دونوں مقدس شہروں میں بھی کریں گے تو سخت گنہگار ہونگے۔

حرم کی حدود میں مندرجہ ذیل باتیں حرام ہیں۔

(۱) لڑائی جھگڑا کرنا۔

(۲) گھاس یا درخت کاٹنا، کسی درخت کی شاخیں یا کانٹے توڑنا (آپ حرم کے حدود میں گھاس کا ایک تنکہ بھی نہیں توڑ سکتے)

(۳) شکار کھیلنا، کسی شکار کیے جانے والے جانور کو ڈرانا یا اپنی جگہ سے ہٹانا۔ (حرم کے حدود میں جنگلی جانوروں کو بھی امان ہے۔ اُن کو مارنا تنگ کرنا تو دور کی بات ہے۔ اگر وہ سائے میں کھڑے ہوں اُنہیں ہٹا کر آپ کا سائے میں جانا بھی حرام ہے)۔

(۴) گِری پڑی چیزوں کا اٹھانا۔

ان کاموں میں سے کوئی اگر ایک بھی کام کرتا ہے۔ تو گناہ گار ہوگا۔ اور کُفارہ دینا ہوگا۔ **مِنیٰ اور مزدلفہ بھی حدودِ حرم میں شامل ہیں۔**

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرلے تو حج (کے دنوں) میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے، نہ کوئی بُرا کام اور نہ کسی سے جھگڑے۔ اور جو نیک کام تم کروگے وہ خدا کو معلوم ہو جائے گا۔ (سورۃ بقرہ ۱۹۷)

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

[صفحہ 18 کا بقیہ] : مِنیٰ اور مزدلفہ مکہ شہر میں داخل شمار کئے گئے ہیں۔ اس لئے اگر مکہ اور مِنیٰ کا قیام مجموعی طور پر ۱۵ روز سے زیادہ ہوتا ہے تو حاجی مقیم ہوگا اور اُسے پوری نماز پڑھنی ہوگی۔

تاریخ مکّہ مُکرمہ اور کعبہ شریف

- حضرت عبداللہ بن عمرؓ راوی ہیں کہ آسمان و زمین کی پیدائش کے زمانے میں پانی کی سطح سے سب سے اول کعبہ کا مقام نمودار ہوا۔ پھر اس کے بعد زمین اس کے نیچے سے پھیلائی گئی۔ (معرفتِ کعبہ صفحہ ۵)
- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لوگوں کے لیے عبادت کی غرض سے بنایا جانے والا پہلا گھر مکّہ میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت و ہدایت والا ہے۔ (سورۃ آلِ عمران ۹۶)
- کعبہ شریف کی تعمیر بارہ مرتبہ ہوئی۔ اس میں پانچ بہت مشہور ہیں۔ (۱) فرشتوں نے پہلی بار تعمیر کیا۔ (۲) حضرت آدمؑ نے دوسری بار تعمیر کیا۔ (۳) حضرت ابراہیم نے تیسری بار تعمیر کیا۔ (۴) حضورؐ جب ۲۵ سال کے تھے تب قریش نے مرمت کیا۔ (۵) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ۶۵ھ میں از سرِ نو تعمیر کیا۔
- حضرت ابراہیمؑ کے زمانے تک حطیم خانہ کعبہ کا حصہ تھا۔ قریش نے جب کعبہ شریف کی پھر سے مرمت کی تو حلال اور پاک دولت کی کمی کی وجہ سے خانہ کعبہ کو پہلے شکل میں نہ بنا سکے اور حطیم کا حصہ خانہ کعبہ میں شامل نہ کر سکے۔
- حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے جب خانہ کعبہ کی مرمت کی تو حطیم بھی خانہ کعبہ میں شامل کر لیا اور پہلے کی طرح خانہ کعبہ میں دو دروازے کر دیے۔ ایک مشرق اور ایک مغرب کی طرف۔ جب حجاج مکّہ مکرمہ کا گورنر بنا تو اس نے حضرت زبیرؓ کو شہید کر دیا اور خلیفہ عبدالملک بن مروان کی اجازت سے حطیم کو پھر خانہ کعبہ سے باہر کر دیا اور مغربی دروازہ بھی بند کر دیا۔ خلیفہ کو جب حضرت عائشہؓ کی حدیث پہنچی تو بہت پچھتایا مگر اس نے خانہ کعبہ کو اسی طرح رہنے دیا اور آج تک خانہ کعبہ اسی حالت میں ہے۔
- قرآن شریف میں مکہ مکرمہ کے پانچ نام ہیں۔

مکّہ ، بکّہ ، اَلبَلَدَ الأمین ، اُمُّ القُری

- دوسری مذہبی کتابوں میں بھی خانہ کعبہ کا ذکر ہے۔ ہندوؤں کی کتاب میں خانہ کعبہ کے مندرجہ ذیل نام ہیں۔

اِلاسپَد	اِلایاسپَد
نابھاپرتھیویا	نابھی کمل
اَدِپشکر تیرتھ	دارُدُکا بَن
مکتیشور	

- بائبل میں مکّہ مکرمہ کو عورت کے نام سے یاد کیا ہے کیونکہ مکہ مکرمہ دُنیا کا پہلا شہر ہے اور سارے شہروں کی ماں ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے کعبہ شریف کے اطراف کے ایک بڑے علاقے کو حرم قرار دیا ہے۔ حضرت جبرائیلؑ نے اِس علاقے کی نشان دہی حضرت ابراہیمؑ کو کی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ نے حرم کی سرحد پر نشانی کے طور برج بنا دیے تھے۔ ہر دور میں اس کی مرمت ہوتی رہی اور آج تک باقی ہے۔ اِس میں سے ایک تنعیم ہے جہاں سے عمرے کے لئے حاجی احرام باندھتے ہیں۔ اس علاقے میں ہر جاندار کو اماں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''جو شخص اس حرم میں داخل ہو جائے وہ امن والا ہو جاتا ہے'' (آل عمران ۹۸)۔ اس علاقے میں اگر کوئی قتل کر کے بھی داخل ہو جائے تو نہ اِسے حرم میں قتل کیا جائے گا نہ گرفتار جب تک وہ حرم سے باہر نہ آ جائے۔ ہاں اگر وہ حرم میں جُرم کرے تو سزا ملے گی کیوں کے اس نے حرم کی بے حرمتی کی ہے۔
- حضورﷺ کا ارشاد ہے کہ مسجد حرام کی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں سے بھی بڑھ کر ہے (مسند احمد) یعنی ایک وقت کی نماز ۵۵ سال کی نمازوں سے بھی زیادہ ہے اور یہ ایک لاکھ گنا زیادہ ثواب کا ملنا سب نیکیوں کے لئے ہے۔ اِسی طرح مکّہ مکرمہ میں جس طرح نیکیاں بڑھتی ہیں۔ اُسی طرح گناہ بھی بڑھتے ہیں۔
- مقام ابراہیم وہ پتّھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے لئے نرم کر دیا تھا اور اس پر کھڑے ہو کر وہ خانہ کعبہ کی تعمیر کرتے تھے۔ اور اس پر حضرت براہیمؑ کے قدموں کے نشان ہیں۔ پہلے یہ پتھر خانہ کعبہ سے بالکل لگا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم مقام ابراہیم کو جاء نماز بناؤ۔ (بخاری ۴۰۲۷)۔

مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہونے کے بعد نماز پڑھنے والوں سے طواف کرنے والوں کو دشواری ہونے لگی تو حضرت عمرؓ نے اِسے خانہ کعبہ سے تقریباً ۱۴ میٹر دور کر دیا تھا اور آج تک اِسی جگہ ہے۔ (فتح الباری شرح حدیث ۸۳۷۷)۔

- خانہ کعبہ پر پہلی بار غلاف دورِ جاہلیت میں تُبعّ اَسعُد الحِمیَری نے چمڑے کا پہنایا تھا۔ حضورﷺ نے فتح مکّہ کے بعد یمنی کپڑے کا غلاف پہنایا تھا۔ ناصر عباسی نے پہلی بار سیاہ رنگ کا غلاف پہنایا تھا۔ تب سے اب تک غلاف سیاہ رنگ کا ہی پہنایا جاتا ہے۔
- حجر اسود اور مقام ابراہیم یہ دونوں جنت کے دو چمکدار پتّھر تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا نور ختم کر دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کا نور ختم نہ فرماتے تو یہ زمین و آسمان کے درمیان یا مشرق اور مغرب کے درمیان پوری دُنیا کو روشن کر دیتے۔ (مسند احمد ۲/۲۱۷)
- زمین پر بہترین پانی آبِ زم زم ہے۔ یہ خوراک بھی ہے اور بیماری سے شفا بھی (معجم کبیر، طبرانی، حدیث ۱۱۱۶۸)۔
- حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کی درمیانی جگہ کو ملتزم کہا جاتا ہے۔ حضرت مجاہد نے فرمایا جو اس جگہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ضرور اِس کی دُعا قبول فرمائیں گے۔ (تاریخ مکّہ ازرقی ۳۶۸/۲)۔ حضورﷺ یہاں دیوار سے اِس طرح چمٹ کر دعا مانگا کرتے جیسے بچہ اپنی ماں سے چمٹ جاتا ہے اور یہاں اِس طرح دعا مانگنا سنت ہے۔

طواف کا بیان

- اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں "اس قدیم گھر کا طواف کرنا چاہئے"۔ (الحج ۲۹)
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، اِس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (ابن ماجہ کتاب المناسک باب فضل الطّواف ۵۶ - ۲۹)۔
- آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کیا تو اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر اس کے گناہ کو معاف فرماتے ہیں اور ہر ہر قدم پر نیکی لکھتے ہیں اور ہر ہر قدم پر ایک درجہ بلند کرتے ہیں۔ (ابن خریمہ۔ ابن حبان)
- حضرت امام غزالیؒ نے اپنی کتاب احیائم العلوم میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کا طواف بہت کیا کرو وہ بڑی بزرگ چیز ہے۔ جس کو تم قیامت کے روز اپنے نامہ اعمال میں پاؤ گے اور اِس کے برابر کوئی دوسرا عمل رشک کے قابل نہ پاؤ گے۔ (ساتواں باب حج کے اسرار اور اس کی ممانعت)۔
- حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے۔ البتہ تم اس میں بات کر سکتے ہو تو جو بھی دوران طواف بات کرے۔ اِس کو اچھی بات کرنی چاہئے۔ (جامع ترمذی کتاب الحج حدیث ۹۶)
- طواف میں بھی نماز کی طرح شرطیں ہیں:
  - طواف کے لئے وضو ضروری ہے۔ کپڑے پاک ہوں ستر چھپا ہو۔
  - طواف کے پہلے حجر اسود سے پہلے نیت کریں۔
  - طواف حجر اسود کے سامنے ہو کر تکبیر کہہ کر اور استلام کر کے شروع کریں۔
  - ہر چکر کے آخر میں تکبیر کہہ کر استلام کریں۔ (استلام یعنی حجر اسود چومنا)۔
  - جس طرح نماز سلام پھیر کر ختم کی جاتی ہے۔ طواف کے آخر میں دو رکعت نماز پڑھ کر طواف پورا کیا جاتا ہے۔ دو چکروں کے بیچ وقفہ نہ ہو۔
  - طواف کرتے وقت نظریں چلنے کی جگہ پر ہوں۔
  - طواف کرتے ہوئے خانہ کعبہ کی طرف دیکھنا مکروہ ہے۔ استلام کرتے وقت نظر خانہ کعبہ کی طرف اُٹھ جائے تو کوئی حرج نہیں۔
- اگر طواف کرتے کرتے نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوگئی تو طواف روک کر جماعت سے نماز پڑھ لیں اور چھوٹے ہوئے چکر نماز کے بعد پورے کرلیں۔ اگر چار چکروں کے پہلے ہی آپ کا وضو ٹوٹا ہے تو وضو کر کے پورا طواف یعنی سات چکر شروع سے لگائیں۔ چار سے کم چکر لگانے سے پہلے وقفہ ہو گیا تو وہ چکر گنے نہیں جاتے ہیں۔
- طواف شروع کرنے سے پہلے صرف پہلی بار تکبیر کہتے ہوئے آپ کا سینہ خانہ کعبہ کی طرف ہوگا۔ اِس کے بعد سینہ خانہ کعبہ کی طرف کرنا مکروہ ہے اور پیٹھ خانہ کعبہ کی طرف کرنا مکروہ تحریمی ہے یعنی حرام کے برابر ہے۔
- ایک چکر کی جتنی دوری آپ نے خانہ کعبہ کی طرف سینہ یا پیٹھ کر کے طے کی اُسے پھر سے دہرا لیں۔ وہ دوری طواف کے چکروں میں شامل نہیں ہوگی۔
- ایسا طواف جس کے بعد سعی کرنا ہے۔ اس کے شروع کے تین چکروں میں اضطباع اور رمل ہے۔ ایسا تین بار ہوگا۔ پہلا عمرہ کے طواف میں، دوسرا طوافِ زیارت میں اور تیسرا ۸ ذی الحجّہ کو اگر منیٰ جانے سے پہلے آپ طواف اور سعی کرتے ہیں تب۔
- ۸ ذی الحجّہ کو اگر آپ نے طواف اور سعی کر لی تو ۱۰ ذی الحجہ کے بعد صرف آپ کو طواف کے سات چکر بغیر رمل کے لگانے ہیں۔ اس کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں۔
- رمل سنت ہے۔ اگر کوئی رمل والے طواف میں رمل کرنا بھول جائے تو یہ خلافِ سنت ہوگا۔ مگر طواف ہو جائے گا۔ طواف دہرانے کی ضرورت نہیں یا کسی نے ساتوں چکر میں رمل کر لیا تو بھی یہ مکروہ ہے۔ مگر طواف ہو جائے گا۔
- طواف حطیم کے باہر سے کریں کیوں کہ حطیم خانہ کعبہ کا حصہ ہے۔ اور طواف خانہ کعبہ کے باہر سے کیا جاتا ہے۔
- رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ستر ہزار فرشتے طواف کرنے والوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔
- طواف کے دوران کوئی خاص دعا یا آیت پڑھنا فرض یا واجب نہیں ہے۔ جو کچھ حج کی کتابوں میں لکھا ہے صرف مسنون دعائیں ہیں۔ سمجھ کر دعا مانگنا اور وہ دعائیں جو زبانی یاد ہوں پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔
- طواف کا ثواب کسی کو بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔ جو انتقال کر گئے انہیں بھی اور جو زندہ ہیں اور مکہ مکرمہ سے دور ہیں اُنہیں بھی۔
- معذور سواری پر بیٹھ کر طواف کر سکتے ہیں۔
- خانہ کعبہ پر ۱۲۰ رحمتیں اترتی ہیں جن میں سے ساٹھ رحمت طواف کرنے والوں پر۔ بقیہ ۴۰ رحمت نماز پڑھنے اور ۲۰ خانہ کعبہ کو دیکھنے والوں کے لئے ہیں۔
- رکن یمانی کو طواف کے دوران صرف ہاتھ لگانا سنت ہے۔ بوسہ دینا خلاف سنت ہے۔ اگر بھیڑ ہو تو دور سے گزر جائیں استلام بھی نہ کریں۔ رکن یمانی کے پاس رک کر سینہ خانہ کعبہ کی طرف کر کے ہاتھ لگانا یا بھیڑ لگانا خلافِ سنت ہے اور ممنوع ہے۔
- عصر کے بعد قضا فرض نمازوں کو چھوڑ کر اور نماز نہیں پڑھ سکتے اس لئے عصر کے بعد حرم میں زیادہ سے زیادہ طواف کیجئے۔ مگر آخری کی دو رکعت طواف واجب مت پڑھئے اور مغرب کے بعد آپ نے جتنے طواف کیے ہیں ان کے حساب سے ہر طواف کے لئے دو رکعت الگ الگ پڑھ لیجئے۔ اس طرح حرم شریف کے اندر آپ کا ہر لمحہ بہترین عبادت میں گزرے گا۔
- صرف طواف کرتے ہوئے نمازیوں کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔ اِس کے علاوہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور کہیں بھی نمازیوں کے سامنے سے گزرنا جائز نہیں ہے۔ حرم شریف میں اگر کسی کے سامنے سے گزرے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو کم از کم نمازی سے چار فٹ کی دوری یا سجدہ کرنے کی جگہ کے باہر سے گزریں۔

ارکانِ عمرہ اور حج کا بیان

عمرہ کے صرف دو فرائض اور دو واجبات ہیں۔ جو بھی اِنہیں پورا کریگا اُس کا عمرہ ہو جائے گا۔

اِسی طرح حج کے تین فرائض، چھ واجبات اور ۱۰ سنّتیں ہیں۔ جو بھی اُنہیں پورا کریگا اُس کا حج ہو جائے گا۔

اِس کتاب میں ہم سفر کے الگ الگ مرحلوں کے لئے الگ الگ دعائیں اذکار اور نفل نماز کا ذکر کریں گے۔ یہ صرف حج اور عمرہ کی عبادت کو اور افضل بنانے کے لئے ہیں۔ اُن کے نہ کرنے پر نہ کوئی گناہ ہوگا اور نہ حج اور عمرہ کی عبادت میں کوئی فرق آئے گا۔

(۱) عمرہ کے فرائض :

(۱) میقات سے احرام باندھنا ، نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔

(۲) خانہ کعبہ کا طواف کرنا اور طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب الطّواف پڑھنا۔

(۲) عمرہ کے واجبات :

(۱) صفاء و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۲) بال کتروانا یا منڈوانا۔

(۳) حج کے فرائض :

(۱) **احرام پہن** کر حج کی دِل سے نیت کرنا اور تلبیہ کہنا۔

(۲) **وقوف عرفات** یعنی ۹ ر ذی الحجّہ کو زوال آفتاب سے لے کر ۱۰ ر ذی الحجّہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا۔ اگر چہ ایک لمحہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔
حضور ﷺ نے فرمایا ''حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے''۔
(جامع ترمذی حدیث ۸۸۹)

(۳) **طواف زیارت** جو دسویں ذی الحجّہ کی صبح سے لے کر بارھویں ذی الحجّہ کے مغرب تک کیا جا سکتا ہے۔

(۴) حج کے واجبات :

(۱) عرفات میں سورج ڈوبنے تک ٹھہرنا۔

(۲) مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا۔

(۳) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۴) شیطان کو باترتیب کنکری مارنا۔

(۴) قربانی کرنا۔ (۵) سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔

(۶) میقات سے باہر رہنے والے کو طوافِ وداع کرنا۔

(۷) ۱۰، ۱۱، ۱۲ تاریخ کو راتیں منیٰ میں گزارنا۔

(۵) حج کی سنّتیں :

(۱) مفرد آفاقی اور قارن کو طواف قدوم کرنا۔

(۲) امام کا تین مقام پر خطبہ پڑھنا ساتویں ذی الحجّہ کو مکہ مکرمہ میں، نویں ذی الحجّہ کو عرفات میں اور گیارہویں کو منیٰ میں۔

(۳) نویں ذی الحجّہ کی رات میں منیٰ میں رہنا۔

(۴) طلوع آفتاب کے بعد نویں ذی الحجّہ کو منیٰ سے عرفات کو جانا۔

(۵) عرفات سے امام کے چلنے کے بعد چلنا۔

(۶) مزدلفہ میں عرفات سے واپس ہوتے ہوئے رات کو ٹھہرنا۔

(۷) عرفات میں غسل کرنا۔ اِن کے علاوہ بھی اور بہت سی سنتیں ہیں۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

بقیہ: ''ہوائی سفر اور مکّہ مکرمہ میں آمد'' (صفحہ 39 کا بقایا)

جب مکّہ شہر پر پہلی نظر پڑے تو یہ دعا پڑھیں۔
یا اللہ میرے لئے مکہ شہر میں ٹھکانا فرمادے اور حلال روزی دے،
یا اللہ ہم کو مکہ مکرمہ میں برکت عنایت فرما۔
یا اللہ اِس شہر کے میوے ہمیں نصیب فرما۔
یا اللہ اہل مکہ کو ہماری نظروں میں محبوب بنادے۔
یا اللہ ہمیں بھی اہل مکّہ کی نظروں میں محبوب بنادے۔

بس آپ کو آپ کی رہائش گاہ تک پہنچا دے گی۔ قلی آپ کا سامان بس سے اُتار کر آپ کے کمرہ تک پہنچا دیں گے۔ سامان کمرہ میں رکھ کر کچھ کھا پی لیں ضرورت ہو تو کچھ دیر آرام کرلیں جو ریال آپ کو ایئر پورٹ پر ملے تھے انہیں سوٹ کیس میں حفاظت سے رکھ دیں۔ اپنے ساتھ حرم میں ہرگز نہ لے جائیں۔ پھر عمرہ کی تیاری کریں۔ مکّہ مکرمہ پہنچ کر آپ جتنی جلدی عمرہ کریں گے اُتنا افضل ہے۔
حج و رمضان کے دنوں میں حرم شریف میں نماز و نماز کے بعد طواف کرنے والوں کا زبردست ہجوم ہوتا ہے جس وجہ سے عمرہ کے ارکان ادا کرنے میں کافی پریشانی ہوتی ہے۔ صبح اشراق کے بعد اور رات میں عشاء اور کھانے کے بعد حرم شریف کچھ خالی ہوتا ہے لہذا ان دو وقتوں میں آکر آپ عمرہ کریں تو قدرِ آسانی ہوگی۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

سفرِ حج پر نکلنے سے پہلے کی تیاریاں

(۱) چھ سے آٹھ اچھے اور دیندار لوگوں کے ساتھ گروپ بنا کر حج کا فارم بھریں۔ کیوں کہ ایک کمرہ میں چھ سے آٹھ لوگوں کو رکھا جاتا ہے۔ اگر یہ لوگ ہم خیال اور نیک ہوں تو بڑی آسانی ہوتی ہے۔

(۲) دِل میں یہ یقین جمائیں کہ مجھے میرا مال، میری طاقت، میری صلاحیت مجھے حج کے سفر پر نہیں لے جا رہی ہے۔ بلکہ مجھے میرا خدا لے جا رہا ہے۔ کئی لوگ دنیا میں مال دار ہیں، باصلاحیت ہیں، طاقتور ہیں، لیکن اُنہیں خدا کا حکم نہیں ہوا، وہ نہیں جا سکتے۔

میں نے ذاتی طور سے محسوس کیا کہ حج نہ صرف اللہ کی توفیق سے ہم کر پاتے ہیں، بلکہ حج کے ارکان بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پورا کراتے ہیں۔ تیس سے چالیس لاکھ کے مجمع میں اگر اللہ تعالیٰ کی مدد نہ ہوتی تو میں اور کئی حاجی عرفات اور مزدلفہ وقت پر نہ پہنچ پاتے اور یہ ارکان ہم سے فوت ہو سکتے تھے۔

(۳) حاجی کہلانے کا شوق، خریداری وغیرہ بھی حج کی نیت کے ساتھ شامل ہو تو توبہ کریں اور حج کی نیت خالص اللہ کی رضا کے لئے کریں۔

(۴) کاروبار اور گھر کی ساری ضروریات اور اُمور سے متعلق وصیت نامہ لکھدیں، لینا دینا، حق حقوق سب مفصّل درج کر دیں اور کسی معاملہ شناس اور دیندار شخص کو اپنا قائم مقام بنا دیں۔

(۵) گھر والوں کو آپ کی غیر موجودگی میں بھی نماز پڑھتے رہنے اور پوری طرح دین پر چلتے رہنے کی نصیحت کر دیں۔

(۶) صدقہ سے بلائیں ٹلتی ہیں۔ اِس لئے سفر میں جان اور مال کی حفاظت کے لئے صدقہ خیرات کر دیں یا غریبوں کو کھانا کھلا دیں۔

(۷) اگر کسی کا حق ادا نہ کیا ہو تو ادا کر دیں۔ کسی کا دِل دُکھایا ہو تو معافی مانگ لیں۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ خود کے حقوق معاف کر دے گا۔ لیکن بندوں کے حقوق معاف نہیں کرے گا۔ اُسے تو آپ کو بندوں سے ہی معاف کرانے ہونگے۔

(۸) سفرِ حج کی سامان کی مکمل فہرست بنالیں اور اُس کے مطابق سامان ایک یا دو دِن پہلے ہی پیک کر لیں۔

(۹) ایک الگ ہینڈ بیگ میں پاس پورٹ جہاز کا ٹکٹ، شناختی کارڈ اور دوسرے ضروری سامان رکھ لیں۔ یہ بیگ ایسا ہو کہ اِسے آپ چودہ ۱۴ گھنٹے کے سفر میں ہمیشہ اپنے کاندھے سے لٹکائے رہ سکیں۔

(۱۰) بال صاف کر لیں، ناخن کاٹ لیں اور نہا دھو کر اچھی طرح پاک ہو جائیں۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

سفرِ حج پر نکلنے سے پہلے نیت کا بیان

حج تین طرح کے ہوتے ہیں اور سفرِ حج میں حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا جاتا ہے۔ تو جب آپ گھر سے احرام پہن کر نکلیں گے تو کیا نیت کریں گے؟ عمرہ کی؟ حج کی؟ اور کس طرح کے حج کی؟

حج کی تین قسمیں ہیں:

(۱) حجِ اِفراد

(۲) حجِ قِران

(۳) حجِ تمتّع

حجِ اِفراد میں حاجی احرام صرف حج کی نیت سے پہنتے ہیں اور صرف حج کر کے احرام اُتار دیتے ہیں۔

حجِ قِران میں حاجی حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام پہنتے ہیں اور دونوں کرنے کے بعد ہی احرام اُتارتے ہیں۔

حجِ تمتّع میں حاجی پہلے عمرہ کی نیت سے احرام پہنتے ہیں اور عمرہ کر کے احرام اُتار دیتے ہیں۔ پھر ۸ ذِی الحجّہ کو احرام حج کی نیت سے پہنتے ہیں اور حج کر کے اُتارتے ہیں۔ ہندوستان سے جانے والے حاجیوں کو حجِ تمتّع ہی آسان ہوتا ہے۔ اِس لئے ہم اِس حج کو سیکھیں گے۔

اس لئے اگر آپ کی فلائٹ جدّہ کے لئے ہو اور ۸ / ذی الحجّہ سے پہلے کی ہو تو آپ کو مکّہ شریف پہنچ کر پہلے عمرہ کرنا ہے۔ اِس لئے آپ احرام بھی عمرہ کی نیت سے پہنیں گے اور پہلے نیت بھی عمرہ ہی کی کریں گے۔

اگر آپ کی فلائٹ مدینہ کے لئے ہو تو نہ آپ گھر سے احرام پہن کر نکلیں گے اور نہ کسی چیز کی نیت کریں گے، بلکہ مدینہ میں چالیس وقت کی نماز پوری کر کے جب آپ مدینہ سے مکّہ روانہ ہونگے تب آپ کو احرام پہن کر عمرہ کی نیت کرنا ہوگا۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

سفرِ حج کا آغاز

- اچھی طرح نہادھوکر صاف ستھرے ہو جائیں اور احرام پہن لیں۔

- اِس مبارک سفر کی کامیابی کے لئے اللہ سے دعائیں مانگیں۔ دعا زیادہ اثر رکھتی ہے جب یہ نفل نماز پڑھ کر مانگی جائے۔ اِس لئے دو، دو رکعت کر کے دس رکعت نفل نماز اِس طرح پڑھیں۔

◂ دو رکعت نفل نماز صلوٰۃ الحاجات کی نیت سے پڑھیں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کے اللہ تعالیٰ آپ کا سفرِ حج آسان اور کامیاب کرے اور آپ کو حجِ مبرور عطا فرمائے۔

◂ دو رکعت نفل نماز صلوٰۃ التوبہ کی نیت سے پڑھیں۔ اِس نفل نماز کے بعد آپ اللہ تعالیٰ کے دربار میں سچے دِل سے اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔

◂ دو رکعت نفل نماز شکرانے کی پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اُس نے یہ توفیق آپ کو دی کہ آپ حج کے سفر پر جا رہے ہیں۔

◂ دو رکعت نماز اپنے اور اپنے گھر والوں کی بلاؤں اور مصیبتوں سے حفاظت کے نیت سے پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سفر میں اور گھر والوں کو وطن میں اپنے امان اور حفاظت میں رکھے اور تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھے۔

◂ آخری دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھیں۔ ساری نمازیں آپ احرام کی چادر سے سر ڈھانپ کر پڑھیں اور آخری دو رکعت کا سلام پھیر کر سر کھول دیں مگر ابھی عمرہ کی نیت نہ کریں۔ عمرہ کی نیت اگر آپ جہاز میں یلملم میقات سے کریں گے تو زیادہ آسانی ہوگی۔ یلملم میقات جدّہ اُترنے سے ایک گھنٹہ پہلے آتا ہے اور جہاز کا عملہ میقات آنے پر آپ کو اِس کی خبر کر دیگا۔

- بزرگوں سے سُنا ہے کہ احرام کی حالت میں انسان جو بھی کام کرتا ہے اُس پر مہر لگ جاتی ہے۔ پھر وہ زندگی بھر اُسے دُہراتا رہتا ہے۔ ویسے تو ہر وقت گناہوں سے بچنا چاہئے مگر احرام کی حالت میں گناہوں سے سخت پرہیز کرنا چاہئے اور پوری طرح سے سُنت کے مطابق شب و روز گزارنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

- کچھ ایسے گناہ ہیں جن کی ہمیں عادت سی ہے اور اُن کے گناہ ہونے کا ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔ جیسے غیبت، نظروں کا گناہ وغیرہ۔ اور یہ گناہ ہم اُس وقت کرتے ہیں جب ہم دُنیاداری کی باتیں کرتے ہیں یا بازاروں میں گھومتے ہیں۔ احرام کی حالت میں اور ویسے بھی حرم کے حدود میں ان دونوں سے پرہیز کریں اور زیادہ سے زیادہ وقت قرآن شریف کی تلاوت، طواف، نفل نماز اور وظائف پڑھتے ہوئے گزاریں۔ آپ جس جگہ جارہے ہیں (مکّہ شریف) وہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھا کر ملتا ہے۔ اِسی طرح ایک غلطی کا گناہ بھی ایک لاکھ گنا مِلے گا۔ حضرت نوحؑ کی عمر ۹۵۰ سال تھی۔ اگر آپ چار دِن حرم شریف میں عبادت کریں تو چار لاکھ دِن کے برابر عبادت کا ثواب ملے گا۔ جو کہ ۱۰۰۰ سال کی عبادت سے زیادہ ہے۔ یعنی آپ حضرت نوحؑ کی عمر سے بھی زیادہ عرصے تک عبادت کرتے رہے۔ اِس سے آپ اندازہ لگائیں کہ اگر آپ ایک مہینے حرم میں عبادت کرتے رہے تو کتنا ثواب ملے گا۔ وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو اِس بات کو سمجھ کر اِس سنہرے موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

- اپنے وطن میں ایک فرض نماز چھوٹ جائے تو اُس کا گناہ ستّر گناہ کبیرہ کے برابر ہوتا ہے جس کی جہنم کی سزا ائی لاکھ سال ہے۔ یہی گناہ اگر حرم شریف میں ہو جائے تو یہ ایک لاکھ گنا اور بڑھ جائے گا۔ نماز چھوڑنے کے ساتھ اگر کسی نے غیبت بھی کی، نظروں کا گناہ بھی کیا، جھگڑا وغیرہ بھی کیا اور مہینے بھر کرتا رہا تو ایسا شخص جب حج کے سفر پر نکلتا ہے تو کچھ نیک ہوتا ہے۔ اور گناہ کا ذخیرہ بھی اُس کی عمر کے مطابق پچاس ساٹھ سال کا ہوتا ہے۔ مگر جب حج سے واپس آتا ہے تو ہزاروں سال کی عمر کے گناہ کے برابر گناہوں کا ذخیرہ لے کر آتا ہے۔ ایسا بد بخت انسان حج کر کے حاجی کے بدلے پاجی نہیں بنے گا تو اور کیا بنے گا؟ اِس لئے کچھ لوگ حج کے بعد زیادہ بددین ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو اور سارے مسلمان کو دین سمجھنے اور اُس پر صحیح طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

- وہ مقدس زمین جسے دیکھنے کے لئے لاکھوں آنکھیں ترستی ہیں۔ وہاں آپ کو صرف چالیس دِن رہنا ہے۔ اِن چالیس دِنوں کے لئے اگر آپ دنیاداری چھوڑ دیں گے تو کیا قیامت آ جائے گی؟ گھر سے نکلتے وقت اپنی دنیا داری کو یہیں چھوڑ کر سفرِ حج پر روانہ ہوں اور آنے والے ہر لمحے کو غنیمت سمجھیں اور جتنی نیکی اپنے دامن میں سمیٹ سکتے ہوں سمیٹ لیں۔ موت کی کسے خبر، ہو سکتا ہے یہ آپ کا آخری سفر ہو ؟

- اِسٹیل کا کڑا پہن لیں، پاسپورٹ، ائرٹکٹ اور دوسرا ضروری سامان ہینڈ بیگ میں رکھ کر کاندھے پر لٹکا لیں۔ سارے سامان پر اپنا نام پتہ اور کور نمبر پھر ایک بار جانچ لیں اور گھر والوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں انہیں اللہ تعالیٰ کی امان میں دیں اور یہ دعا پڑھیں۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ، زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی، وَیَسَّرَلَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ کُنْتَ.

ترجمہ : اچھا جاؤ تم اور تمہارا دین اور تمہاری دین و دُنیا کی امانت اور تمہارے کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو تقویٰ کی دولت سے نوازے اور تمہارے لئے نیکیاں آسان کرے جہاں کہیں رہو۔

- گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعاء پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ : شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے، میرا اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اُسی پر بھروسہ ہے، اور یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہلتا، میں اللہ ہی کے سہارے سفر شروع کرتا ہوں۔

سواری آجائے تو سواری پر سنت طریقے سے سوار ہوں۔

• سواری پر سوار ہونے کا سنت طریقہ:

حضرت علی بن رَبیعہؓ سے روایت ہے کہ علیؓ بن ابی طالب کے لئے جب سواری لائی گئی تو اس وقت میں موجود تھا۔ انہوں نے جب اس کی رکاب پر پیر رکھا تو بسم اللہ کہا۔ پھر جب پیٹھ پر بیٹھ گئے تو کہا۔ الحمد اللہ پھر فرمایا :

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ : اس اللہ کی تعریف ہے جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا۔ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

پھر تین مرتبہ الحمد اللہ کہا، پھر تین بار اللہ اکبر کہا۔ پھر یہ دعا پڑھی۔

سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

ترجمہ : پاک ہے تو بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ بس مجھ کو بخش دے اور تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

یہ کہہ کر ہنس دئے، لوگوں نے کہا اے امیر المومنین آپ ہنستے کیوں ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا جس طرح میں نے کیا اور جب آپ ہنسے تو میں نے بھی عرض کیا تھا یا رسول اللہ کس بات نے آپ کو ہنسایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا تمہارا رب پاک ہے۔ اس کے بندے جب کہتے ہیں کہ اے رب مجھے بخش دے تو پھر وہ خوش ہوتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

- ایئر پورٹ پہنچ کر بغیر زیادہ وقت برباد کئے ایئر پورٹ میں داخل ہو جائیں۔ پہلے آپ کو زرِ مبادلہ ملے گا۔ اِسے آپ حفاظت سے اپنے ہینڈ بیگ کے اندر والی جیب میں رکھ لیں۔ تاکہ اگر بار بار بیگ کھولنا ہوا تو پیسہ گرنے یا کھو جانے کا ڈر نہ ہو۔

زرِ مبادلہ ملنے کے بعد آپ کے لگیج کا سیکیوریٹی چیک ہوگا۔ پھر آپ کا سامان وزن ہوگا، اُس کے بعد آپ کا سامان جہاز پر لوڈ ہونے چلا جائے گا اور آپ کو جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ویٹنگ ہال (Waiting Hall) میں جا کر انتظار کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ اِس ہال میں آپ پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو کر وضو کر لیں۔ حج کمیٹی کی طرف سے نماز پڑھنے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ وقت ہو تو نماز بھی پڑھ لیں۔

- جہاز کا سفر ساڑھے چار سے پانچ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ جہاز میں ٹوائلیٹ تو ہے مگر ناپاک ہونے کا خطرہ رہتا ہے اور وضو کا انتظام بھی نہیں اِس لئے پہلے سے ہی تیار رہیں۔

جب جہاز میں سوار ہونے کا اعلان کیا جائے تو سواری کی دعاء پڑھتے ہوئے جہاز میں داخل ہوں اور جب جہاز روانہ ہو تو یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرِیھَا وَ مُرْسٰھَآ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ : جہازوں کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ ہی کے نام کی برکت سے ہے، بیشک میرا رب بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

ہوائی سفر اور مکّہ مکرمہ میں آمد

ہوائی سفر ساڑھے چار گھنٹے کا ہے سفر کے دوران کولڈ ڈرنک، کھانا اور خوشبودار کاغذ کے رومال ملیں گے۔ اگر آپ نے سفر شروع کرنے سے پہلے عمرہ کی نیت کر لی ہے تو خوشبودار مشروبات (Cold Drink)، خوشبودار رومال اور خوشبودار کھانے سے پرہیز کریں کیونکہ احرام کی حالت میں خوشبو لگانا اور کھانا دونوں کی ممانعت ہے۔ اگر عمرہ کی نیت نہ کی ہو تو شوق سے کھائیں۔

تین گھنٹے سفر کے بعد نیت کرنے کی تیاری کیجئے۔ میقات آنے کے پہلے ہی جہاز کا عملہ آپ کو خبر کردے گا۔ میقات آنے پر عمرہ کی نیت اس طرح کریں :

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَالِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

ترجمہ : اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں/کرتی ہوں اِسے تو میرے لئے آسان کر اور قبول فرما۔

نیت کے بعد مرد بلند آواز میں اور خواتین دھیمی آواز میں تین بار تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں میرے مولیٰ آپکے حضور حاضر ہوں۔

لَبَّیْکَ لاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

میں حاضر ہوں آپکا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ،

ساری حمد وستائش کے آپ ہی سزاوار ہیں۔ اور ساری نعمتیں آپ ہی کی ہیں اور ساری کائنات میں حکومت بھی آپ ہی کی ہے۔

لَا شَرِیْکَ لَکَ آپکا کوئی شریک وسہیم نہیں۔

نیت کرنے اور تلبیہ پڑھتے ہی آپ پر احرام کی ساری پابندیاں عائد ہوگئیں۔ اِس کے بعد آپ کے لئے سب سے افضل تسبیح ذکر تلبیہ ہی ہے۔

جو ہوائی جہاز حاجیوں کو لے جاتے ہیں وہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں۔ کہ مسافروں کو میقات کی خبر کردیں۔ مگر جو عام فلائٹ ہیں اُس میں اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا کہ میقات کی خبر کریں۔ اِس لئے اگر آپ ٹور سے اور عام فلائٹ سے جارہے ہوں تو احتیاط کے طور پر سفر کے دو گھنٹے بعد ہی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔

جدّہ پہنچ کر جہاز سے اُترنے کے بعد ایک بس کے ذریعے آپ کو ایئر پورٹ کی عمارت میں لے جایا جائے گا۔ ایئر پورٹ کی عمارت میں داخل ہونے کے بعد آپ کو تین مرحلوں سے گزرنا ہے۔

☆ پہلے مرحلے میں آپ کو ایک جنگلے سے گھِرے ہوئے ہال میں رُکایا جائے گا اور آپ کے پاسپورٹ پر داخلے کی مہر لگے گی۔

☆ دوسرے مرحلے میں آپ کو بغل کے دوسرے ہال میں جاکر اپنا سامان پہچان کر ایک جگہ جمع کرنا ہے اور اُس کی سیکیورٹی جانچ کرانی ہے۔ جانچ کے بعد آپ کا سامان پھر لے لیا جائے گا اور اُسے بس اڈّے پر پہنچا دیا جائے گا۔

☆ تیسرے مرحلے میں آپ کو قریب دوسو میٹر دور ہندوستان کے بس اڈّے کی طرف جانا ہے۔ جدّہ کا ایئر پورٹ بہت بڑا ہے اور کھو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ اِس لئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہیں اور بورڈ دیکھتے ہوئے اور راستے میں کھڑے گائڈ سے پوچھتے ہوئے ہندوستان کے بس اڈّے پر پہنچیں۔ اِس کاؤنٹر پر ضروریات سے فارغ ہونے، وضو کرنے اور نماز پڑھنے کی سہولتیں مہیّا ہیں۔ اِس لئے ضروریات سے فارغ ہو کر وضو بنا کر نماز پڑھ لیں۔ جو سامان آپ سے جانچ کے بعد لے لیا گیا تھا قلی اُسے یہاں پہنچا دیتے ہیں۔ اب اپنا سامان پہچان کر ایک جگہ جمع کرلیں اور اپنا پاسپورٹ کاؤنٹر پر دکھائیں۔

(نوٹ: جو قلی آپ کا سامان بس ڈپو تک پہنچانے میں آپ کی مدد کرتے ہیں اس کا بلاّ نمبر ضرور نوٹ کرلیں۔)

یہاں آپ کو گروپ بنا کر معلم کے حوالے کیا جائے گا۔ معلم ایک بس میں جتنے لوگ سوار ہو سکتے ہیں اُتنے لوگوں کو جمع کریں گے۔ اُن کا سامان ایک ٹرالی پر لاد کر بس تک لے جائیں گے۔ اور بس میں سوار کردیں گے۔ آپ اِس بات کا خیال رکھیں کہ آپ اسی بس میں سوار ہوں جس میں آپ کا سامان لادا جائے۔ بس میں سوار ہوتے وقت معلم آپ سے آپ کا پاسپورٹ لے لیں گے۔ اور مکّہ شریف میں آپ کے رہائش گاہ پہنچ کر آپ کو آپ کی رہائش گاہ کارڈ، اپنا شناختی کارڈ اور پلاسٹک پٹّا ہاتھ میں پہننے کے لئے دیں گے۔

ایئر پورٹ اور بس میں ہر جگہ تلبیہ کا ذکر جاری رکھیں۔ جب بس مکّہ شریف کی حد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

''یا اللہ یہ آپکا اور آپ کے رسول ﷺ کا حرم ہے، اسمیں جانوروں کو بھی امن ہے۔ ایسے محترم مقام کی برکت سے آپ میرے گوشت، خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کردے اور مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گزاروں میں شامل فرما''۔

باقی صفحہ نمبر (35) پر

مسجدِ حرم کی تفصیل

1. خانہ کعبہ کے اندر فرش مطاف سے ۷ فٹ اونچا ہے۔ خانہ کعبہ کی کل اونچائی ۴۶ فٹ، لمبائی ۴۲ فٹ اور چوڑائی ۳۸ فٹ ہے۔ حطیم کا آخری سرا خانہ کعبہ سے ۲۱ فٹ دور ہے۔
2. مقامِ ابراہیم ایک پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیمؑ کے قدموں کے نشان ہیں۔ یہ ۸ انچ اونچا ۱۴ انچ چوڑا اور ۱۵ انچ لمبا ہے۔ اور خانہ کعبہ سے ۴۶ فٹ دوری پر ہے۔ اِس کا رنگ زرد و سرخ کے درمیان سفیدی مائل ہے۔
3. حجر اسود خانہ کعبہ کے مشرقی کونے پر زمین سے تقریباً سوا چار فٹ کی اونچائی پر نصب ہے۔ یہ کسی حادثہ میں ٹوٹ گیا تھا۔ اب اِس کے آٹھ ٹکڑے ایک ۱۰ x ۷ انچ کے سیاہ پتھر پر جوڑ کر چاندی کے فریم میں لگا دیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں سفید تھا۔ لوگوں کے گناہوں سے سیاہ ہو گیا ہے۔
4. زم زم کا کنواں اب تہہ خانے میں ہے۔ اس کی پانی کی سطح زمین سے ۱۲ فٹ نیچے ہے۔ پانی کے سوتے چالیس فٹ پر پھوٹے ہیں اور کنویں کی کل گہرائی سو فٹ ہے۔ کنویں کا دہانہ چھ فٹ ہے۔ زم زم کا کنواں کعبہ شریف سے ۶۰ فٹ کی دوری پر ہے۔
5. مسجد حرم کی تر کی تعمیر۔ مطاف اور تر کی تعمیر کا رقبہ ۲ ۹۰ ۰۰۰ مربع فٹ ہے۔
6. سعودی دور کی مسجد حرم کی نئی عمارت۔ تہہ خانہ کے ساتھ کل رقبہ ۱۳ ۱۰ ۰۰۰ مربع فٹ اور زمین سے چھت کی اونچائی ۳۰ فٹ ہے۔
7. مسجد حرم کا پہلا منزلہ اور چھت کی اونچائی تیس فٹ اور رقبہ ۴ ۲۰ ۰۰۰ مربع فٹ ہے۔
8. مسجد حرم کی چھت۔
9. مسجد حرم کا تہہ خانہ اس کے چھت کی اونچائی ۱۲ فٹ ہے۔
10. مسجد حرم کے میناروں کی کل تعداد نو (۹) ہے اور اونچائی ۲۹۳ فٹ ہے۔
11. مسجد حرم کا باہری صحن کل رقبہ ۸ ۸۰ ۰۰۰ مربع فٹ۔
12. کعبہ شریف سے صفاء ۴۳۰ فٹ دور ہے۔ اور مسجدِ حرم کے اندر مگر باہری کنارے پر ہے۔
13. لوگوں کے اژدحام کے وقت مسجدِ حرم اور صحن میں دس لاکھ سے زیادہ نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

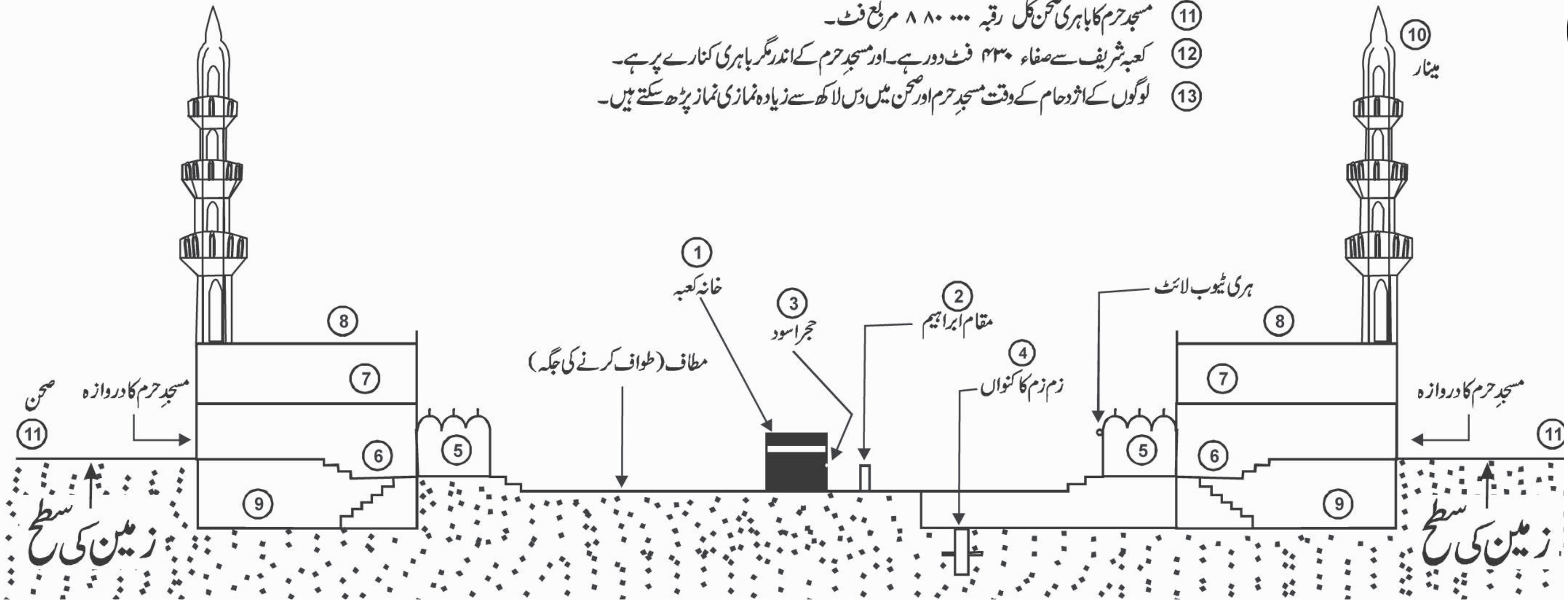

خانہ کعبہ اور مطاف کی تفصیل

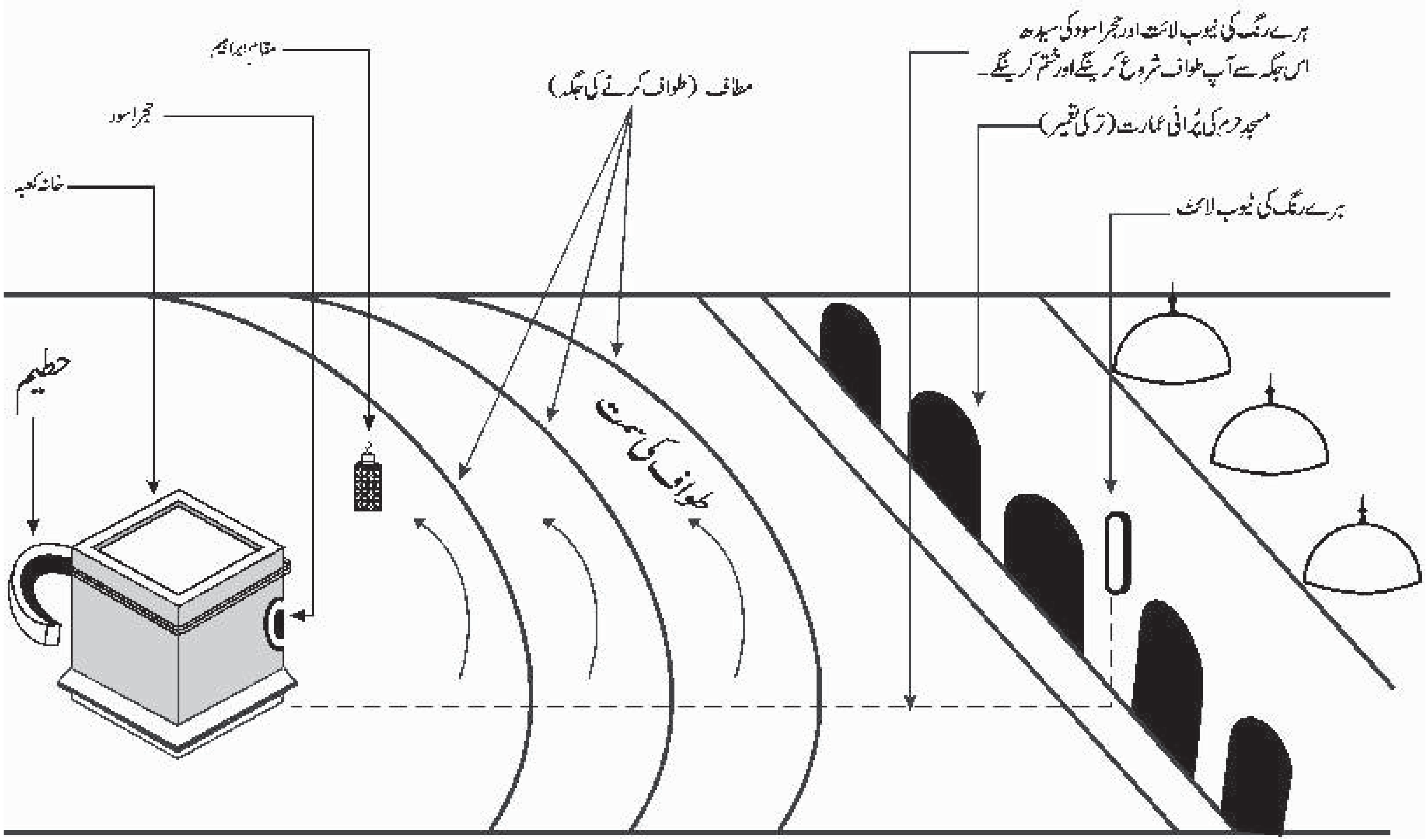

عمرہ کیسے کریں؟

مسجدِ حرام میں داخلہ :

کعبہ شریف کے چاروں طرف جو عظیم الشان عمارت بنی ہوئی ہے۔ اِس کو مسجدِ حرام کہتے ہیں۔ اِس میں سو سے زیادہ دروازے ہیں۔ حضور ﷺ کا گھر مروہ سے شمال مشرق کی سمت تھا اور حضور ﷺ باب السلام جو کہ صفا اور مروہ کے بیچ ہے اکثر اِسی دروازے سے مسجدِ حرام میں داخل ہوا کرتے تھے۔ اِس لئے اگر ممکن ہو تو باب السّلام سے داخل ہوں ورنہ کسی بھی دروازے سے داخل ہو سکتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ پڑھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ رَسُوۡلِ اللّٰہِ۔

ترجمہ : اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔

پھر داہنا پاؤں مسجدِ حرام میں داخل کرتے ہوئے پڑھیں۔

رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ، اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ۔

ترجمہ : اے میرے رب میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

پہلی نظر اور دعاء :

کعبہ شریف پر پہلی بار جب آپ کی نظر پڑے گی تو پلک جھپکنے سے پہلے آپ جو بھی دعا مانگیں گے اللہ تعالیٰ اُسے قبول فرمائیں گے۔ اِس لئے یہ لمحہ بہت اہم ہے اِس لمحہ سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونے کے لئے پہلے سے ہی تیاری کرلیں۔ مسجدِ حرام میں داخل ہوتے وقت نیچی نظریں رکھیں۔ پھر قریب دو سو قدم آگے بڑھتے جائیں۔ اِس دوران آپ کو دو بار سیڑھیاں اُترنی ہونگی۔ جب آپ صحن میں پہنچیں تو راستے سے ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہوجائیں اور نظریں اُٹھا کر خدا کے اُس گھر کو دیکھیں جس کی طرف رُخ کر کے آپ ساری عمر سجدے کرتے رہے۔ خانہ کعبہ پر نظر جما دیں بغیر پلک جھپکے یہ دعاء پڑھیں۔

''یا اللہ اِس کے بعد میں جو بھی خیر کی دعاء مانگوں قبول فرما''۔

اِس کے بعد تین مرتبہ یہ دعاء پڑھیں۔

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ

ترجمہ : اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔

دعاء کے بجائے آپ تکبیر شریف بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ۔

ترجمہ : اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں۔

اس کے بعد درود شریف پڑھئے پھر دِل بھر کر دُعائیں مانگئے۔ یہ غنی کا دربار ہے۔ مانگنے والا مانگتے مانگتے تھک جائے گا۔ مگر دینے والا دیتے دیتے نہ تھکے گا۔ اپنے لئے اپنے ماں باپ کے لئے، اپنے رشتے داروں کے لئے، دوست احباب کے لئے اُمتِ مسلمہ کے لئے، اپنے ملک کے لئے، ہر ایک کے لئے سکون سے رو رو کر دعاء مانگیں۔

عمرہ کے دو فرائض میں سے ایک فرض آپ احرام پہن کر پورا کر چکے اب دوسرا فرض (طواف) ادا کرنا ہے۔ طواف حجر اسود سے شروع ہوگا اور حجر اسود پر ہی ختم ہوگا۔ حجر اسود کعبہ شریف کے مشرقی کونے پر لگا ہوا جنت کا ایک پتھر ہے۔ جس کے چاروں طرف چاندی کا فریم بنا ہوا ہے۔ طواف حجر اسود کو چھو کر اور بوسہ دے کر شروع کرنا ہوتا ہے۔ مگر لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے یہ ناممکن ہے۔ اِس لئے ہم ممکن اور آسان طریقے سے عمرہ کرنے کا طریقہ بیان کریں گے۔

طواف حجر اسود کو نزدیک سے یا دور سے بوسہ لے کر شروع کیا جاتا ہے۔ مگر حجر اسود کی سیدھ کا اندازہ کرنے کے لئے مشرق کی طرف مطاف میں دیوار پر اور اطراف کی مسجد حرم میں چھت پر اور (Terrace) ٹیرس پر کھمبوں پر ہرے رنگ کی ٹیوب لائٹ لگادی گئی ہے۔ ان ہی نشان سے آپ حجر اسود کی سیدھ کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ کا طواف اِسی نشان سے شروع ہوگا اور انہیں پر ختم ہوگا۔

پہلی نظر کی دعاء کے بعد آپ حجر اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کی سیدھ میں آجائیں۔ وہاں پہنچنے کے لئے آپ لوگوں کے مخالف سمت چلنے کے بجائے طواف کرنے والوں میں شامل ہو جائیں اور ان کے ساتھ چلتے چلتے حجر اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کے درمیان میں پہنچیں۔

رمل :

ایک طواف پورا کرنے کے لئے خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے ہوتے ہیں اور دو رکعت نماز واجب الطّواف پڑھنا ہوتا ہے۔ عمرہ کے طواف اور حج کے

طوافِ زیارت میں پہلے تین چکروں میں مردوں کو پہلوانوں کی طرح شان سے اکڑ کر چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر تیزی سے چلنا ہوتا ہے۔ اِسے رمل کہتے ہیں۔ اور رمل کرتے وقت سیدھا ہاتھ کا کاندھا کھلا رکھتے ہیں اسے اضطباع کہتے ہیں۔ اضطباع کے لئے احرام کا ایک سرا داہنے ہاتھ کے بغل سے نکال کر بائیں ہاتھ کے کاندھے پر ڈال لیتے ہیں۔

نفلی طواف میں نہ رمل ہوتا ہے نہ اضطباع۔

طواف کا پہلا چکّر :

لوگوں کے ہجوم کے ساتھ جب آپ طواف کرتے کرتے حجر اسود تک پہنچیں تو حجر اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کے سیدھ اور درمیان سے آدھا فٹ پہلے رُک جائیں اور حجر اسود کی طرف رُخ کر کے طواف کی نیت اِس طرح کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ ، سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی ، فَیَسِّرْہُ لِی، وتَقَبَّلْہٗ مِنّیِ۔

ترجمہ : اے اللہ ! میں آپ کے اس حرمت والے گھر کا طواف آپ کی رضا اورخوشنودی کے لئے کررہاہوں،آپ اِس کومیرے لئے آسان کریں اورقبول فرمائیں۔

نیت کرنے کے بعد آپ داہنی طرف اتنا ہٹیں کہ حجر اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کے بالکل درمیان اور سیدھ میں آجائیں۔ اِس کے بعد مندرجہ ذیل تکبیر پڑھتے ہوئے کانوں تک اِس طرح ہاتھ اُٹھائیں جس طرح نماز میں اُٹھاتے ہیں۔

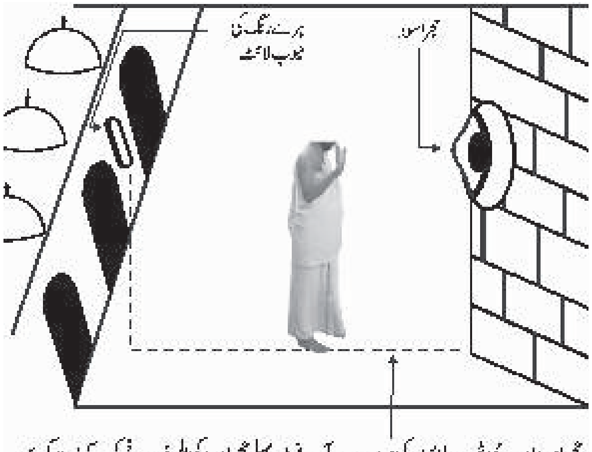

حجر اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کی سیدھ سے آدھ فٹ پہلے حجر اسود کی طرف رخ کر کے نیت کریں پھر حجر اسود کے بالکل سامنے آ کر اور حجر اسود کی طرف رخ کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ ،اللّٰہُ اَکْبَرُ ،وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

ترجمہ : شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔اللہ سب سے بڑا ہےاور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں پھر حجر اسود کی سمت میں دونوں ہتھیلیاں کاندھوں کی اونچائی تک اِس طرح پھیلائیں کہ گویا آپ حجر اسود کو چھونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پھر اُسے چُوم لیں۔ یہ عمل حجر اسود کو بوسہ دینے کے برابر ہے۔ اور اسے استلام کہتے ہیں۔ استلام کے بعد آپ طواف کرنے کی سمت گھوم جائیں اور طواف شروع کریں۔

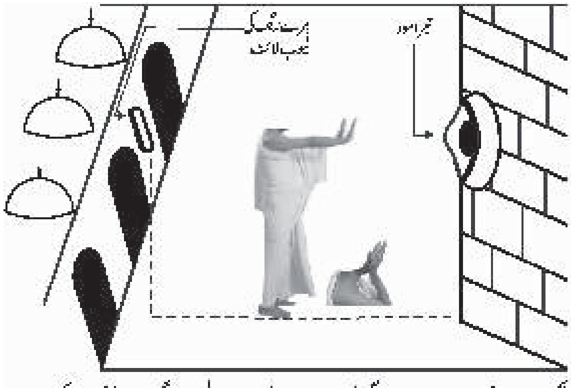

تکبیر پڑھنے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اگر حجر اسود پاس ہو تو اسے چوم لیں اور اگر دور ہو تو حجر اسود کی طرف ہاتھ پھیلا کر اُسے چوم لیں۔ اور طواف شروع کریں۔

کعبہ شریف کے چار کونے ہیں۔ طواف کرتے ہوئے پہلے کونے سے جہاں حجر اسود لگا ہوا ہے تیسرے کونے تک تیسرا کلمہ پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ،وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ،وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ پاک ہیں۔سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں اللہ کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اورعبادت کی طرف راغب ہونے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔

کعبہ شریف کے تیسرے کونے سے جسے رُکن یمانی کہتے ہیں۔ پھر حجر اسود تک یہ دعاء پڑھیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَافِی الدُّنْیَاحَسَنَۃً وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورۃ البقرۃ)

ترجمہ : اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

رُکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ستّر ہزار فرشتے طواف کرنے والوں کی دُعا پر آمین کہتے ہیں۔ اِس لئے اِس دعا کو جو کہ قرآن شریف کی ایک

آیت بھی ہے پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

اُوپر جو طواف کی دو دعائیں بتائی گئی ہیں یہ طواف کے آسان ذکر ہیں آپ کو حج کی کتابوں میں ہر طواف کے لئے الگ الگ اور بڑی بڑی دعائیں ملیں گی۔ آپ اُنہیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مگر جو بھی پڑھیں سمجھ کر اور بغیر کتاب میں دیکھے پڑھیں۔ دعا وہی اثر کرتی ہے جو سمجھ کر دِل سے کی جائے۔ طواف کرتے کرتے کتاب دیکھ کر دعا پڑھنے سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔

طواف کرتے ہوئے کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے۔ اور پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے جو کہ حرام کے درجہ میں آتا ہے۔ اس لئے طواف کرتے ہوئے سیدھے چلیں اور نگاہیں چلنے کی جگہ پر رکھیں۔

طواف کا دوسرا چکّر :

رُکن یمانی سے دعا پڑھتے ہوئے جب آپ حجر اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کی سیدھ میں کالی پٹّی پر پہنچیں تو حجر اسود کی طرف بغیر سینہ گھمائے صرف چہرہ گھمائیں۔ اور ہاتھ کی ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف دِکھا کر تکبیر کہتے ہوئے چوم لیں۔

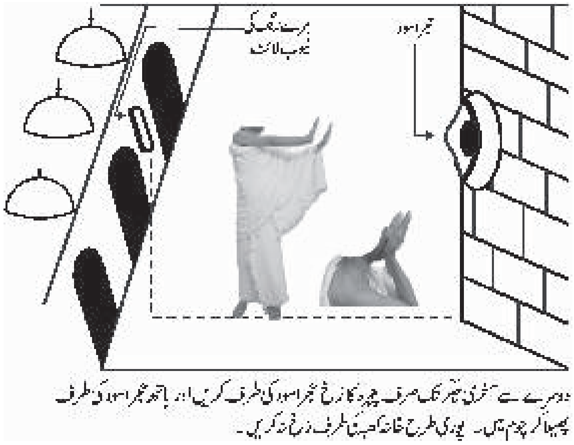

دوسرے سے آخری چکر تک صرف چہرہ کا رُخ حجر اسود کی طرف کریں اور ہاتھ حجر اسود کی طرف پھیلا کر چوم لیں۔ پوری طرح خانہ کعبہ کی طرف رُخ نہ کریں۔

تکبیر : بِسۡمِ اللّٰهِ، اللّٰهُ اَكۡبَرُ، وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدِ

حجر اسود کی طرف سینہ اور رُخ کر کے صرف پہلے طواف کے شروع میں نیت، تکبیر اور استلام کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہر چکر کے شروع میں صرف چہرہ اور ہاتھ حجر اسود کی طرف کرنا ہے آپ کا سینہ اور رُخ طواف کرنے کی سمت ہی ہوگا۔

استلام کے بعد پہلے کی طرح رُکن یمانی تک تیسرا کلمہ پڑھیے اور رُکن یمانی سے حجر اسود کے درمیاں دعا۔ اِسی طرح ساتوں چکر پورے کیجئے۔

ہاتھ میں سات دانوں والی تسبیح رکھیئے اور ہر چکر پر ایک دانہ کم کرتے رہیئے اور چکّروں کا شمار کرتے رہیئے۔ ساتواں چکر پورا ہونے پر حجر اسود کا تکبیر پڑھتے ہوئے استلام کیجئے۔ (یہ آپ کا آٹھواں استلام تھا) اور داہنا کاندھا جو اب تک کھلا تھا ڈھانپ لیں اور مقام ابراہیم کے پیچھے آجائیں۔ اِس طرف خانہ کعبہ کا دروازہ بھی ہے۔ پھر طواف کرنے والوں کے لئے جگہ چھوڑ کر دو رکعت نماز واجب الطّواف کی نیت سے پڑھیں۔ اِتنا عمل کرنے سے آپ کا طواف پورا ہوا۔ اور عمرہ کا دوسرا فرض بھی۔

زم زم کا پانی پینا :

دو رکعت واجب الطّواف نماز پڑھ کر آپ خوب سیر ہو کر پانی پیئیں۔ پانی کھڑے ہو کر قبلہ رُخ ہو کر بسم اللہ پڑھ کر پیجئے اور پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ عِلۡماً نَّافِعاً، وَّرِزۡقاً وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنۡ کُلِّ دَاءٍ۔

ترجمہ : ''اے اللہ ! مجھے نفع والا علم دے، رزق میں وسعت اور فراخی دے اور ہر بیماری سے شفاء عطا فرما''

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ۔ آب زم زم اس کے لئے ہے جس کے لئے اُس کو پیا جائے۔ (ابن ماجہ) یعنی پینے والا جس نیت سے بھی پیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی وہ نیت پوری فرماتے ہیں۔

زم زم کا پانی پینے کے بعد پھر حجر اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کے درمیان اور سیدھ میں آجائیں۔ اور ایک بار پھر حجر اسود کا تکبیر کہتے ہوئے استلام کیجئے۔ یہ آپ کا نواں استلام تھا۔ استلام کے بعد آپ ہری ٹیوب لائٹ کی طرف اور خانہ کعبہ سے دور چلتے چلتے جائیں۔ اس طرح آپ صفاء پر پہنچ جائیں گے۔

صفا اور مروہ کی سعی :

صفا اور مروہ پہلے دو پہاڑیاں تھیں۔ اب صرف تھوڑی سی اونچائی ہے۔ حکومت نے صفا مروہ اور سعی کی ساری جگہوں کو حرم کی عمارت میں شامل کر لیا ہے۔ پہلے صفا اور مروہ کے بیچ بازار ہوا کرتا تھا اور حاجی دھوپ اور بازار کی بھیڑ بھاڑ میں سعی کرتے تھے۔ اب ساری عمارت ائرکنڈیشنڈ ہے۔ اور فرش پر سنگِ مرمر لگا ہوا ہے۔

صفا پر پہنچ کر خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے سعی کی نیت اِس طرح کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنّی اُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃَ سَبۡعَةَ اَشۡوَاطٍ لِوَجۡهِکَ الۡکَرِیۡمِ، فَیَسِّرۡهُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ

ترجمہ : اے اللہ ! میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکّروں سے سعی کرنا چاہتا ہوں محض تیری ذات بزرگ کی رضا کے لئے، بس میرے لئے سعی

کرنا آسان فرما اور قبول فرما۔

نیت کرتے وقت ہاتھ دعا کی طرح اُٹھائیں۔نماز کی تکبیر کی طرح نہ اُٹھائیں۔

مکّہ شریف میں پندرہ مقام ایسے ہیں جہاں دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔

(۱) مطاف (جہاں طواف کیا جاتا ہے)
(۲) ملتزم (خانہ کعبہ کی چوکھٹ)
(۳) میزابِ رحمت کے نیچے(خانہ کعبہ کی چھت کا پرنالہ)
(۴) حطیم
(۵) خانہ کعبہ کے اندر
(۶) زم زم کے کنویں کے قریب
(۷) مقامِ ابراہیم کے پیچھے
(۸) صفا
(۹) مروہ
(۱۰) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی جگہ خصُوصاً دونوں سبز ستونوں کے درمیان
(۱۱) عرفات
(۱۲) مزدلفہ
(۱۳) منیٰ میں چھوٹے اور درمیانی شیطان کے نزدیک
(۱۴) حجرِ اسود اور رُکنِ یمانی کے درمیان
(۱۵) حجرِ اسود کے قریب

صفا مروہ اور سعی کی جگہیں وہ مقام ہیں جہاں دعا ضرور قبول ہوتی ہے اِس لئے سعی کے دوران اور سعی پوری کر کے جب بھی آپ صفا اور مروہ پر رُکیں تو خوب دعائیں مانگیں۔

صفا اور مروہ پر جب بھی رُکیں تو تین بار چوتھا کلمہ اور ایک بار تیسرا کلمہ پڑھیں اور سعی کے دوران زیادہ چوتھے کلمہ کا وِرد کریں۔ یہ آسان عبادت کا طریقہ ہے۔ ویسے صفا مروہ کی ساتوں سعی کی الگ الگ دعائیں ہیں جنہیں آپ حج کی کتاب سے دیکھ کر یاد کر سکتے ہیں اور پڑھ سکتے ہیں۔

حضرت ہاجرہؓ صفا اور مروہ کے درمیان جو وادی تھی وہاں سے دوڑ کر گزرتی تھیں کیوں کہ حضرت اسمٰعیلؑ جو کہ خانہ کعبہ شریف کے پاس تھے نظروں سے اوجھل ہوجاتے تھے۔اُن کی یہ سُنّت آج بھی ادا کی جاتی ہے۔حکومت نے دو ہرے رنگ کے ستون اور ٹیوب لائٹ نشان کے طور پر لگا دیے ہیں اِنہیں میلین اخضرین کہتے ہیں۔ اِن کے درمیان مردوں کو ہلکے سے دوڑنا ہوتا ہے۔ عورتیں اپنی رفتار سے ہی چلیں گی۔

صفاء سے چل کر مروہ تک پہنچنا یہ ایک سعی کا ایک چکر ہوا پھر مروہ سے چل کر صفاء تک پہنچنا یہ دوسری سعی کا دوسرا چکر ہوا۔ اِس طرح آپ سعی کے سات چکر پورے کریں گے۔ اور ساتویں سعی آپ کی مروہ پر ختم ہوگی۔
سعی کرنے کی جگہ بہت محدود ہے اس لئے حج کے خاص دِنوں میں یہاں لوگوں کا زبردست ہجوم ہوتا ہے اور طواف سے زیادہ وقت سعی میں لگتا ہے ایسی حالت میں اگر پہلے منزلہ یا چھت پر سعی کریں تو بہت آسانی ہوگی۔

سعی پوری کر کے دو رکعت نماز شکرانے کی پڑھنا مستحب ہے۔ واجب یا ضروری نہیں ہے۔

دو رکعت نماز پڑھ کر مروہ کی طرف کے دروازے سے باہر نکل جائیں۔ اب آپ کو عمرہ کا آخری رکن ادا کرنا ہے وہ ہے سر کے بال کتروانا یا منڈوانا۔ مروہ کے باہر درجنوں حجاموں کی دُکانیں ہیں۔ کسی بھی دُکان میں جا کر سر منڈا دیجئے۔ عورتیں اپنے چوتھائی سر کا ایک انچ بال کاٹیں۔ وہ لوگ جو عمرہ کے سارے ارکان پورے کر چکے ہیں اور صرف بال کاٹنا باقی ہے وہ اپنے خود کے بھی بال کاٹ سکتے ہیں اور اپنے جیسے دوسرے لوگوں کے بھی بال کاٹ سکتے ہیں جن کا صرف بال کاٹنے کا صرف آخری رُکن باقی ہے۔ عورتوں کا صرف اپنے شوہر اور محرم مرد (جن سے کسی بھی صورت میں نکاح نہیں ہوسکتا) بال کٹوانا جائز ہے۔ غیر محرم سے بال کٹوانے پر گناہ ہوگا۔

سر منڈاتے ہی احرام کی ساری پابندیاں آپ پر سے ختم ہوگئیں۔ اور الحمدللہ آپ کا عمرہ پورا ہوا۔ اب گھر جا کر نہا دھو کر اپنے روزمرّہ کے کپڑے پہن لیجئے۔

جو لوگ مکّہ شریف کے رہنے والے ہیں اُن کے لئے حرم میں نفل نماز پڑھنا بہتر عبادت ہے۔ مگر جو مکّہ شریف سے دور رہتے ہیں اُن کے لئے حرم میں نفل طواف نفل نماز سے زیادہ افضل ہے کیوں کہ نفل نماز وہ اپنے وطن جا کر بھی پڑھ سکتے ہیں مگر طواف کا موقع اور کہیں نہیں ملے گا۔ اِس لئے جب تک مکّہ مکرمہ میں ہیں زیادہ سے زیادہ طواف کرنے کی کوشش کریں اور ساری نمازیں حرم شریف میں با جماعت ادا کریں۔ حرم شریف کے اطراف بہت ساری مسجدیں ہیں۔ لوگ سہولت کے لئے وہیں یا رہائش گاہ میں جماعت بنا کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔ مگر ایک نیکی کا ایک لاکھ گنا ثواب صرف حرم کی مسجد میں ہے۔ اطراف کی مساجد میں نہیں۔

رمضان کا عمرہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کا عمرہ حج کرنے کے برابر ہے یا یہ فرمایا کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا جائے۔ (بخاری۔ مسلم)

ایامِ حج کے خاص چھ دِن

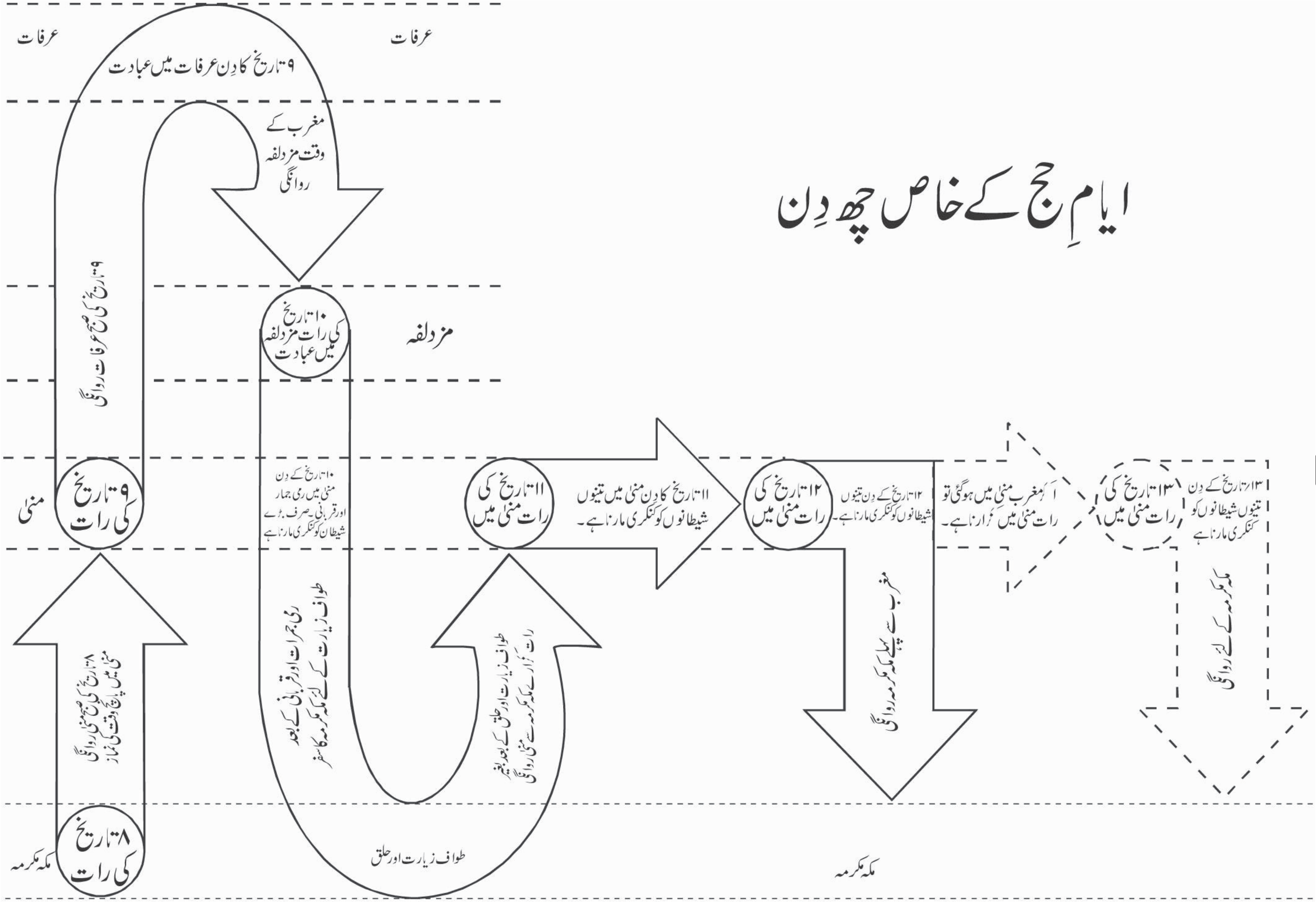

آسان حج

۸/ذی الحجہ سے ۱۳/ذی الحجّہ جو کہ حج کے خاص چھ دِن ہیں اُنہیں آپ اِس طرح سے گزاریں گے۔

۸/ذی الحجّہ

اسلامی کیلنڈر کے مطابق کسی بھی دِن کا سورج ڈوبتے ہی پہلے رات شروع ہوتی ہے۔ پھر دِن آتا ہے۔ سات ذی الحجّہ کا دِن گزرنے اور سورج ڈوبنے کے بعد ۸/تاریخ کی رات شروع ہوگی۔ معلم کے آدمی اکثر آپ کو اس رات میں منیٰ پہنچا دیتے ہیں۔ معلم سے روانگی کے بارے میں پتہ کرلیں اور روانگی کے لئے تیار رہیں۔

روانگی سے پہلے غیر ضروری بال صاف کرلیں نہا دھو کر احرام پہن لیں اگر آپکے پاس وقت ہے تو ۸/ذی الحجّہ کو احرام باندھ کر مسجد حرام جائیں اور طواف تحیّہ کریں۔ (یہ طواف فرض یا واجب نہیں ہے)۔ اگر آپ صرف طواف کریں تو اِس میں نہ رمل اور نہ اضطباع کریں۔ مگر اگر آپ کے ساتھ کمزور اور ضعیف اور عورتیں ہیں اور دسویں ذالحجّہ کے دِن لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے آپ سعی پہلے کرنا چاہتے ہیں تو اِس کی بھی اجازت ہے۔ اِس صورت میں طواف تحیّہ کے بعد سعی کریں اور طواف میں بھی شروع کے تین چکروں میں رمل اور اضطباع کریں۔ اِس طرح طواف اور سعی کرلینے سے طوافِ زیارت کے بعد آپ کو سعی نہیں کرنی پڑے گی اور نہ اس طواف میں رمل اور اضطباع کرنا ہوگا۔ مگر مضبوط اور جوان حضرات کو طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنا زیادہ بہتر ہے۔

طواف تحیّہ کے بعد سر ڈھانپ کر دو رکعت طوافِ واجب پڑھیں پھر دو رکعت احرام کی نیت سے پڑھیں اور پھر سر کھول کر حج کی نیت اِس طرح کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُالحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّی

ترجمہ : یا اللہ میں آپکی رضا حاصل کرنے کے لئے حج کی نیت کر رہا ہوں آپ اِسے میرے لئے آسان فرمایئے اور قبول فرمایئے۔

نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں میرے مولیٰ آپکے حضور حاضر ہوں۔

لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

میں حاضر ہوں آپکا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔

اِنَّ الْحَمْدَوَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ

ساری حمد و ستائش کے آپ ہی سزاوار ہیں۔ اور ساری نعمتیں آپ ہی کی ہیں اور ساری کائنات میں حکومت بھی آپ ہی کی ہے۔

لَا شَرِیْکَ لَکَ .... آپکا کوئی شریک و سہیم نہیں۔

تلبیہ ایک بار پڑھنا فرض ہے اور تین بار پڑھنا سنت ہے۔ تلبیہ پڑھتے ہی آپ مُحرِم ہوگئے اور احرام کی ساری پابندیاں آپ پر لازم ہوگئیں۔

مختصر سا سامان لیکر بس میں سواری کی دعا پڑھتے ہوئے سوار ہو جائیں۔ بس آپ کو آپکے خیمہ تک پہنچا دیگی۔

منیٰ میں آپ کو پانچ وقت کی نماز پڑھنی ہے۔ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور دوسرے دن فجر۔

۹/ذی الحجّہ

۹/ذی الحجّہ کو فجر کی نماز سے ہی تکبیر تشریق شروع ہو جائے گی اور نماز کے بعد آپ کو عرفات کے لئے روانہ ہونا ہے۔

تکبیر تشریق اس طرح ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْد.

ترجمہ : اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں۔

عرفات میں اکثر کھانا معلم کی طرف سے ہوتا ہے۔ اِس لئے عرفات پہنچ کر ساری فکریں چھوڑ کر یکسو ہو کر عبادت میں مشغول ہو جائیں۔

عرفات میں آپ کو صرف دو وقت کی نماز پڑھنی ہے۔ ظہر اور عصر۔ اگر آپ مسجد نمرہ سے نزدیک ہیں تو اِمام کے پیچھے دونوں نمازیں ملا کر قصر کر کے پڑھیں۔ اور آپ اگر مسجد سے دور ہیں تو اپنے خیمہ میں ہی جماعت بنا کر ظہر کے وقت ظہر اور عصر کے وقت عصر پڑھیں۔

ویسے تو ۹/ذی الحجّہ کا پورا دِن ہی افضل ہے۔ مگر عصر اور مغرب کا وقت بہت ہی افضل ہے۔ اِس وقت آپ کھڑے ہو کر کھلے آسمان کے نیچے دعائیں مانگیں۔ اِس وقت کو غنیمت جانیں اور رو رو کر اپنی مغفرت کی دعا کریں۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ کے روز سب سے زیادہ اللہ

تعالیٰ اپنے بندوں کو آگ سے آزاد فرماتا ہے۔(مسلم) قیامت کے دِن پھر یہی مقام ہوگا۔ سورج سوا نیزے پر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جلال کے عالم میں ہوں گے۔ اور آپ اپنے عمال کا حساب دے رہے ہوں گے۔ ہوسکتا ہے آپ کو اُس وقت اپنی فریادخدا کے سامنے پیش کرنے کی اجازت نہ مِلے۔

سورج غروب ہوتے ہی بغیر مغرب کی نماز پڑھے آپ کو مزدلفہ کی طرف روانہ ہونا ہے۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ جماعت سے پڑھنا ہے۔ دونوں نمازیں الگ الگ تکبیر سے پڑھی جائیں گی۔ مگر اذان صرف ایک بار کہی جائے گی۔

نماز سے فارغ ہوکر ہوسکے تو رات بھر مزدلفہ میں عبادت کیجئے۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں۔''جب عرفات سے واپس ہونے لگوتو مشعر الحرام (مزدلفہ) میں خدا کا ذکر کرواور اس طرح کروجس طرح اس نے تم کو سکھایا ہے۔ اوراس سے بیشتر تم لوگ اِن طریقوں سے محض ناواقف تھے۔ (سورۃ بقرآیت ۱۹۸)

حاجی حضرات جو اِس رات مزدلفہ میں ٹھہرے ہیں ان کے لئے یہ رات شب قدر سے بھی افضل ہے۔ اس لئے اِس رات کی عظمت کو سمجھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادت کی کوشش کریں۔

صبح اذان اور تکبیر کے ساتھ با جماعت نماز پڑھیں اور سورج نکلنے سے بس پانچ سے دس منٹ پہلے مِنٰی کے لئے روانہ ہوجائیں۔

مِنٰی عرفات اور مزدلفہ میں آپ اور آپکے خیمہ کے لوگ ہی اذان دیکر جماعت سے نماز پڑھ لیں۔ حکومت یا معلم کی طرف سے اس کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

مزدلفہ سے 49 یا 70 کنکری رمی جمار کے لئے چُن لیں۔ یہ کنکریاں مزدلفہ سے چُننا ہی ضروری نہیں اور جگہ سے بھی چُن سکتے ہیں مگر مزدلفہ سے چُننا افضل ہے، کنکریاں دھونا ضروری نہیں ہے۔ ہاں اگر ان کے ناپاکی کا شک ہوتو دھولیں۔

مزدلفہ میں رات میں رات کے قیام کے لئے کوئی خیمہ وغیرہ نہیں ہے۔ رات کھلے آسمان کے نیچے چٹائی بچھا کر گزارنی ہے۔ ویسے تو جگہ جگہ مزدلفہ میں Toilet ہیں پھر بھی آپ جہاں ٹھہریں ہوسکتا ہے پیشاب، پاخانہ کا انتظام بھی وہاں سے دور ہو۔ اِس لئے عرفات کے دِن اپنے کھانے پینے پر کنٹرول رکھیں اور کچھ زیادہ پانی بھی ساتھ رکھیں۔

۱۰/ذی الحجّہ

مزدلفہ سے واپس مِنٰی اپنے خیمہ میں آجائیں۔ مزدلفہ سے مِنٰی ایک کیلومیٹر کی دوری پر ہے۔ مگر زیادہ تر لوگ راستہ بھول کر گھنٹوں اپنا خیمہ تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اِس لئے مکّہ سے مِنٰی روانگی سے پہلے معلم سے نقشہ لے لیں اور مِنٰی میں اپنے خیمہ کے قریب کے ستون پر لکھے ہوئے نمبر کو نوٹ کرلیں۔ اِس سے آپ کو خیمہ تلاش کرنے میں آسانی ہوگی۔

آج آپ کو مندرجہ ذیل چار اہم رُکن ادا کرنے ہیں۔

(ا) شیطان کو کنکری مارنا (رمی جمار)۔ (۲) قربانی کرنا۔

(۳) سرمنڈانا (حلق کرانا)۔ (۴) طوافِ زیارت۔

رمی جمار کا افضل وقت سورج نکلنے سے لے کر ظہر تک ہے۔ مگر اِس وقت زبردست بھیڑ ہوتی ہے اور جان جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ اِس لئے علماء نے غروب آفتاب تک کنکری مارنا جائز قرار دیا ہے۔ اِس لئے بغیر جان کو خطرہ میں ڈالے ظہر کے بعد ہی شیطان کو کنکری مارنے نکلیں۔ آج کے دِن صرف بڑے شیطان کو کنکری مارنا ہے۔

بڑے شیطان کو کنکری مارتے وقت آپ کا رُخ ایسا ہو کہ مکہ مکرمہ آپ کے بائیں جانب ہو اور مِنٰی آپ کے دائیں جانب۔ دوسرے دو شیطانوں میں اِس طرح کی پابندی نہیں ہے۔

آپ کو سات کنکری مارنا ہے۔ ہر کنکری الگ الگ مارنا ہے۔ اور کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھنا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْماً لِلشَّیْطَانِ وَرِضًی الرَّحْمَانِ

ترجمہ : میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ کنکری میں شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں۔

رمی کی پہلی کنکری مارتے ہی آپ کا تلبیہ پڑھنا بند ہوجائے گا۔

کنکری مارنے کے لئے پُل کا استعمال کریں کیونکہ پُل پر جگہ کشادہ ہے۔ اور گُھٹن نہیں ہوتی۔ اور جب شیطان کے نزدیک پہنچیں تو دائیں یا بائیں سے کچھ آگے نکل جائیں اور پھر پلٹ کر دوسری طرف سے کنکری ماریں کیوں کہ سارے جوشیلے لوگ شیطان کے قریب پہنچتے ہی سامنے سے ہی کنکری مارنا شروع کردیتے ہیں اور کافی افراتفری کرتے ہیں۔

قربانی :

ہر حاجی کو اپنی طرف سے ایک قربانی کرنی ہے۔ قربانی حدودِحرم میں کرنی ہے اور ۱۲/تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے تک کرسکتے ہیں۔ مگر ۱۰/تاریخ کو کرنا زیادہ افضل ہے۔ حج کے دوران کچھ غلطیوں پر دم دینا لازم ہوتا ہے۔ اگر آپ پر دم لازمی ہے تو وہ بھی اُسی قربانی کے ساتھ کردیجئے۔

بکرے یا دُمبے کی قربانی صرف ایک قربانی کے برابر ہے۔ گائے اُونٹ میں سات حصّہ ہوسکتے ہیں۔ اِس لئے اپنی آسانی کے مطابق بینک کے ذریعہ یا خود مذبح خانہ جا کر قربانی کردیں۔

حلق :

قربانی کے بعد سر کے بال کتروانا یا منڈانا ہوتا ہے۔ مگر بال منڈانا زیادہ افضل ہے۔ بال منڈاتے ہی احرام کی ساری پابندیاں آپ پر سے ختم ہوگئیں۔ لیکن بیوی طواف زیارت کے بعد ہی حلال ہوگی۔ اب آپ نہا دھو کر احرام اُتار کر عام کپڑے پہن لیجئے۔

طوافِ زیارت :

احرام اُتارنے کے بعد آپ کو خانہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنا ہے۔ طوافِ زیارت کا افضل وقت دسویں ذی الحجّہ ہے۔ اگر بارہویں تاریخ تک آفتاب غروب ہونے سے پہلے کرلیا جائے تو بھی جائز ہے۔ اور اگر بارہویں تاریخ گزر گئی اور طوافِ زیارت نہیں کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔

اِس طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل بھی ہے۔ ہاں احرام کی چادریں جسم پر نہ ہونے کی وجہ سے اضطباع نہیں ہے۔

اگر آپ نے آٹھ ذی الحجّہ کو احرام باندھنے کے بعد نفل طواف کیا ہے جس میں رمل اضطباع اور سعی کرلی ہے تو پھر طوافِ زیارت میں دوبارہ سعی کی ضرورت نہیں ہے۔ اور آپ کا طواف بھی بغیر رمل ہوگا۔ کیونکہ جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے رمل اسی میں کیا جاتا ہے۔

شیطان کو کنکری مارنا، قربانی کرنا، سر منڈانا اور طوافِ زیارت کرنا یہ ترتیب سنت ہے اور ضروری ہے۔ اگر یہ رُکن آگے پیچھے ہوگئے تو حنفی مسلک کے مطابق دم لازم ہوگا۔

حنبلی مسلک (سعودی علماء) اور امام غزالیؒ کے مطابق اگر مجبوری میں ارکان آگے پیچھے ہوگئے تو دم لازم نہیں ہوگا (احیاء العلوم اردو جلد اول صفحہ ۴۰۸)

اور حضرت امام غزالیؒ کے مطابق طوافِ زیارت کے وقت کی ابتداء دسویں شب کے آدھے ہونے کے بعد سے ہے اور اس کا بہتر وقت دسویں تاریخ ہے اور آخیر کی کوئی حد نہیں۔ جب تک چاہے تاخیر کردے۔ (مگر ۱۲/ذی الحجّہ کے غروب آفتاب کے بعد دَم دینا ہوگا۔) مگر جب تک یہ طواف نہ کرے گا تب تک احرام کی کچھ پابندی لگی رہے گی یعنی بیوی حلال نہ ہوگی (احیاء العلوم اردو جلد اول صفحہ ۴۰۸)

حنبلی مسلک کے مطابق اگر کسی وجہ سے سعی ۱۲/تاریخ کے غروب آفتاب تک جو کہ افضل وقت ہے نہ کرسکے تو ذی الحجّہ مہینے کے آخیر تک کرسکتے ہیں۔

۱۱/ اور ۱۲/ذی الحجّہ

طوافِ زیارت میں آپ کو چاہے جتنا وقت لگ جائے مگر رات گزارنے آپ کو منیٰ ہی لوٹ کر آنا ہے۔ مکّہ شریف میں اپنی قیام گاہ پر آپ رات نہیں گزار سکتے۔

۱۱/اور ۱۲/تاریخ کو آپ کو منیٰ میں رُک کر پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کرنی ہے اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ذکر واذکار میں لگانا ہے۔ اور تین شیطانوں کو کنکری مارنا ہے۔

چھوٹے اور درمیانی شیطان کو کنکری مار کر قبلہ رُخ ہو کر دعا مانگیں۔ یہ وہ جگہیں ہیں جہاں دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ بڑے شیطان کو کنکری مار کر دعا نہ مانگیں۔

۱۰،۱۱ اور ۱۲ تاریخ کی رات منیٰ میں گزارنا واجب ہے۔ بارہویں دن شیطان کو کنکری مار کر آپ مکہ روانہ ہوسکتے ہیں۔ ۱۳ تاریخ کو بھی اگر آپ منیٰ رک کر تینوں شیطانوں کو پتھر مارتے ہیں تو یہ ثواب کا کام ہے اور نہیں رُکے تو کوئی گناہ نہیں اگر صرف ۱۲/تاریخ تک کنکریاں مارنا ہوں تو ۴۹ کنکریوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر اگر ۱۳/تاریخ کو بھی رُکنا پڑا تو مزید ۲۱ کنکریوں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے مزدلفہ سے ۷۰ یا اور کچھ زیادہ کنکریاں چن لینا چاہئے۔

اِس طرح اللہ تعالیٰ کے کرم اور فضل سے آپ کے حج کے سارے ارکان پورے ہوئے۔ مکّہ مکرمہ میں صرف ایک ضروری اور واجب عمل آپ کا باقی رہا وہ ہے طوافِ وداع۔

طوافِ وداع :

حج کے بعد جب مکّہ مکرمہ سے وطن یا مدینہ جانا ہو تو رخصتی کا طواف یا طوافِ وداع کیا جاتا ہے۔ یہ ہر باہر رہنے والے ''آفاقی'' پر واجب ہے۔

مکّہ مکرمہ یا میقات کی حدود میں رہنے والے اور صرف عمرہ کی نیت سے آنے والوں پر یہ واجب نہیں ہے۔

طوافِ وداع بھی اُسی طرح کیا جاتا ہے جیسے عمرہ یا حج میں طواف کرتے ہیں۔ طواف کے بعد سعی نہیں ہے اور نہ طواف میں رمل ہے۔

طوافِ وداع کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گھر کی بار بار زیارت کی توفیق دینے کی دعا کریں۔ اپنے، اپنے رشتہ داروں اور اُمتِ مسلمہ کی دونوں جہان میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اور آنسوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اپنے وطن واپسی کے سفر پر روانہ ہوں۔

طوافِ وداع کے بعد اگر کسی وجہ سے مکّہ شریف میں رُکنا ہوا تو آپ اور جتنی بار چاہیں طواف کرسکتے ہیں اور نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔

معذور کی طرف سے حج

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا میرے باپ پر ایسے زمانہ میں فرض ہوا کہ وہ بالکل بوڑھے ہوگئے، سواری پر ٹھہر نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت لقیطؓ بن عامر سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ بہت بوڑھے ہیں، نہ حج کرسکتے ہیں نہ عمرہ اور نہ چلنے اور سوار ہونے کی قوت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرلو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

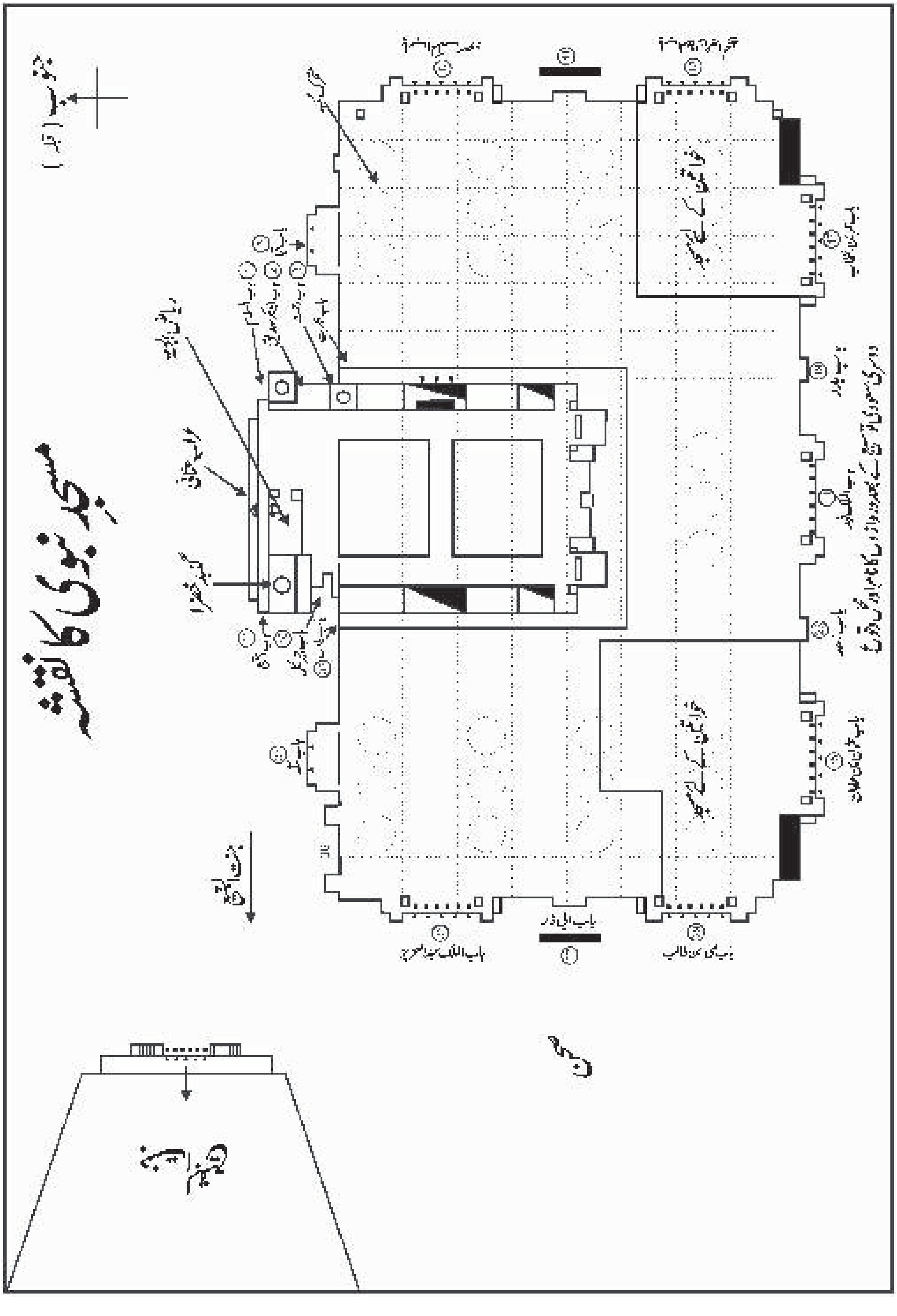
مسجد نبوی کا نقشہ

دربارِ رسالت میں حاضری کی فضیلت

(۱) بیشک تمہارے پاس خدا کا پیغمبر آیا ہے جو تم ہی میں سے ہے اُس پر وہ چیزیں گراں گزرتی ہیں جس سے تم کو تکلیف پہنچے۔ وہ تمہاری بھلائی کا حریص ہے۔ اور ایمان والوں پر بڑا شفقت کرنے والا ہے۔ (قرآن شریف)

(۲) کوئی انسان اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک حضورؐ اُسے دُنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔ (حدیث شریف)

(۳) ایک مومن پر اُس کی جان سے زیادہ حق حضورؐ کا ہے۔ (حدیث شریف)

(۴) رسول اکرمؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے بھی میری مسجد (مسجد نبوی) میں چالیس نمازیں ادا کرلیں اور کوئی نماز بھی قضا نہ کی تو وہ نفاق اور جہنم کے عذاب سے نجات پائے گا۔

(۵) ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ اگر خدا کو حضورؐ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو نہ وہ یہ کائنات بناتا اور نہ اپنی ربوبیت ظاہر کرتا۔

(۶) اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں پھر تمہارے حضور حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور رسولؐ اُن کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت قبول کرنے والا اور مہربان پائیں گے۔ (سورۃ نساء آیت۔۶۴)

(۷) حدیث کی تمام کتابوں میں مسجد نبوی کی نمازوں کی دیگر مساجد کی نمازوں پر پچاس ہزار گنا فضیلت کی احادیث آئی ہیں۔

(۸) حدیث کی تمام کتابوں میں تین مسجدوں کے علاوہ ثواب کی نیت سے دوسری کسی مسجد کی طرف سفر کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ وہ مسجدیں ہیں (۱) مسجد حرام (۲) مسجد اقصیٰ (۳) مسجد نبوی۔

مندرجہ بالا عبارتوں سے آپ حضورؐ کی عظمت کا، اُن کا آپ سے محبت اور آپ پر حق کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ کے مقدس گھر خانہ کعبہ کے دیدار اور حج کے مبارک فریضہ سے سبکدوش ہونے کے بعد زندگی کی جو دوسری سب سے بڑی اور عظیم الشان سعادت اور توفیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے وہ مسجدِ نبوی اور سرورِ کائنات کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے۔ آپؐ نے فرمایا، جس کو مدینہ تک پہنچنے کی وسعت ہو اور وہ حج کر کے بغیر میری زیارت کئے گھر لوٹ جائے، اُس نے میرے ساتھ بڑی بے مروتی کی۔

آپؐ کا اور ایک ارشاد ہے کہ جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو وہ ایسا ہے گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

اِس لئے یہ آپ کی کتنی بڑی خوش قسمتی ہے کہ چالیس وقت کی نماز پڑھ کر آپ نفاق اور جہنم سے نجات پاتے ہیں اور قیامت میں حضورؐ کی شفاعت کے حق دار بنتے ہیں۔

اِس لئے مدینہ کے قیام کو غنیمت جان کر بغیر کوئی نماز قضا کئے چالیس وقت کی نماز ضرور پڑھیں اور انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ حضورؐ اور آپ کے آل اور اصحاب پر روزانہ درود و سلام پیش کیا کریں۔

دربارِ رسالت کی پہلی حاضری

(۱) اچھی طرح سے نہا دھو کر نیا کپڑا پہن لیں۔ خوشبو لگا لیں اور درود و سلام پڑھتے ہوئے مسجد نبوی کی طرف چلیں۔

(۲) مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ۔

ترجمہ : اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔

اور داہنا پاؤں مسجد حرام میں داخل کرتے ہوئے پڑھیں :

رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ، اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ ۔

ترجمہ : اے میرے رب میرے گناہ بخش دیجیے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے۔

(۳) اگر جماعت کا وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لیں۔ اور اگر جماعت کا وقت ہو تو پہلے جماعت سے نماز ادا کرلیں۔

(۴) روضہ مبارک مسجد میں قبلہ کی طرف (جنوب کی سمت) ہے۔ اور روضہ مبارک کی زیارت کے لئے آپ کو مغرب کی سمت سے دروازہ نمبر ایک باب السلام سے داخل ہونا ہوگا۔

(۵) انتہائی ادب کے ساتھ آہستہ آہستہ درود و سلام پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں۔ یہ ادب کا مقام ہے۔ آواز نیچی رکھیں، کسی سے غیر ضروری بات چیت سے پرہیز

کریں اور پورا دھیان دونوں جہاں کے شہنشاہ کے سامنے اپنی حاضری پر رکھیں۔

(۶) روضہ مبارک کے سامنے تین جالیاں ہیں۔مگر آپؐ، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ، آپ تینوں حضرات درمیانی جالی کے پیچھے ہی آرام فرما ہیں۔ اپنے روضہ مبارک میں حضورؐ کا قدم مشرق کی طرف، سر مغرب کی طرف اور چہرے انور کا رُخ قبلہ کی طرف ہے (جنوب کی طرف)۔جب آپ روضہ مبارک کے سامنے کھڑے ہونگے تو آپ کی پیٹھ قبلہ کی طرف ہوگی اور آپ کا رُخ حضورؐ کی چہرہ انور کی طرف ہوگا۔

آپ کے پیچھے (شمال کی طرف) اور کاندھوں کی برابری میں حضرت ابوبکر صدیقؓ آرام فرما ہیں۔اور ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے (شمال کی طرف) اور کاندھوں کی برابری میں حضرت عمر فاروقؓ آرام فرما ہیں۔

(۷) درمیانی جالی میں تین گول سوراخ ہیں۔ پہلے سوراخ کے سامنے آپ کا چہرہ انور ہے۔یہاں پہنچ کر رُک جائیں اور اِس طرح صلوٰۃ وسلام پڑھیں۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ
اَلصَّلوٰۃُوَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ۔

(۸) حضورؐ پر درود وسلام پڑھنے کے بعد ایک فُٹ داہنی طرف بڑھ کر دوسرے سوراخ کے سامنے رُک جائیں۔ اِس سوراخ کے سامنے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا چہرہ مبارک ہے۔ یہاں اِس طرح سے سلام پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
فِی الْغَارِ وَرَحْمَۃُاللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔

جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ پر سلام ہو،
رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ آپ پر سلام ہو۔
رسول اللہ ﷺ کے وزیر آپ پر سلام ہو،
رسول اللہ ﷺ کے غار کے ساتھی آپ پر سلام،اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

(۹) حضرت ابوبکر صدیقؓ پر سلام پڑھنے کے بعد ایک فُٹ داہنی طرف بڑھیں اور تیسرے سوراخ کے سامنے رُک جائیں۔ اِس سوراخ کے سامنے حضرت عمر فاروقؓ کا چہرہ مبارک ہے۔حضرت فاروقؓ پر اس طرح سلام پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّالاسلامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَاالفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَآءِ
وَالاَرَامِلِ وَالاَیْتَامِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔

آپ پر سلام ہو، اے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
آپ پر سلام ہو، اے مسلمانوں کے امیر
آپ پر سلام ہو، اے اسلام اور مسلمانوں کی آبرو بڑھانے والے
آپ پر سلام ہو، اے فقیروں، ضعیفوں، بیواؤں اور یتیموں کی دستگیر اور مدد کرنے والے اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

(۱۰) حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی مجھ پر درود وسلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میرے جسم میں واپس بھیج دیتا ہے اور میں اُس کا جواب دیتا ہوں۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے۔ دُنیا میں جب کوئی مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ مجھے اُس کی خبر کرتا رہتا ہے۔

آپ ﷺ کا اور ارشاد ہے کہ فرشتے دُنیا میں سیاحت کرتے رہتے ہیں، اور دُنیا میں جو کوئی بھی مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے وہ مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔

اِس لئے آپ کہیں سے بھی حضورؐ پر درود وسلام بھیجیں گے وہ حضورؐ کو ضرور پہنچے گا اور آپؐ اُس کا جواب دیں گے۔ اِس لئے روضہ مبارک کے سامنے سکیورٹی گارڈ اور لوگوں کے ہجوم کو ہٹا کر جالی چھونے، چومنے، رُکوع کی طرح جھکنے اور ہر طرح کی بے ادبی سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اپنی آواز رسولؐ کی آواز سے نیچی رکھو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد کر دیے جائیں اور تم کو خبر تک نہ ہو۔ (الحجرات۔۲)

حضرت امام بخاریؒ اور ہزاروں اللہ والوں نے مدینہ شریف کی مقدس زمین پر احترام کی وجہ سے نہ جوتے پہنے اور نہ کبھی سواری پر سوار ہوئے۔ ہم اور آپ اتنا احترام تو نہیں کر سکتے۔ مگر جتنا زیادہ ہو سکے ادب و احترام کا خیال رکھیں۔

روضۂ نبوی کی آؤٹ لائن

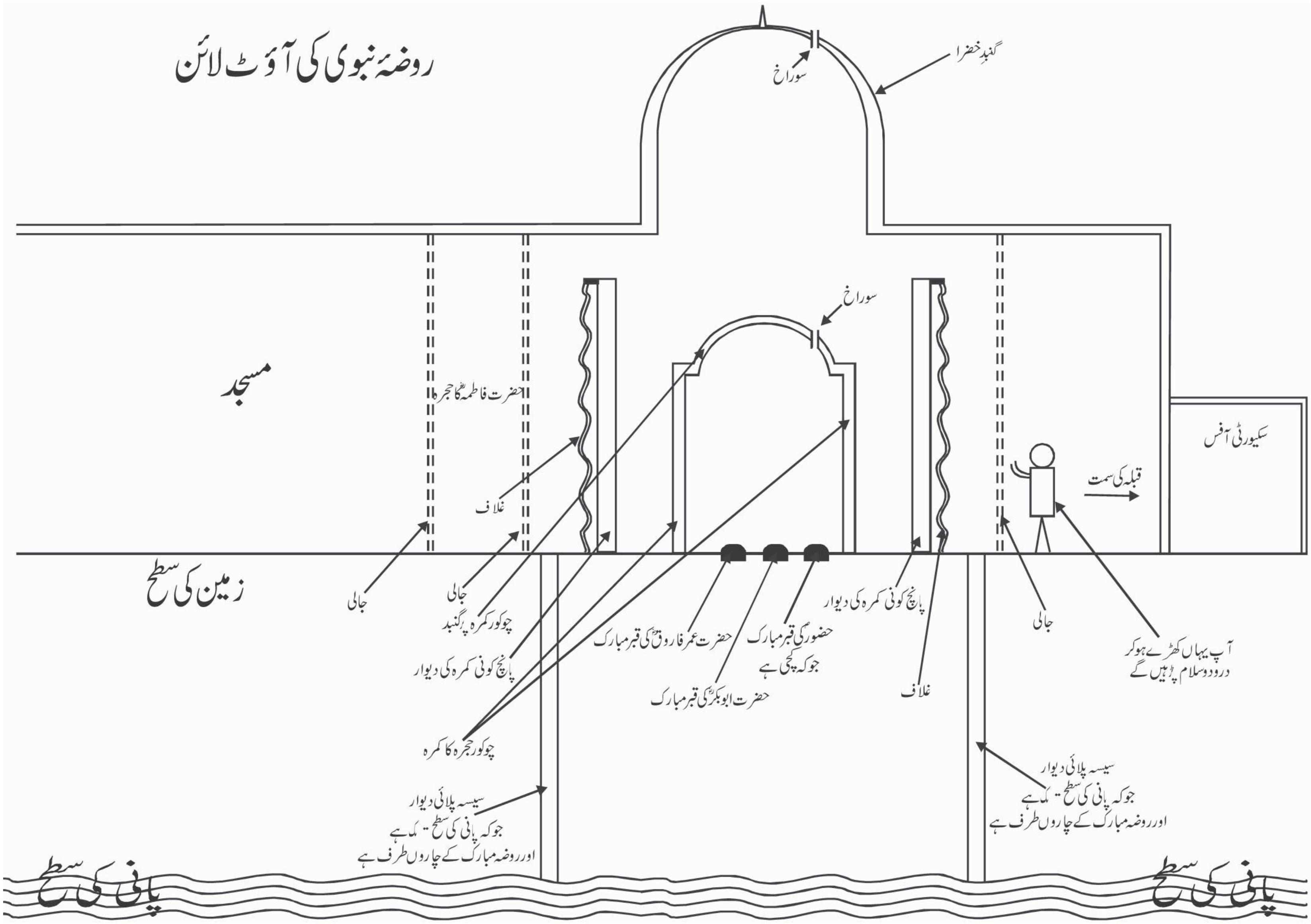

روضہ مبارک کی تفصِیل

(۱) ۸۷ھ تک مسجد نبوی کے مشرقی جانب ازواجِ مطہرات کے حجرات شریفہ موجود تھے۔اور حضورؐ کی قبر مبارک مسجد کے باہر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ میں تھی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ۸۷ھ میں سارے حجرات خرید کر مسجد میں شامل کر لینے کا فیصلہ کیا۔ کیوں کہ اُس وقت تک ساری ازواجِ مطہرات فوت ہو چکی تھیں اور مسجد میں جگہ کی سخت قلت تھی۔

مسجد کی توسیع کے وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ کو چھوڑ کر سارے حجرے مسجد میں شامل کر لیے گئے۔ اُس وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے کی دیواریں کچی اور چھت لکڑی کی تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حجرے کے اطراف بغیر کھڑکی، دروازے کی اُونچی مضبوط دیوار تعمیر کر دی۔ حجرہ چوکور تھا مگر باہری دیواریں پانچ کونوں کی بنائی گئیں تا کہ اِس کی مماثلت کعبہ شریف سے نہ ہو۔ اگلے چھ سو سال تک مسجد کی چھت اور حجرہ کی اوپر کی چھت ایک ہی تھی کوئی گنبد نہ تھا، صرف نشان کے طور پر روضۂ مبارک کے اُوپر مسجد کی چھت کو تھوڑا اونچا کر دیا گیا تھا تا کہ کوئی غلطی سے روضۂ مبارک کے اوپر والی چھت پر نہ چلا جائے۔

(۲) ۸۷۸ھ میں سلطان قاتیبائی کے دور میں دیواریں کمزور ہو جانے کی وجہ سے ان کی پھر تعمیر کی گئی۔ چونکہ عیسائی اور یہودی طرح طرح کہ سازشیں کیا کرتے تھے۔ اِس لئے سلطان نے حجرے کی دیواروں کو بھی مضبوط پتھر کا بنا دیا۔ سیدھی (Flat) چھت چونکہ کمزور ہوتی ہے اور بار بار مرمت کرنا پڑتی ہے۔ اور مرمت کے وقت مزدوروں کو روضۂ مبارک کے اوپر چھت پر بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ جو احترام کے خلاف ہے۔ اِس لئے سلطان نے چھت کو بھی مضبوط گنبد کی طرح بنانے کا حکم دیا۔ ان دیواروں اور گنبد میں کوئی کھڑکی یا دروازہ نہیں ہے۔ صرف اوپر کے حصّہ میں ایک چھوٹا سا سُوراخ ہے جس سے روضۂ مبارک آسانی سے نظر آتا ہے۔

۸۷۸ھ میں دیواروں کی تجدید کے وقت علامہ سمہودی کو حضورؐ کی قبر مبارک کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ وہ لکھتے ہیں کہ تینوں قبریں کچی ہیں۔ زمین کے برابر ہیں یا صرف تھوڑی سی اُبھری ہوئی ہیں۔ قبور کے اطراف کوئی پتھر یا اینٹ وغیرہ نہیں لگی ہوئی نہیں ہیں۔ دیواروں اور گنبد کی تعمیر کے بعد پھر کسی کو یہ سعادت حاصل نہیں ہوئی کیوں کہ یہ عمارت آج بھی ویسی ہی ہے۔

(۳) روضہ شریف کے اوپر مسجد کی چھت پر پہلی بار گنبد شاہ منصور قلاوون صالحی نے ساتویں صدی کے آخر میں بنوایا تھا۔ یہ لکڑی کا تھا اور اوپر سے سیسہ (Lead) کے پترے چڑھے ہوئے تھے۔ سیسہ چونکہ سلیٹی ہوتا ہے اِس لئے گنبد کا رنگ بھی سلیٹی تھا۔

۸۸۶ھ میں مسجد میں آگ لگ گئی تھی جس سے اِس گنبد کو نقصان پہنچا اِس لئے سلطان قاتیبائی نے اسے دوبارہ مضبوط اینٹوں اور پتھروں سے تعمیر کروایا۔ اگلے ساڑھے تین سو سال تک یہ گنبد اسی طرح رہا۔ اس وقت گنبد سفید یا سلیٹی رنگ سے رنگا جاتا تھا۔

۱۲۳۴ھ میں سلطان محمود عثمانی نے اسے پھر سے تعمیر کروایا، اور ہرے رنگ سے رنگا۔ یعنی گنبد خضرہ تعمیر ہوئے تقریباً دو سو سال ہو چکے ہیں۔ اِس گنبد میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہے جو کہ نیچے بنے حجرہ کے گنبد کے ٹھیک اوپر ہے۔ یہ سوراخ قبلہ کی طرف ہے۔ جب سورج ٹھیک اوپر ہوتا ہے سورج کی روشنی روضۂ مبارک پر پڑتی ہے۔ بارش کے دنوں میں بارش کا پانی بھی روضۂ مبارک پر ٹپکتا ہے۔

(۴) ۶۶۸ھ میں پہلی بار سلطان رکن الدین بیبرس نے حجرہ کے اطراف پانچ کونوں والے کمرہ کے اطراف لکڑی کی جالی لگوائی تھی جو کہ دس سے بارہ فٹ اونچی تھی ۶۹۴ھ میں شاہ زین الدین قتبغا نے اِس جالی کو اُونچا کر کے مسجد کی چھت تک کر دیا۔ پھر ۸۸۶ھ میں سلطان قایتبائی نے ان جالیوں کو لوہے اور پیتل سے بدل دیا۔ اب قبلہ کی طرف کی جالی پیتل کی ہے اور باقی تینوں طرف لوہے کی جالیاں ہیں جن پر سبز رنگ چڑھا ہوا ہے۔

اِن جالیوں میں چار دروازے ہیں۔ ایک قبلہ کی طرف باب التوبہ، دوسرا مغرب کی طرف باب الوفود، تیسرا مشرق کی طرف باب فاطمہ اور چوتھا شمال کی طرف باب التہجد۔ اِن دروازوں سے داخل ہو کر بھی پانچ کونوں والے اِحاطے کے باہر تک ہی پہنچا جا سکتا ہے۔ روضۂ مبارک کو دیکھنا یا اس تک پہنچنا کسی کے لئے بھی ممکن نہیں ہے۔

(۵) ۵۵۷ء میں دو عیسائیوں نے سُرنگ لگا کر حضورؐ کے روضۂ مبارک تک پہنچنے کی کوشش کی تھی۔ نورالدین زنگی نے اُنہیں پکڑ کر قتل کیا اور روضۂ مبارک کے چاروں طرف پانی کی سطح تک مضبوط سیسہ اور پتھر کی دیوار بنا دی، جو آج تک موجود ہے۔

(۶) حضورؐ کے روضۂ مبارک اور مسجد کا نقشہ زبانی بیان کیا جائے تو وہ اس طرح

ہے۔ کہ آپؐ کی قبر مبارک کچی ہے۔ قبر زمین سے کچھ ہی اونچی ہے۔ اُس کے باہر پتھر کا بنا ہوا چوکور کمرہ ہے۔ جس پر ایک چھوٹا گنبد ہے۔ اُس کے باہر پانچ کونوں کی دیوار کا احاطہ ہے۔ جو مضبوط ہے اور پتھروں سے بنا ہے۔ پہلے اِس پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ جو کہ آج بھی اُس پر پڑا ہوا ہے۔ اس احاطے کے باہر لوہے اور پیتل کی جالی کا احاطہ ہے۔ ہم اور آپ اسی جالی کے سامنے جا کر اپنا درود وسلام پیش کرتے ہیں۔ اِن ساری عمارتوں کو گھیرے ہوئے مسجد کی عمارت ہے اور مسجد کی چھت پر ٹھیک روضۂ مبارک کے اوپر ہرا گنبد ہے۔ روضہ مبارک کے اطراف کے کمرے اور دیواروں میں کوئی کھڑکی یا دروازہ نہیں ہے۔ اوپر کے دونوں گنبدوں میں صرف ایک چھوٹا سا سوراخ ہے۔ جو کہ ایک سیدھ میں ہے روضہ مبارک سے آسمان نظر آتا ہے۔ اس سوراخ سے سورج کی روشنی قبر مبارک پر پڑتی ہے۔

ریاض الجنّۃ، منبر اور ستون کا بیان

(۱) ریاض الجنّۃ :

حضرت ابوہُریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا، ''میرے گھر اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔ اور میرا منبر قیامت کے دن حوض (کوثر) پر ہوگا۔

پہلے ریاض الجنۃ کی لمبائی اور چوڑائی 26.5 x 15 میٹر تھی۔ مگر اب چونکہ کچھ حصّہ جالیوں کے اندر چلا گیا ہے اِس لئے یہ اب 22 x 15 میٹر بچا ہے۔

(۲) منبر شریف :

شروع شروع میں حضورؐ زمین پر کھڑے ہو کر ایک کھجور کے درخت کے تنہ کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ مگر چونکہ دیر تک کھڑا رہنا تکلیف دہ تھا اِس لئے صحابۂ کرامؓ نے تین سیڑھیوں کا ایک منبر بنا دیا۔ آپؐ تیسری سیڑھی پر بیٹھتے اور دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھ کر خطبہ دیا کرتے تھے۔

یہ منبر لکڑی کا تھا جب بوسیدہ ہو گیا تو حضرت امیر معاویہؓ نے اسے از سر نو سیڑھیوں والا بنا دیا۔ اُس کے بعد یہ کئی بار بدلا گیا۔ اب جو منبر مسجد نبوی میں ہے وہ ۹۹۸ھ میں سلطان مراد سوم عثمانی کا بھیجا ہوا ہے۔ اور بارہ سیڑھیوں کا ہے۔ سعودی حکومت نے اس پر سونے کی پالش وغیرہ کر کے اور خوبصورت بنا دیا ہے۔

منبر کئی بار بدلے گئے مگر جگہ آج تک وہی رہی جو حضورؐ کے وقت میں تھی۔

نسائی میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کی رسول اکرمؐ نے فرمایا ''میرے منبر کے پائے بہشت کی سیڑھی ہوں گی!''

(۳) محراب نبوی :

جس جگہ آپؐ نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپؐ کے سجدہ کی جگہ دیوار بنا دی تا کہ آپؐ کے سجدہ کی جگہ کسی کے قدم نہ پڑیں۔ چاروں خلفاء راشدین کے زمانے میں کوئی محراب وغیرہ نہیں تھی۔ ۹۱ھ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دور میں اِس دیوار کو ایک محراب کی شکل دے دی۔ جو کہ آج تک قائم ہے۔ اب جو کوئی اِس محراب کے سامنے نماز پڑھے گا تو آپؐ کے قدم مبارک کی جگہ پر سجدہ کریگا۔

اِس محراب کے پیچھے محراب کی دیوار میں ہی ایک ستون ہے جسے ستون حنانہ بھی کہا جاتا ہے۔ اِس جگہ پہلے ایک کھجور کا تنہ تھا حضورؐ اسی جگہ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے اور نفل نماز پڑھا کرتے تھے۔

آج کل جس محراب یا مصلے پر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھاتے ہیں یہ محراب عثمانی ہے کیوں کہ یہ حضرت عثمان ذوالنورینؓ نے بنوایا تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کو محراب نبوی پر ہی خنجر سے حملہ کر کے شہید کیا گیا تھا۔ جب مسجد کی توسیع ہوئی تو حضرت عثمانؓ نے قبلہ کی طرف مسجد کی توسیع کر کے نیا مصلّٰی یا محراب بنایا اور اگلی صفوں کو جالی سے گھیر دیا تا کہ اُسی طرح نماز کے دوران اُن پر بھی حملہ نہ ہو۔ اب وہ جالیاں تو نہیں ہیں۔ مگر محراب وہیں ہے۔

(۴) ستون عائشہ :

حضورؐ نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہاں نماز کی ادائیگی کیلئے آپس میں قرعہ اندازی کریں۔ چونکہ حضرت عائشہؓ نے اِس جگہ کی نشان دہی کی تھی اس لئے اِسے ستون عائشہؓ کہا جاتا ہے۔

(۵) ستون ابولبابہ :

غزوہ خندق کے بعد حضرت ابولبابہ سے غیر شعوری طور پر ایک غلطی ہو گئی تھی۔ جس کے لئے وہ بہت نادم ہوئے اور توبہ استغفار کیا اور اپنے آپ کو اِس ستون سے باندھ لیا اور یہ عہد کیا کہ جب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول نہ کریں گے میں اس ستون سے بندھا رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی تب اُنہوں نے اپنے آپ کو آزاد کرایا۔ اِس ستون کو اِس لئے اُن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہاں آپؐ نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(۶) ستون سریر :

اِس جگہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے لئے حضورؐ کا بستر بچھایا جاتا تھا۔ آپؐ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے بھی یہیں اعتکاف کیا اور امام مالکؒ مسجد میں اِسی جگہ بیٹھا کرتے تھے۔

(۷) ستون حرس :

اِس ستون کے پاس وہ صحابہ بیٹھتے تھے جو آپؐ کی حفاظت پر مامور ہوتے تھے۔

(۸) ستون وفود :

جب عرب کے وفود حاضرِ خدمت ہوتے تو آپؐ اُن سے اِسی جگہ ملاقات فرمایا کرتے۔

ستون سریر، ستون حرس اور ستونِ وفود اب آدھے جالی کے اندر ہوگئے ہیں۔

صحابہ کرامؓ نمازوں کے لئے ستونوں کی طرف جلدی پہنچتے کیوں کہ ستون نمازیوں کے لئے سترہ (آڑ) کا کام بھی دیتا ہے۔ حضرت بخاریؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے دیکھا کہ بڑے بڑے صحابہؓ مغرب کے وقت مسجد کی ستونوں کی طرف دوڑ پڑتے۔ صحابہ کرامؓ نے ستونوں کے پاس نماز پڑھی ہے اِس لئے اُن کے پاس نماز پڑھنا مستحب ہے۔

آخری سلام

حضورؐ اور صحابۂ کرامؓ نے اپنی ساری زندگی اور سارا مال و دولت قربان کر دیا تھا تا کہ اسلام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ جائے ان کی قربانیوں سے ہی اسلام ہم تک پہنچا ہے وہ ہم سے بھی یہی امید رکھتے ہیں کہ ہم پہلے خود اسلام پر چلیں اور پھر وہ کام جو وہ چھوڑ گئے اُسے آگے بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بُلائے اور بُرائی سے روکے۔

اگر ہم اور آپ چاہتے ہیں کہ آنحضورؐ کی شفقت کی نگاہیں ہم پر پڑیں تو پہلے آپؐ کی امیدوں پر ہمیں پورا اُترنا ہوگا۔ اور اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دو بوند آنسو بہا کر بڑی بڑی نعتیں پڑھ کر اور بڑے بڑے آپؐ سے محبت کے دعوے کر کے ہم آپؐ کو خوش کر لیں گے تو یہ ہماری غلط فہمی ہے۔

حضورؐ کے روضۂ مبارک کے سامنے پہلے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور حضورؐ سے درخواست کریں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہماری مغفرت کے لئے دعا کریں۔ پھر حضورؐ سے وعدہ کریں کہ بقیہ زندگی پوری طرح اسلامی طریقے پر گزاریں گے۔ حضورؐ سے یہ بھی درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سارے مسلمانوں کو اسلام پر پوری طرح چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور قیامت میں حضورؐ کی شفاعت نصیب ہو۔

محسنِ انسانیت، شہنشاہِ دو جہاںؐ وہ جس کا آپ پر آپ سے زیادہ حق ہے۔ اُن پر جتنا درود و سلام بھیجا جائے کم ہے مگر جو بھی آپ سے بن پڑے ادب سے احترام سے آنسوؤں کے ساتھ درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اپنے وطن کے لئے رخصت ہو جائیں۔ وطن کے سفر کی شروعات کے ساتھ ایک نئی اسلامی زندگی کی شروعات بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو اور ساری دُنیا کے مسلمانوں کو دنیا اور آخرت میں سُرخرو اور کامیاب بنائے۔ آمین۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

جنۃ البقیع کے مدفونین پر اس طرح سلام پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ، فَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَالْمُسْتَاخِرِيْنَ.

ترجمہ: اس دار ''قبرستان'' میں آرام فرما مؤمنین کی جماعت تم پر اللہ کی سلامتی ہو، تم پہلے پہنچ گئے ہم تمہارے بعد آ رہے ہیں، ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، اے اللہ! بقیع والوں کو بخش دے، اے اللہ! ہماری اور ان کی مغفرت فرما، اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو تم میں سے پہلے جانے والوں پر بھی اور بعد میں آنے والوں پر بھی۔

نوٹ :

اِس کتاب میں حج کی پوری معلومات نہیں ہے۔ لہٰذا اِس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ کسی مُحقق عالم دین سے حج کی تعلیم و تربیت کرواتے رہیں۔ نیز حج کو پر مغز بنانے کے لئے اھل اللہ کے ساتھ نشست و برخاست رکھیں۔

اخیر میں ناظرین سے درخواست ہے کہ مجھ بندۂ ناچیز سے جو غلطی ہوئی ہو اس کو کتاب میں مذکورہ پتہ پر لکھ کر بھیج دیں یا بذریعہ فون مطلع کریں۔ میں کوئی عالم دین نہیں ہوں اس لئے خطاؤں کا صدور بہت ممکن ہے۔ اطلاع کے بعد اگلے ایڈیشن میں انشاء اللہ اسکی تلافی کر دیجائیگی۔

نیز تمام ناظرین سے التماس ہے کہ احقر کے لئے دوبارہ زیارت بیت اللہ کی دعا کریں۔

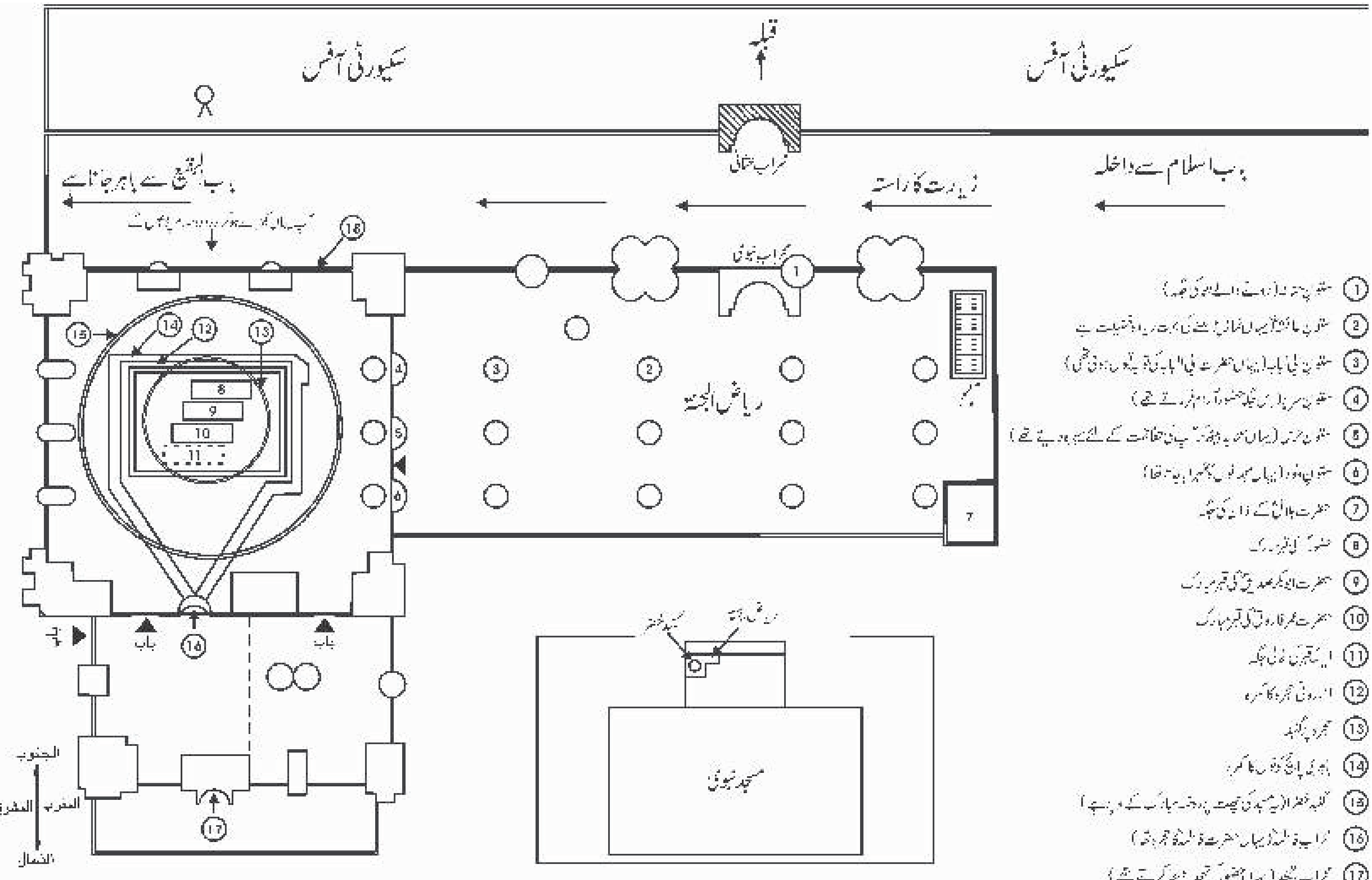

حجرہ عائشہؓ اور ریاض الجنۃ کی تفصیل

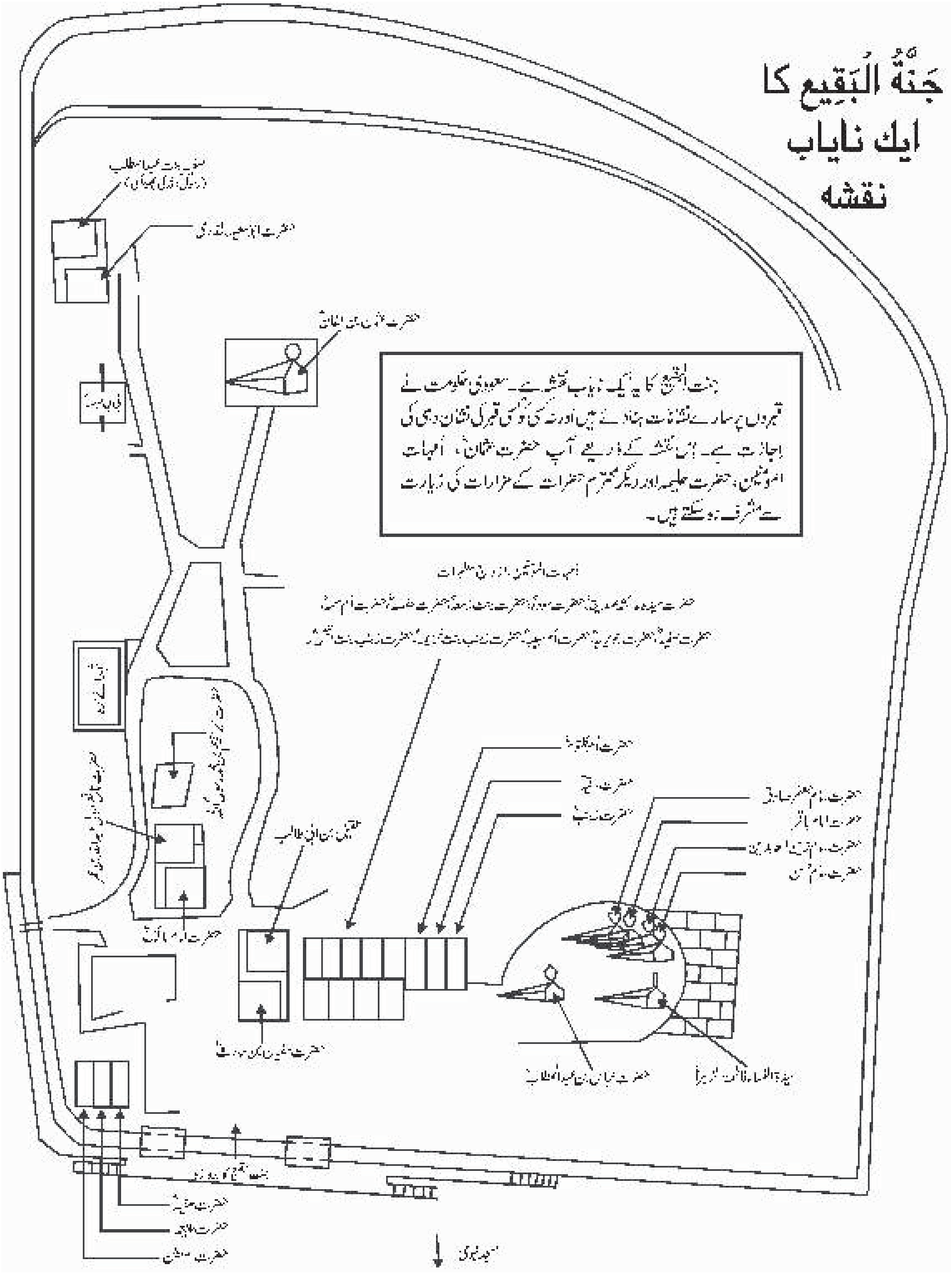
جَنّۃُ الْبَقِیع کا
ایک نایاب
نقشہ
جنت البقیع کا یہ ایک نایاب نقشہ ہے۔ سعودی حکومت نے قبروں پر سارے نشانات مٹا دئے ہیں اور کسی کو کسی قبر کی نشان دہی کی اجازت ہے۔ اس نقشہ کے ذریعے آپ حضرت عثمانؓ، امہات المومنین، حضرت حلیمہ اور دیگر محترم حضرات کے مزارات کی زیارت سے مشرف ہو سکتے ہیں۔
امہات المومنین ازواج مطہرات
عقیل بن ابی طالب
حضرت عباس بن عبدالمطلب
مسجد نبوی

عرفات میں مانگنے والی دعائیں اور وظیفے

﴿۱﴾	لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ،لا شَرِیْکَ لَکَ	زیادہ سے زیادہ پڑھیں
﴿۲﴾	لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَہٗ لا شَرِیْکَ لَه، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط . وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْیءٍ قَدِیْرٌ ۵	زیادہ سے زیادہ پڑھیں
﴿۳﴾	قُلْ ھُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ج اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۵ لا وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ لا وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُواً اَحَدٌ ۝ ع	سوبار پڑھیں
﴿۴﴾	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵	سوبار پڑھیں
﴿۵﴾	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ.	سوبار پڑھیں
﴿۶﴾	لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.	سوبار پڑھیں
﴿۷﴾	لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ق صلے اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط	سوبار پڑھیں
﴿۸﴾	یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ.	سوبار پڑھیں
﴿۹﴾	رَبَّنَآ آتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرة : ۲۰۱)	سوبار پڑھیں
﴿۱۰﴾	رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُالرّٰحِمِیْنَ ۝ (المومنون: ۱۱۸)	سوبار پڑھیں
﴿۱۱﴾	اَللّٰهُ اَکْبَرُ ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، اللّٰهُ اَکْبَرُ ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.	سوبار پڑھیں
﴿۱۲﴾	اِن سورتوں کی بھی تلاوت کریں۔سورۃ یٰسٓ ،سورۃ رحمٰن ،سورۃ ملک،سورۃ توبہ،سورۃ واقعہ،سورۃ فتح۔	
﴿۱۳﴾	زوال سے غروب آفتاب تک نماز اور تسبیحات میں مشغول رہیں۔خاص کر کے عصر کے بعد کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہوکر زیادہ سے زیادہ دعا مانگنے کی کوشش کریں۔ حج کی کتابوں میں عرفات کے دن کے لئے بہت سی دعائیں لکھی ہوئی ہیں۔انہیں حج کی تعلیم کے وقت ہی پڑھ کر ذہن نشین کرلیں اور عرفات کے دِن اِن دعاؤں کو سمجھ کر عاجزی کے ساتھ اور رو کر خدا سے مانگیں۔جو بھی دعا آپ سمجھ کر مانگیں گے اثر رکھے گی۔	

نوٹ : اوپر جو کچھ وظیفے اور عبادت کا طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ صرف بہتر طریقہ ہے۔واجب یا فرض نہیں۔

حج سے متعلق چند مشہور غلطیاں

☆نبی کریم ﷺ نے دولت ہونے کے باوجود حج نہ کرنے والوں سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ بہت سارے لوگ بہانہ کرتے ہیں کہ کاروبار سنبھالنے والا کوئی نہیں ہے۔ بچّے چھوٹے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ آج کل کچھ ٹور والے صرف سات سے دس دن میں حج کراتے ہیں۔ اتنے سارے وسائل اور پیسہ ہونے کے باوجود حج نہ کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہے۔

☆ کچھ لوگوں کے پاس پیسہ نہیں ہوتا، مگر پھر بھی حج کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کے لئے لوگوں سے پیسہ مانگتے پھرتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی اور لوگوں کو تکلیف دینے کا کام ہے۔ جب آپ کے پاس پیسہ ہوگا تب ہی حج فرض ہوگا۔ اس کے بعد ہی حج کیجیے۔ چندہ مانگ کر لوگوں کو پریشان مت کیجئے۔

☆نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ آنے والے زمانے میں لوگ تین وجہ سے حج کریں گے۔ امیر تفریح کے لئے حج کریں گے، غریب بھیک مانگنے حج کریں گے اور درمیانی طبقے کے لوگ تجارت کے لئے۔ ان تینوں وجہ سے حج کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔

☆ عمرہ حجِ اصغر ہے اور حج 'حجِ اکبر' ہے۔ اب یہ چاہے جس دن بھی ہو، حجِ اکبر ہی مانا جائے گا۔ صرف جمعہ کے دن کے حج کو 'حجِ اکبر' سمجھنا غلط ہے۔

☆اپنے حج کا بار بار تذکرہ کرنا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آپ کے حاجی ہونے کا علم ہو، ایک رِیا کاری ہے۔

☆ گھر سے حج کے سفر پر کفن لے جانا اور اسے حج کا ایک حصہ سمجھنا غلط ہے۔ پچاس سال پہلے سعودی عرب ایک غریب ملک تھا۔ حج کا بحری اور ریگستانی سفر بھی بہت مشکل تھا۔ ایسے میں کسی کی موت ہوجائے تو کفن کا انتظام مشکل ہوتا تھا۔ اس لئے حاجی اپنے ساتھ کفن رکھتے تھے۔ آج کے دور میں سعودی عرب دنیا کا امیر ترین ملک ہے۔ سفر بھی آسان ہوگیا ہے۔ کفن اب آسانی سے ہر جگہ مل جاتے ہیں۔ اس لئے کفن ساتھ لے جانا ضروری نہیں رہا۔ حج کے بعد بہت سے لوگ اپنے استعمال شدہ احرام کو اپنے کفن کے لئے محفوظ کرلیتے ہیں۔ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆لوگ حج سے پہلے نہ حج کا طریقہ اچھی طرح سیکھتے ہیں، نہ حرم کے چالیس دن کے قیام کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔ اس وجہ سے کبھی کبھی خود ان کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے اور کبھی ٹور اور ہندوستانی سفارت خانے کی مجبوری یا لاپرواہی کی وجہ سے حاجیوں کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جسے تکلیف ہوئی ہے وہ پہلے اس بات کو سمجھے کہ اسے ایسی تکلیف کیوں ہوئی؟ پھر قانونی و دیگر طریقوں سے کوشش کرے کہ دوسرے حاجیوں کو پھر ایسی تکلیف نہ ہو۔ دوران حج کی اپنی تکلیفوں کا بار بار بیان کرنے سے لوگ سفر حج سے خوف زدہ ہوجاتے ہیں۔ اور حج نہ کرنے یا دیر سے کرنے کے بہانے تلاش کرنے لگتے ہیں۔ اس لئے اپنی تکلیفوں کا اس طرح ذکر کرنا کہ کوئی خوف زدہ ہوجائے، غلط کام ہے۔ حج کے سفر میں جتنی تکلیف آپ کو ہوگی اللہ تعالیٰ اس کا اجر آپ کو دیں گے۔

☆ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں عبادت کا مزہ اور مسجدوں کی پُرنور فضاء جنت سے کم نہیں۔ اس لئے حج کے مدتوں بعد تک لوگ اس کے سرور اور مستی میں مست رہتے ہیں۔ اور بے اختیاری طور پر ان کی زبان سے وہاں کی ایسی تعریف نکلتی ہے کہ دل وہاں کی عبادت کی خواہش میں تڑپنے لگتا ہے۔ غریبوں کے سامنے ایسی تعریفوں اور بیانات سے بچنا چاہئے۔ جس سے ان کے دل بھی اپنے مالک کا گھر اور محبوب کا گنبد دیکھنے کیلئے تڑپ جائیں اور پھر اپنی مجبوری اور بے بسی پر اداس اور غمگین ہوجائیں۔ کسی مومن کا دل دُکھانا اور تکلیف پہنچانا بہت بڑا گناہ ہے۔

☆ حج نماز کی طرح ایک عبادت ہے۔ حج کے سفر پر، عظمت، وقار، سادگی اور عاجزی کے ساتھ نکلنا چاہئے۔ پھولوں کا ہار پہن کر ڈھول باجوں کے ساتھ گھر سے نکلنا غیر اسلامی طریقہ اور رِیا کاری ہے۔

☆اسلام کسی بھی عورت کو بغیر محرم کے نہ کسی سفر کی اجازت دیتا ہے۔ اور نہ اس کے ساتھ تنہائی میں رہنے کی اجازت دیتا ہے۔ ایک عورت چاہے وہ کسی بھی عمر کی ہو، اگر بغیر محرم کے حج کے سفر پر بھی جاتی ہے تو ایک بڑا گناہ کرتی ہے۔ اور حرم کا ایک گناہ ایک لاکھ گناہوں کے برابر ہے۔

☆لوگوں کے پاس حج نہ کرنے کا ایک اور بہانہ ہے کہ ہمارا پیسہ حلال نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ جب پیسہ حلال نہیں تھا تو کمایا ہی کیوں؟ اور دوسری بات یہ کہ حج دولت آنے پر فرض ہوتا ہے نہ کہ صرف حلال دولت کے آنے پر۔ جب آپ اپنی دولت سے کھا پی رہے ہیں اور بچّوں کی پرورش کر رہے ہیں تو حج بھی کیجئے۔ اگر آپ نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز بھی ہے اور قہار و جبار بھی۔ اسے کسی کی بھی عبادت کی ضرورت نہیں ہے اور اس نے وعدہ بھی کیا ہے کہ میں جہنم کو انسانوں اور جنوں سے بھردوں گا۔

۱۸۶۸ء کا ایک بحری سفرِ حج

نواب سیّد صدیق حسن خانؒ 1832ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں اپنے بڑے بھائی کے پاس رہے۔ علماء سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی۔ پھر چند سال کانپور اور فرخ آباد میں پڑھتے رہے۔ آخر میں مفتی صدر الدین خان صاحب صدر الصدور دہلی کے پاس حاضر ہوکر تکمیلِ علم کی۔ حدیث میں وہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور ثو کانی کے شاگرد ہیں۔

1868ء میں حج کیا۔ اس سفر کے مختصر حالات انہوں نے اتحاف النبلا اور ایضاح المحجہ میں لکھے ہیں۔ فرماتے ہیں:

بندہ شرمندہ 13 دسمبر 1868ء (27 شعبان 1285 ھجری) بعد نماز ظہر گھر سے بہ ارادہ فریضۂ حج باہر نکلا۔ 24 دسمبر (19 رمضان) کو نمازِ عصر سے پہلے بمبئی سے فتح سُلطان نامی جہاز میں سوار ہوا۔ جب جہاز کا لنگر اُٹھایا گیا تو ہوا اچھی چل رہی تھی۔ اس لئے جہاز نے قریب ساٹھ مرحلے ایک دن میں طئے کر لیے۔ پھر ہوا رُک گئی۔ تین دِن تک سر درد رہا اور قئے ہوتی رہی۔ چوتھے دِن کچھ طبیعت سنبھلی۔ اس جہاز میں تین سو آدمی سوار تھے۔ ہم وضو اور غسل سمندر کے کھارے پانی سے کرتے اور کھانا پینا میٹھے پانی سے، جو ہم نے جہاز میں ساتھ رکھ لئے تھے۔ یکم جنوری 1869ء کو باب سکندر (باب المذہب) سے گذر ہوا۔ 10 جنوری کو جہاز حدیدہ میں لنگر انداز ہوا۔ ابھی ہمارے حساب سے اٹھائیس ہی تاریخ تھی کہ وہاں رویتِ ہلال ٹھہر گئی۔ چارو نا چار بندرگاہ کے لوگوں کے ساتھ اتفاق کرنا پڑا۔ عیدگاہ میں قریب دو ہزار لوگوں کے ساتھ نمازِ عید پڑھی۔ بقیہ قضاء روزے رکھے۔ اور دس شوال کو واپس جہاز پر آنا ہوا۔

جہاز چھ دن اور بندرگاہ میں لنگر انداز رہا۔ اور سترہ شوال کو لنگر اُٹھا۔ جب جہاز چلا، راہ میں پھر ہوا بند ہوگئی۔ تین دن تک جہاز وہیں کھڑا رہا۔ جب ہوا چلی تو رات کو ابر و باراں بھی آیا۔ جس سے دن کو جہاز جتنا سفر طئے کرتا، رات کو ہوا کی سمت مخالف ہونے کی وجہ پھر پلٹ آتا۔ ایسا کئی دن ہوتا رہا۔ کچھ نہ پوچھو کیا حال ہوا۔ نہ پانی باقی رہا نہ کھانا۔ صرف ایک وقت آدھ پاؤ کھچڑی اور دو گھونٹ پانی بمشکل ملتے تھے۔ دَم گھٹ کر ناک میں آگیا۔ حصن حصین کا ختم کیا۔ ہوا چلی اور جہاز روانہ ہوا۔ ایک اندھیری رات میں جہاز کسی پہاڑ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ وہ توفانی رات شبِ ہجر سے بھی زیادہ سیاہ، سخت و دراز تھی۔ سنیچر کے دن جہاز میں ذی قعدہ کا چاند دِکھائی دیا۔ چار ذی قعدہ کو یلم لم پہاڑی (میقات) کا سامنا ہوا۔ بعد نمازِ فجر نہا دھو کر عمرہ کا احرام باندھا۔ حجِ تمتع کی نیت کی۔ خدا خدا کر کے جہاز 21 فروری (9 ذی قعدہ) کو جدّہ بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا۔ جان میں جان آئی۔ حدیدہ سے جدہ کا سات دن کا بحری راستہ تقریباً ایک ماہ میں طئے ہوا۔ جدہ میں تین دن قیام رہا۔ ۱۴/ ذی قعدہ کو محصول جمرک (ٹیکس) دے کر آگے بڑھے۔ آدھی رات کو اپنے ایک ساتھی سیّد ابو بکر کے ساتھ باب السلام سے مسجد الحرام میں داخل ہوئے۔

خانہ کعبہ پر نگاہ پڑتے ہی ساری تکلیفِ راہ و مصائبِ سفر و متاعبِ بحر و بر بھول گئے۔ اعمالِ عمرہ ترتیب وار ادا کئے۔ بھیڑ نہ ہونے کی وجہ سے حجرِ اسود کا بوسہ ہر چکّر میں بخوبی میسّر ہوا۔ سعی کے بعد شب حرم میں ہی بسر کی۔ صبح اوّل وقت میں مصلائے شافعی پر فجر کی نماز پڑھ کر منزل پر آنا ہوا۔ انتیس ذی قعدہ (13 مارچ) کو قاضی کے سامنے چاند دیکھنے کی شہادت گذری۔ مگر میں نے یا کسی مسافر نے چاند نہیں دیکھا۔

آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر منیٰ پیدل گئے، پھر وہاں سے عرفات تک سواری کے ذریعے گئے۔ عرفات میں قبلِ وقوف ساری حزف الاعظم پڑھی۔ بعد مغرب مزدلفہ کی طرف کوچ کیا۔ عرفات و منیٰ میں بہ اوقاتِ فرصت کتابت بھی کی۔ تیرہ ذی الحجہ کو منیٰ سے مکہ آنا ہوا۔ ۱۵/ صفر ۱۲۸۶ھ (27 مئی 1869ء) کو قافلہ مدینہ کی طرف چلا۔ خلافِ عادت بیس دن میں پہنچا۔ ایک ہفتہ قیام ہوا۔ مسجد نبویؐ مع زیارت مرقد مطہّر و دیگر مزاراتِ بقیع و شُہداءِ اُحد وغیرہ مساجد و جاہ و مسجد وغیرہ میسّر آیا۔ واپسی میں خاص مدینہ سے عمرہ کا احرام باندھا۔ بارہ دن میں قافلہ مکہ پہنچا۔ اس وقت بھی نصف شب تھی۔ مطاف و سعی کو خالی پایا اور اس کو غنیمتِ باردہ سمجھا۔ محلّہ ہندی میں قیام تھا۔ حرم میں آنے جانے کے لئے باب الزیارہ تھا۔

مکہ مدینہ میں کُل قیام تقریباً چار ماہ کا رہا۔ واپسی میں فیض الباری نامی جہاز ملا۔ اس میں نو سو آدمی سوار تھے۔ اس کا لنگر بھی حدیدہ میں تین دن رہا۔ اس بندرگاہ کا معبر نہایت بدتر ہے۔ وہاں سے چل کر عدن تک ایسی گرمی ہوئی کہ سارے بدن پر دانے ہوئے۔ عدن سے آگے بارش کا موسم ملا۔ قریب ممبئی طوفان نے جہاز کو تہ و بالا کرنا شروع کر دیا۔ طوفانی موجوں نے مسافروں کے اوسان خطا کر دیے۔ بائیس دن میں جدّہ سے ممبئی پہنچا۔ بارش کی وجہ سے بڑی مشکل سے جون کے دوسرے ہفتے میں بھوپال پہنچنا ہوا۔ ساری مدّت اس سفر کی سات ماہ ہے۔

(بشکریہ: ماہنامہ حج میگزین، ممبئی)

------------------(ختم شد)------------------

یہ تھا اپنے زمانے کے ایک نواب کا حج کا سفر۔ پہلے زمانے میں نوابوں کو بھی حج کے سفر میں جو تکالیف ہوتی تھیں۔ اس نئے زمانے میں کیا اس کا ایک فیصد بھی کسی کو تکلیف ہوتی ہے؟ اس لئے اس مضمون کو کئی بار پڑھ کر ذہن نشینکر لیجئے۔ پھر آپ کے اپنے حج کے سفر میں اگر کوئی تکلیف ہوئی تو آپ شکایت کے بجائے اللہ کا شکر ادا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سفرِ حج آسان اور خیر و عافیت والا بنائے۔ اور آپ کو حج مبرور عطا کرے۔ آمین۔

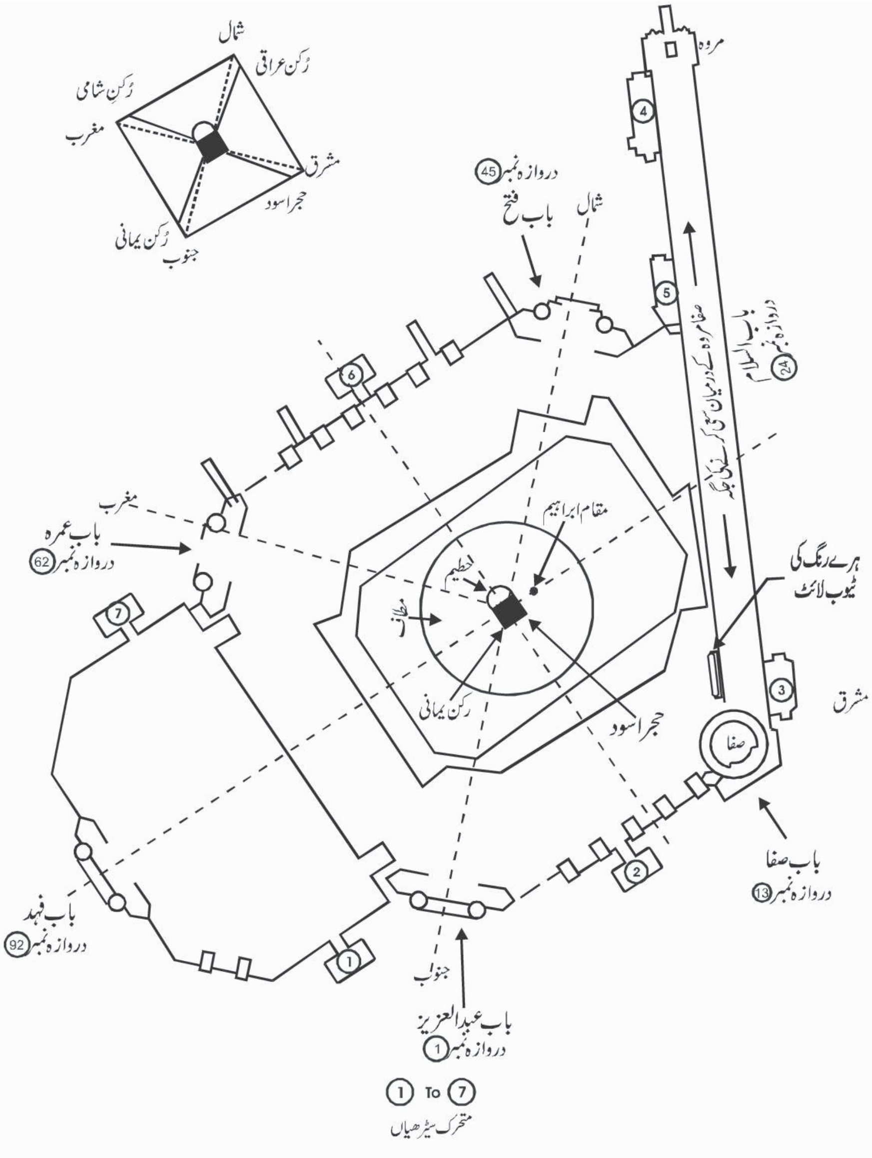

خانہ کعبہ، مسجد حرام اور مسعیٰ کا نقشہ (آسمان سے حرم شریف اس طرح نظر آئے گا)

اِس کتاب کا مقصد آپ کو حج کے سفر میں پیش آنے والی مُشکلات کی معلومات سے آگاہ کرنا ہے جو الحمدللہ پُورا ہوا۔

آخر میں اپنا ایک اور مشاہدہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم اور فضل سے ہی حج کی توفیق ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اپنے کرم اور فضل سے سارے ارکان پُورے کراتا ہے۔

ہم اپنی طرف سے حج کی پُوری تیاری کریں مگر حج کے سارے ارکان پورے ہونے اور حج مقبول ہونے کے لئے خُدا کی ذات پر ہی بھروسہ رکھیں اور اسی سے ہر نماز میں حج مبّرور کے لئے دُعا کریں۔

دُنیا کے لاکھوں دولت مند بغیر حج کئے انتقال کر گئے کیونکہ انہیں حج کی توفیق نہ ملی۔ اور ہر سال لاکھوں بوڑھے اور معذُور لوگ حج کے سارے ارکان پورے کر کے فریضہ حج بخُوبی ادا کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔

اس لئے حج کی پوری تیاری ضرور کریں مگر بھروسہ صرف اُس کی ذات پر رکھیں اور اُسی سے مدد مانگیں۔

حج عظیم ترین عبادت ہے۔ جسے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ بندے کے نہ صرف سارے گُناہ معاف کر دیتا ہے۔ بلکہ اُس کی دُعائیں بھی قبول کرتا ہے۔ اس لئے اپنی دُعاؤں میں اپنے ساتھ اپنے اہل وعیال۔ اپنے خاندان اور اُمّت مُسلمہ کو مت بھولئے۔ اگر اس گناہ گار قمرالدین کو بھی یاد رکھیں گے تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

میں نے اب تک حج اور عمرہ کے ارکان کے بارے میں جو کتابیں پڑھیں اُن میں سب سے زیادہ مفید اور آسان ''حج اور عمرہ فلاحی کے ہمراہ'' معلوم ہوئی۔ حج سے پہلے آپ بھی اس کتاب کو ایک بار ضرور پڑھئے۔ اُنکا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔

مفتی احمد دیولالوی (ایس۔اے)

جامعہ علوم القرآن، بائی پاس روڈ، جمبوسر، ضلع بھروچ گجرات، پن۔۳۹۲۱۵۰